بسم اللہ الرحمن الرحیم

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالٰی

بہ تکمیل و تصحیح واضافہ لغات وسعی مالا کلام

باہتمام

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی


میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الطّاء

طا حروف تہجی میں سے سولھواں حرف ہے حساب جمل میں اس کا عدد نو ہے۔

باب الطاء مع الالف

طٰہٰ۔ جو قرآن شریف میں وارد ہے یہ اسرار الٰہی میں سے ہے جس کے معنے معلوم نہیں ہوتے۔ بعضوں نے کہا طٰہٰ کے معنے اے مرد! بعضوں نے طَہٰ پڑھا ہے یعنے زمین کو اپنے پاؤں سے روندو۔ مطلب یہ ہے کہ تہجد کی نماز میں دونوں پاؤں پر زور دے کر کھڑے ہو آپ ایک پاؤں پر کھڑے ہوا کرتے، اصل میں طَأْ تھا ہمزہ ہا، ہو گیا۔

طَأْطَأَةٌ جھکانا، نیچے کرنا، جلدی خرچ کر ڈالنا۔

تَطَأْطَأْتُ لَهُمْ تَطَأْطُؤَ الدُّلَاةِ۔ میں تو اُن کے سامنے ایسا جُھک گیا جیسے ڈول کھینچنے والے جھکتے ہیں۔

طَأْطَاءٌ پست زمین۔

تَطَأْطَأْتُ لَكُمْ تَطَأْطُؤَ الدُّلَاةِ۔ میں تو تمھارے سامنے ایسا جھکا رہا جیسے ڈول نکالنے والے جھکے رہتے ہیں (یہ حضرت عثمانؓ نے لوگوں سے فرمایا یعنی میں نے تم سب سے تواضع اور انکسار کیا، عاجزی سے پیش آیا اور تم میری جان لینے کے درپے ہو)۔

فَطَأْطَأَ ابْنُ عُمَرَ رَأْسَهُ۔ پھر عبداللہ بن عمرؓ نے اپنا سر جھکا لیا۔

فَطَأْطَأَهُ حَتّٰى بَدَا لِي رَأْسُهُ۔ اُس کو جُھکایا یہاں تک کہ اُس کا سر مجھ کو دکھائی دینے لگا۔

فَكَانَ يُطَأْطِئُ لِي فَأَنْظُرُ۔ آپ میرے لئے جُھک جاتے میں (تماشا) دیکھتی رہتی یعنے آپ کی آڑ میں (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو غیر مُردوں کا دیکھنا درست ہے اگر کسی فتنہ کا ڈر نہ ہو اور دوسری حدیث میں جو ہے کہ آپؐ نے اپنی بیویوں کو اندھے کی طرف دیکھنے سے منع فرمایا یہ حدیث منسوخ ہے یا محمُول ہے عزیمت اور احتیاط اور تقوٰی پر یا خاص ہے ازواج مطہّرات سے مگر آخری تاویل صحیح نہیں ہے اس لئے کہ آپ نے حضرت عائشہؓ کو حبشیوں کا ناچ دکھلایا اور منع نہیں فرمایا)۔

طَأْطَأَ كُلُّ شَرِيفٍ لِشَرَفِكُمْ۔ ہر شریف تمھاری شرافت کے سامنے جُھک گیا ہے (یعنے تمھاری شرافت اور

بزرگی سب سے بڑھ کر ہے)۔
وَقَدْ رَكِبَ بَغْلَةً تَطَأْطَأَتْ عَنْ سُمُوِّ التَّحْجِيْلِ۔ ایک خچر پر سوار ہوئے جو اونچے گھوڑوں سے پست اور جھکا ہوا تھا۔

باب الطاء مع الباء

طَبَاءَةٌ۔ طبیعت اچھی ہو یا بری۔
طَبٌّ یا طُبٌّ یا طِبٌّ۔ علاج کرنا۔ دوا کرنا۔
طُبَّ الرَّجُلُ۔ اس آدمی پر جادو کیا گیا۔
مَطْبُوْبٌ۔ جس پر جادو ہوا ہو۔
مَنْ اَحَبَّ طَبَّ۔ جو کوئی دوست ہوگا وہ نرمی اور مہربانی کرے گا۔
طَبِيْبٌ۔ علاج کرنے والا۔
تَطَبُّبٌ۔ حکیم بنا حالانکہ حکمت نہ جانتا ہو۔
تَطْبِيْبٌ۔ علاج کرنا۔
اِحْتَجَمَ حِيْنَ طُبَّ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تو آپ نے پچھنے لگائے۔
فَلَعَلَّ طَبًّا اَصَابَهُ۔ شاید اس کو جادو لگ گیا۔
اِنَّهُ مَطْبُوْبٌ۔ ان پر جادو کیا گیا ہے۔
بَلَغَنِيْ اَنَّكَ جُعِلْتَ طَبِيْبًا۔ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تم طبیب بنائے گئے ہو۔ (یہاں طبیب سے مراد قاضی اور حاکم ہے، جیسے طبیب بیماروں کی اصلاح کرتا ہے ویسے ہی قاضی اور حاکم جھگڑا کرنے والوں کی اصلاح کرتا ہے)۔
وَصَفَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ كَانَ كَالْجَمَلِ الطَّبِّ امام شعبیؒ نے معاویہ کی صفت بیان کی تو کہا وہ اس اونٹ کی طرح تھے جو مادہ سے جفتی کرنے میں ماہر ہوتا ہے۔ (بعضوں نے کہا طَبّ وہ اونٹ جو دیکھ سوچ سمجھ کر پاؤں رکھتا ہے، مطلب یہ ہے کہ معاویہ دنیا کی مصلحتوں کو خوب جانتے تھے اور پولیٹکل باتوں میں بڑے ہوشیار تھے)۔

وَاِنَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ فَعَلَ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب جادو ہوا تھا تو) آپ کا یہ حال ہو گیا تھا کہ آپ ایک کام کو سمجھتے کہ میں اس کو کر چکا (حالانکہ اس کو نہ کیا ہوتا یا آپ یہ خیال کرتے کہ میں عورتوں سے صحبت کرنے پر قادر ہوں جب ان کے پاس جاتے تو صحبت نہ کر سکتے یا آپ عادت کے موافق اپنی عورتوں سے بوس و کنار کرتے پھر جماع کرنا چاہتے لیکن اس پر قادر نہ ہوتے)۔
قَالَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعَالِجُ الَّذِيْ بِظَهْرِكَ فَاِنِّيْ طَبِيْبٌ فَقَالَ اَنْتَ رَفِيْقٌ وَاللّٰهُ الطَّبِيْبُ۔ ایک طبیب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں آپ کی پیٹھ میں جو ہے (مہر نبوت اس کو وہ رسولی یا پھوڑی سمجھا) اس کا علاج کروں گا، میں طبیب ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو بیماروں پر مہربانی کرنے والا ہے۔ ان کو تسکین اور تسلی دینے والا ہے۔ اور طبیب تو اللہ ہے (جو ہر ایک بیماری کی حقیقت اور علت اور ہر دوا کی خاصیت سے پوری طرح پر واقف ہے اور شفا اور تندرستی اسی کے ہاتھ میں ہے۔ "چوں قضا آید طبیب ابلہ شود" اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے تو طبیب کی دوا فائدہ کرتی ہے ورنہ کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ الٹا ضرر ہوتا ہے بیماری بڑھ جاتی ہے۔ "از قضا سر کنگبیں صفرا فزود ؛ روغن بادام خشکی می نمود" طیبی نے کہا گو اللہ تعالیٰ کو اس حدیث میں طبیب فرمایا مگر طبیب اس کے اسماء حسنیٰ میں سے نہیں ہے۔ اس لئے یَا طَبِيْبُ کہہ کر اس کو پکارنا درست نہیں ہے ہاں یوں کہہ سکتے ہیں اَنْتَ المصحح وانت الممرض وانت المداوی و انت الطبیب۔ یعنی تو ہی چنگا کرنے والا ہے اور تو ہی بیمار کرنے والا ہے اور تو ہی دوا کرنے والا ہے تو ہی

علاج کرنے والا ہے)۔
اِنَّ الطَّبِیْبَ نَظَرَ اِلَیَّ۔ طبیب نے مجھ کو دیکھا یعنے اللہ تعالےٰ نے۔
فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الطَّبِیْبُ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ طبیب تو اللہ ہے (جب لوگوں نے اُن سے کہا کہ ہم تمھارے لئے کسی طبیب کو بُلائیں)۔
مَنْ تَطَبَّبَ وَھُوَ لَا یَعْلَمُ فَھُوَ ضَامِنٌ۔ جو شخص (طب کا) علم نہ رکھتا ہو اور لوگوں کی دوا دارو کرے تو وہ نقصان کا ضامن ہوگا۔ (حاکم وقت کو لازم ہے کہ ایسے جاہل اور نادان لوگوں کو علاج و معالجہ کرنے سے دوا دارو دینے سے روک دے اور اگر کوئی ایسا کرے تو اُس کو سزا دے)۔
طَابَۃ۔ مدینہ منوّرہ کا ایک نام ہے۔
طَبْطَبَۃ۔ پانی کی آواز۔ یا پاؤں زمین پر پڑنے کی آواز۔ قدموں کی چاپ۔
طَبَخٌ۔ احمق ہونا، سخت حماقت (جیسے طَبَجٌ ہے)۔
تَطَبُّجٌ۔ گوناگوں ہونا، قسم قسم ہونا۔
طَبِیْجَۃٌ۔ سرین، چوتڑ۔
اِنَّہٗ کَانَ فِی الْحَیِّ رَجُلٌ لَہٗ زَوْجَۃٌ وَّ اُمٌّ ضَعِیْفَۃٌ فَشَکَتْ زَوْجَتُہٗ اِلَیْہِ اُمَّہٗ فَقَامَ الْاَطْبَجُ اِلٰی اُمِّہٖ فَاَلْقَاھَا فِی الْوَادِیْ۔ محلہ میں ایک شخص تھا جس کی ایک بیوی تھی اور ایک بوڑھی ضعیف ماں تھی بیوی نے اُس سے اُس کی ماں کی شکایت کی تب وہ احمق اور بے وقوف شخص کھڑا ہوا اور اپنی ماں کو اُٹھا کر ایک ٹلے میں ڈال آیا (جنگل میں پہاڑوں کے درمیان پھینک آیا وہاں وہ بیچاری تڑپ تڑپ کر مرگئی ہوگی) (ایک روایت میں اَطْبَخ ہے خائے معجمہ سے یعنے پکا بیوقوف احمق)۔
طَبْخٌ۔ پکانا، بھوننا۔

تَطَبُّخٌ۔ بڑا ہونا۔
اِنْطِبَاخٌ۔ اور تَطَبُّخٌ۔ پک جانا۔
طَبَّاخٌ۔ باورچی۔
طِبِّیْخٌ۔ خربوزہ (جیسے بِطِّیْخٌ ہے)۔
مُطَبَّخٌ۔ پکوان۔ زمانہ حال کی اصطلاح میں پراٹھے کو بھی کہتے ہیں جس میں شکر شہد انڈے قیمہ ملا کر پکاتے ہیں۔ مکہ معظمہ اور مدینہ طیّبہ میں اس کا بہت رواج ہے۔
طَبِیْخٌ۔ پکی ہوئی چیز۔ چونا۔ پکی اینٹ۔
اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ سُوْءً جَعَلَ مَالَہٗ فِی الطَّبِیْخَیْنِ۔ جب اللہ تعالےٰ کسی بندے کے ساتھ برائی کرنا چاہتا ہے تو اُس کا روپیہ دو پکی ہوئی چیزوں میں خرچ کراتا ہے (یعنے چونا اور اینٹ میں۔ مطلب یہ ہے کہ بے ضرورت تعمیر میں اُس کا پیسہ خرچ ہوتا رہتا ہے)۔
فَاطَّبَخْنَا۔ پھر ہم نے اپنے لئے کھانا پکایا۔
اِطِّبَاخٌ۔ اپنے لئے کھانا پکانا۔ (اور طبخ عام ہے اپنے لئے پکائے یا دوسرے کے لئے)۔
وَوَقَعَتِ الثَّالِثَۃُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَفِی النَّاسِ طَبَاخٌ۔ اور تیسرا فتنہ جو مسلمانوں میں واقع ہوا (یعنے واقعہ حرّہ جو یزید کے زمانہ میں ۶۳ھ میں ہوا) وہ تو اُس وقت رفع ہوا جب لوگوں میں عقلمندی اور بہتری کا نام نہیں رہا۔ (اکثر صحابہ دنیا سے گزر گئے۔ پہلا فتنہ حضرت عثمانؓ کا قتل ہے اور دوسرا فتنہ واقعہ جمل اور صفّین اور تیسرا واقعہ حرّہ جس میں یزید نے اہلِ مدینہ کو قتل اور غارت کرایا کئی دن تک مسجد نبوی میں نماز نہیں ہوئی۔ حرم محترم کی بے حرمتی کی گئی۔ بعضوں نے کہا تیسرا فتنہ عبداللہ بن زبیرؓ کا قتل ہے جو ۷۴ھ میں بزمانہ عبدالملک بن مروان ہوا)۔
مَطْبَخ۔ باورچیخانہ۔

(طَبْرٌ) کودنا، چُھپ جانا۔
بَنَاتُ طِبَارٍ۔ آفتیں مصیبتیں۔
طَبَرٌ۔ تبر، کلہاڑا۔
طَبَرِیَّۃُ۔ ایک شہر ہے اُس کی نسبت طَبَرَانِی ہے یہ فلسطین میں بحیرۂ طبریہ کے کنارے واقع ہے۔
مَرَّ اَبُوالْحَسَنِ وَاَنَا اُصَلِّیْ عَلَی الطَّبَرِیِّ۔ امام ابوالحسن گزرے اور میں طبری پر (جو ایک کپڑا ہے منسوب ہے طبرستان کی طرف) نماز پڑھ رہا تھا۔
طَبَرْزَدُ۔ سفید سخت شکر۔
اَلطَّبَرْزَدُ یَاْکُلُ الدَّاءَ اَکْلاً۔ طبرزد (جو ایک قسم کی کھجور ہے یا سفید شکر) بیماری کو بالکل کھا لیتی ہے۔
فَخَرَجَ الْقَائِمُ وَبِیَدِہٖ طَبَرْزِیْنٌ۔ پھر امام قائم اُس پر نکلے اُن کے ہاتھ میں طبرزین تھا (وہ ایک قسم کا ہتھیار ہے جسے تبر یا کلہاڑا کہتے ہیں)۔
طُنْبُوْرٌ۔ مشہور باجا ہے یعنی ستار۔ اسے طُنْبُوْرٌ یا طِنْبَارٌ بھی کہتے ہیں۔
(طِبْرِسٌ) جھوٹا لپاٹیا۔
(طَبْنٌ) بھر دینا، جماع کرنا۔
طِبْنٌ۔ دو کوہان والا اونٹ۔ پہاڑ کا مضبوط کنارہ۔
(طَبْسٌ) کالا۔
طِبْسٌ۔ بھیڑیا۔
بَحْرٌ طَبِیْسٌ۔ گہرا سمندر، بہت پانی والا سمندر۔
کَیْفَ لِیْ بِالزُّبَیْرِ وَھُوَ رَجُلٌ طِبْسٌ۔ زبیر کو میں کیا کروں وہ تو بھیڑیے کی طرح حریص اور طماع ہیں (اُن کو مال و دولت کی بڑی خواہش ہے)۔
(طَبْشٌ) لوگ۔
مَا فِی الطَّبْشِ مِثْلُہٗ۔ لوگوں میں اُس کے مثل کوئی نہیں۔
طَبَاشِیْرُ۔ مشہور دوا ہے۔ یعنی بانس کا مغز جو سفید ہوتا ہے۔
طَبْطَبٌ۔ آواز پانی کی، یا کوڑے پڑنے کی، یا پاؤں زمین پر پڑنے کی۔
فَسَمِعْتُ الْاَعْرَابَ یَقُوْلُوْنَ الطَّبْطَبِیَّۃَ الطَّبْطَبِیَّۃَ۔ میں نے گنواروں سے سُنا وہ کہتے تھے کہ کوڑے سے بچو (جس کے پڑنے سے طب طب آواز نکلتی ہے۔)
وَلِاَقْدَامِھِمْ طَبْطَبَۃٌ۔ اُن کے پاؤں کی طب طب آواز نکل رہی تھی۔
طُبْطَابٌ۔ وہ پرندہ جس کے دو بڑے کان ہوتے ہیں۔
طُبْطَابَۃٌ۔ چوڑی لکڑی جس سے گیند کھیلتے ہیں۔ گیند کا بلا۔
(طَبْعٌ) مہر کرنا، پیدا کرنا، زینت دینا، نقش کرنا، چھاپنا، بنانا، بھر دینا۔
طُبِعَ عَلَیْہِ۔ اُس کی خلقت اُسی پر ہوئی ہے (یعنے یہ اُس کی پیدائشی صفت ہے۔)
تَطْبِیْعٌ۔ بھر دینا، رام کرنا۔
تَطَبُّعٌ۔ دوسروں کی سی طبیعت بنانا۔
اِنْطِبَاعٌ۔ چھپ جانا، نقش ہو جانا۔
طَبِیْعَۃٌ۔ اور طِبَاعٌ۔ طبیعت۔
دَارُ الطِّبَاعَۃِ۔ چھاپہ خانہ (جیسے مَطْبَعٌ ہے)۔
مَنْ تَرَکَ ثَلٰثَ جُمَعٍ طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قَلْبِہٖ۔ جو شخص تین جمعے (بلا عذر) چھوڑ دے (گو اپنے گھر میں ظہر کی نماز ادا کرے) اللہ تعالیٰ اُس کے دل پر مہر کر دے گا۔ (انوار اور فیوض الٰہی اُس کے دل پر نہ اُتریں گے بلکہ اُس کا دل سخت ہو جائے گا عبادت کی لذت نہیں پائے گا)۔
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ طَمَعٍ یَّھْدِیْ اِلٰی طَبَعٍ۔ اللہ کی پناہ اُس طمع اور حرص سے جو عیب اور بُرائی کی طرف لے جائے (مجاہدؒ نے کہا رَین طبع سے کم ہے اور طبع اقفال

سے کم ہے نہایہ میں ہے کہ طبع بسکون باء بھر کرنا، اور بفتح باء
میل کچیل زنگ۔
طَبِعَ السَّیْفُ طَبَعًا۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) تلوار
زنگ آلود ہو گئی۔
لَا یَتَزَوَّجُ مِنَ الْعَرَبِ فِی الْمَوَالِی اِلَّا الطَّمِعُ
الطَّبِعُ۔ عرب ہو کر غیر قوم میں شادی کرنے والا وہی ہے
جو حریص اور عیب دار ہو (عمدہ اور شریف عرب اپنی
ہی قوم میں شادی کرتے ہیں)۔
فَاِنَّ اٰمِیْنَ مِثْلُ الطَّابَعِ عَلَى الصَّحِیْفَۃِ۔
(دعا کے بعد آمین کہو) آمین ایسی ہے جیسے مہر خط پر کی جاتی
ہے (خط مہر سے پورا ہوتا ہے اور اعتماد کے لائق ٹھہرتا ہے
اسی طرح دعا بھی آمین سے ختم اور مزین ہوتی ہے)۔
فَاِنَّ عَلَیْہِ طَابَعُ الشُّھَدَاءِ۔ اس پر شہیدوں کا
نشان ہے۔
طُبِعَتْ فِیْھَا طِیْنَۃُ اٰدَمَ۔ جمعہ ہی کے دن آدم
کی مٹی پکائی گئی۔
کُلُّ الْخِلَالِ یُطْبَعُ عَلَیْھَا الْمُؤْمِنُ اِلَّا الْخِیَانَۃَ
وَالْکِذْبَ۔ سب خصلتوں پر مومن کی پیدائش ہوتی ہے
(گو بری خصلتیں ہوں، جیسے بخیلی، نامردی، بزدلی، حرص،
طمع، وغیرہ) مگر امانت میں خیانت (چوری) اور جھوٹ
ان پر مسلمان کی پیدائش نہیں ہوتی (جھوٹ اور خیانت گویا
مسلمانی کی ضد ہیں ان کے ساتھ مسلمانی جمع نہیں ہو سکتی
بلکہ ہر ایک مسلمان سچا راست باز امانتدار ہوتا ہے)۔
لَھَا طَلْعٌ نَضِیْدٌ ھُوَ الطَّبِیْعُ فِیْ کُفُرَّاہٗ یا
کافُوْرِہٖ۔ لَھَا طَلْعٌ نَضِیْدٌ جو سورۃ قاف میں ہے،
اس کی تفسیر حسن نے یہ کی کہ مغز جو کھجور کے غلاف کے اندر
ہوتا ہے (یعنی اوپر چھلکا اس کے اندر پختہ مغز اور شیرین
اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے کھانے کے لئے بنایا)۔
اَلْقَی الشَّبَکَۃَ فَطَبَّعَھَا سَمَکًا۔ جال ڈالا پھر اس
کو مچھلیوں سے بھر دیا۔
تَطَبَّعَ النَّھْرُ۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) نہر بھرپور
ہو گئی۔
طَبَعْتُ الْاِنَاءَ۔ میں نے برتن پورا بھر دیا۔
لِاَنَّ فِیْھَا طُبِعَتْ طِیْنَۃُ اَبِیْکَ۔ کیونکہ جمعہ ہی
کے دن تیرے باوا آدم کی مٹی پکائی گئی۔
طَبَائِعُ الْجِسْمِ عَلٰی اَرْبَعَۃٍ۔ انسانی جسم کی طبیعت
چاروں عناصر سے ہوتی ہے (کبھی ہوا غالب ہوتی ہے،
کبھی ارضیت، کبھی مائیت، کبھی ناریت)۔
(طَبَقٌ) چمٹ جانا (جیسے طَبَقٌ ہے)۔
تَطْبِیْقٌ۔ مطابق کرنا، ڈھانپ لینا، ساری زمین پر مینھ
برسنا، عام ہونا، رکوع میں دونوں ہاتھ ملا کر رانوں کے
درمیان رکھ لینا، جلا کر دینا۔
مُطَابَقَۃٌ۔ موافق ہونا، برابر ہونا (جیسے طِبَاقٌ ہے)
ایک کپڑے پر دوسرا کپڑا پہن لینا۔
اِطْبَاقٌ۔ ڈھانپ لینا، نمودار ہونا، تاریک ہونا، اتفاق
کرنا، اجماع کرنا، ہمیشہ رہنا۔
تَطَابُقٌ۔ موافق ہونا، برابر ہونا، جوڑ ہونا۔
طَابَاقٌ۔ بڑا شیشہ۔
طَابَقٌ۔ توا (اس کی جمع طَوَابِقُ ہے)۔
ھٰذَا طِبْقُ ھٰذَا۔ یہ اس کے جوڑ کا ہے۔
طَبَقٌ۔ سرپوش، روئے زمین جس پر کھانا کھائیں، زمانہ
کا ایک قرن، یا بیس سال، آدمیوں اور ٹڈیوں کا بڑا گروہ،
جماعت، حال۔
اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا طَبَقًا۔ یا اللہ ہم پر ایسا مینھ
برسا جو ساری زمین پر برسے یعنے عام ہو۔
لِلّٰہِ مِائَۃُ رَحْمَۃٍ کُلُّ رَحْمَۃٍ مِنْھَا کَطِبَاقِ
الْاَرْضِ۔ اللہ کی سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک ایک
رحمت اتنی بڑی ہے کہ ساری زمین کو ڈھانپ لے۔

لَوْ اَنَّ لِیْ طِبَاقَ الْاَرْضِ ذَهَبًا۔ اگر میرے پاس ساری زمین برابر سونا ہو، یا زمین بھر۔

اِذَا مَضٰى عَالَمٌ بَدَا طَبَقٌ۔ جب ایک قرن گزر جاتا ہے تو دوسرا قرن نمودار ہوتا ہے (یوں دنیا کی آبادی کا سلسلہ جاری ہے)۔

قُرَيْشٌ اَلْكَتَبَةُ الْحَسَبَةُ مِلْحُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عِلْمُ عَالِمِهِمْ طِبَاقُ الْاَرْضِ۔ قریش کے لوگ لکھنے والے اور حساب کرنے والے اس امت کے نمک ہیں ان کے عالم کا علم زمین کو ڈھانپ لے گا۔ (ایک روایت میں طَبَقَ الْاَرْضِ ہے معنے وہی ہیں)۔

طِبَاقُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔ زمین آسمان کے درمیان بھر کر۔

حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كُشِفَ طَبَقُهُ لَاَحْرَقَ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ كُلَّ شَيْءٍ اَدْرَكَهُ بَصَرُهُ۔ پروردگار کا حجاب نور ہے اگر اس کا ڈھکن کھل جائے (پردہ اٹھ جائے) تو اس کے مبارک چہرے کی چمکیں (شعاعیں) جہاں تک اس کی نگاہ جاتی ہے ہر چیز کو جلا دیں (اس لئے پروردگار نے اپنے آپ کو حجاب اور پردے میں رکھا ہے کہ اس کی مخلوق تباہ نہ ہو لیکن اپنی نشانیاں ظاہر کر دیں۔ اَلظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ کا یہی مطلب ہے یعنی اپنے ذات سے تو پوشیدہ ہے لیکن اپنی قدرت کی نشانیوں سے ظاہر ہے)۔

تُوْصَلُ الْاَطْبَاقُ وَتُقْطَعُ الْاَرْحَامُ۔ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ غیر لوگوں سے تو ملاپ ہوگا لیکن عزیزوں اور رشتہ داروں سے قطع تعلق (یعنے ناطے والوں سے تو دوری اختیار کریں گے اور غیروں سے دوستی اور محبت)۔

يَشْتَجِرُوْنَ اِشْتِجَارَ اَطْبَاقِ الرَّاْسِ۔ اس طرح ایک دوسرے سے گتھ جائیں گے جیسے سر کی ہڈیاں ایک دوسرے میں گھسی ہوتی ہیں (مطلب یہ کہ آپس ہی میں خوب لڑیں گے، ایک دوسرے کو ماریں گے)۔

اِحْدَى الْمُطْبِقَاتِ۔ یہ بھی ایک بڑی آفتوں میں سے ہے۔ (آفتوں کو بَنَاتُ طَبَقٍ کہتے ہیں)۔

لَاُقْطَعَنَّ مِنْهُ طَابِقًا اِنْ قَدَرْتُ عَلَيْهِ۔ عمران بن حصین کا ایک غلام بھاگ گیا تھا)۔ انھوں نے کہا اگر میں نے اس کو پالیا تو اس کا ایک عضو کاٹ ڈالوں گا (بھاگنے کی یہی سزا دوں گا)۔

اِنَّمَا اُمِرْنَا فِي السَّارِقِ بِقَطْعِ طَابِقِهٖ۔ ہم کو چور کا ایک عضو کاٹ ڈالنے کا حکم ہوا۔ (طابق بہ فتحہ اور بکسرہ با، عضو جیسے ہاتھ یا پاؤں۔ اس کی جمع طوابق ہے)۔

فَخَبَزْتُ خُبْزًا وَشَوَيْتُ طَابِقًا مِنْ شَاةٍ۔ میں نے روٹی پکائی اور بکری کا ایک پارچہ بھونا (جس کو دو یا تین آدمی کھا سکیں)۔

اِنَّهُ كَانَ يُطَبِّقُ فِي صَلٰوتِهٖ۔ عبداللہ بن مسعودؓ رکوع اور قعدے میں دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر ان کو گھٹنوں کے درمیان رکھ لیتے تھے۔ (ان کو اس بات کی خبر نہ ہوئی کہ یہ حکم ابتدا میں تھا پھر منسوخ ہو گیا)۔

وَتَبْقٰى اَصْلَابُ الْمُنَافِقِيْنَ طَبَقًا وَاحِدًا۔ منافقوں کی پیٹھیں جڑ کر ایک تختہ کی طرح ہو جائیں گی (وہ سجدہ نہ کر سکیں گے)۔

لَئِنْ مَلَكَ مَرْوَانُ عِنَانَ خَيْلٍ تَنْقَادُ لَهٗ فِي عُثْمَانَ لَيَرْكَبَنَّ مِنْكَ طَبَقًا تَخَافُهٗ۔ (عبداللہ ابن زبیرؓ نے معاویہ سے کہا) اگر کہیں مروان کے اختیار میں ان گھوڑوں کی باگ آگئی جن کو تم عثمان کے لئے اس کے ساتھ چلاتے ہو تو وہ ایک ایسی جگہ جا بیٹھے گا جس سے تم کو خوف پیدا ہوگا۔ (مطلب یہ کہ مروان جو دغا باز ہے وہ اخیر میں تم سے بھی دغا کرے گا۔ اور خود مختاری اور بغاوت کا جھنڈا بلند کرے گا ایسا ہی ہوا)۔

سَئَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ مَسْئَلَةً فَاَفْتَاهُ فَقَالَ

طَبَّقْتَ۔ عبداللہ بن عباسؓ نے ابو ہریرہؓ سے ایک مسئلہ پوچھا۔ اُنھوں نے جواب دیا ابن عباسؓ نے کہا تم نے ٹھیک کہا دیعنے تمھاری ضرب ٹھیک جوڑ پر پڑی کیونکہ اصل میں تطبیق کہتے ہیں ٹھیک جوڑ پر پڑنے کو)۔

اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا حَدًا طَبَقًا۔ یا اللہ ہم کو ایسے مینہ سے پانی پلا یعنی ساری زمین بھر دے۔

زَوْجِیْ عَیَایَاءُ طَبَاقَاءُ۔ میرا خاوند نامرد احمق ہے۔ یا بات نہیں سمجھتا، یا بات نہیں کر سکتا، اُس کے دونوں لب ملے رہتے ہیں۔

اِنَّ مَرْیَمَ جَاعَتْ فَجَاءَ طَبَقٌ مِّنْ جَرَادٍ فَصَادَتْ مِنْهُ۔ حضرت مریم علیہا السّلام کو بھوک لگی اتنے میں ٹڈیوں کا ایک پرا آیا اُنھوں نے اُس میں سے شکار کیا۔

اِنِّیْ کُنْتُ عَلٰی اَطْبَاقٍ ثَلٰثٍ (عمرو بن عاص نے کہا) میرے تین حال گزرے ہیں۔

کَمَا وَافَقَ شَنٌّ طَبَقَةَ۔ (حضرت علیؓ نے جو عمرو بن عاص کو خط لکھا اُس میں عرب کی یہ مثل کما وافق شن طبقۃ لکھی۔ یعنے) جیسے شن طبقہ کے موافق ہو گیا۔ (شن عبدالقیس کا ایک قبیلہ تھا اور طبقہ ایاد قبیلہ کی ایک شاخ ہے دونوں نے ایک امر پر اتفاق کیا لوگوں نے کہا وافق شن طبقۃ اُس روز سے یہ ایک مثل ہو گئی۔ جب دو آدمی ایک کام پر متفق ہو جائیں یا ایک ہی سے کام کریں تو یہ مثل کہی جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ تم اور معاویہ دونوں ایک ہو گئے جیسے انھوں نے بغاوت اور سرکشی اور امام وقت کی نافرمانی اختیار کی ویسے ہی تم نے بھی کیا۔ بعضوں نے کہا شن عرب میں ایک مکّار فریبی شخص تھا اُس کی عورت طبقہ بھی اپنے خاوند کی طرح مکّار اور دغاباز نکلی اُس وقت سے یہ مثل کہی گئی۔ بعضوں نے کہا شن چمڑے کا ایک ظرف تھا وہ پُرانا ہو کر پھٹ گیا تھا لوگوں نے اُس پر ایک غلاف چمڑے کا چڑھایا اتفاق سے وہ غلاف اُس ظرف کے برابر نکلا اُس وقت سے یہ مثل شروع ہو گئی)۔

اِشْتَرَیْتُ سُعْنًا مُّطْبَقًا۔ میں نے ایک کشادہ قدح (پیالہ) خریدا۔

مَنْ یَّلِی الْاَمْرَ بَعْدَ السُّفْیَانِیِّ فَقَالَ یَکُوْنُ بَیْنَ شَثٍّ وَّطُبَّاقٍ۔ (امام محمد بن حنفیہ نے اُس شخص کا حال بیان کیا، جو سفیانی کے بعد حاکم ہو گا تو کہا کہ وہ شث اور طباق کے درمیان ہو گا۔ (یہ دونوں درختوں کے نام ہیں جو ملک حجاز میں ہوتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ وہ اُس ملک سے نکلے گا جہاں شث اور طباق اُگتے ہیں)۔

اِضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْاَسِیْرِ فَقَالَ اِنَّ یَدِیْ طَبِقَةٌ۔ (حجّاج نے ایک شخص سے کہا اُٹھ اور) اِس قیدی کی گردن مار۔ اُس نے کہا میرا ہاتھ پہلو سے چپک گیا ہے اُٹھ نہیں سکتا (اِس لئے میں معذور ہوں۔ یہ اُس شخص نے اپنے آپ کو گناہ سے بچانے کے لئے کہا۔ کیونکہ حجاج بڑا ظالم تھا اُس نے ہزاروں نیک بزرگوں کو ظلم سے قتل کرایا)۔

فَاَطْبَقَتْ عَلَیْهِمْ سَبْعًا۔ سات دن تک وہ ابر اُن پر گھرا رہا۔ (پانی برساتا رہا)۔

اَسْقِنَا مُطْبِقَةً مُّغْدِقَةً مُّوْنِقَةً۔ ہم کو ایسے ابر سے پانی پلا جو تہ بر تہ گاڑھا ہو بہت پانی والا خوشی دینے والا ہو۔

مَضٰی طَبَقٌ مِّنَ اللَّیْلِ۔ رات کا بڑا حصّہ گزر گیا۔

بِنْتُ طَبَقٍ۔ کچھوا۔

لَا یَجُوْزُ الصَّلٰوةُ فِی الطَّابِقِیَّةِ۔ نماز اُس عامہ میں جائز نہیں جس کو ٹھڈی کے نیچے نہ پھرائے (یہ صدوق کا قول ہے جو علمائے امامیہ میں سے ہیں)۔

اَلطَّابِقِیَّةُ عِمَّةُ اِبْلِیْسَ۔ ایسا عامہ جو ٹھڈی کے تلے نہ پھرایا جائے ابلیس کا عامہ ہے۔

(طَبْلٌ) طبل بجانا۔

طَبَّالٌ۔ طبلہ بجانے والا۔

طَبَلٌ۔ مخلوق کو بھی کہتے ہیں۔
اَخْرَجَنِیْ مِنْ طَبَلِ دَارِہٖ۔ مجھ کو اپنے مکان کے جلو خانہ سے نکالا۔
(طَبْنٌ) گاڑ دینا۔
طَبِنَ یا طَبَانَۃٌ۔ سمجھ جانا۔
اِطْبِیْنَانٌ۔ اطمینان۔
طَابِنٌ۔ عقلمند، سمجھدار۔
طَابُوْنٌ۔ آگ گاڑنے کا مقام، تاکہ بجھے نہیں۔
طَابُوْنِیْ۔ روٹی جو اُس کی طرف منسوب ہے۔
اَیُّ الطَّابِنِ ھُوَ۔ وہ کن لوگوں میں سے ہے۔
فَطَبِنَ لَھَا غُلَامٌ رُوْمِیٌّ۔ ایک رومی لڑکا اُس کی نیت سمجھ گیا (کہ وہ اُس سے بدکاری کرانا چاہتی ہے ایک روایت میں فَطَبَنَ بہ فتحہ با۔ ہے یعنے اُس کو پھسلایا، خراب کیا)۔
(طَبَنْجَۃٌ) ایک مشہور ہتھیار ہے جس کو فارسی میں تفنگچہ کہتے ہیں اور اُردو میں طپنچہ یا طمنچہ۔
(طَبْوٌ) بلانا (جیسے اِطِّبَاءٌ ہے)۔
اِطَّبَاْتُہٗ۔ اُس کو مار ڈالا۔
(طَبْیٌ) کھینچنا، پھیر دینا، بلانا۔
طَبِیَ۔ بھٹنیاں لٹک جانا۔
طِبْیٌ۔ چھاتی کی بھٹنی۔
وَلَا الْمُصْطَلِمَۃِ اَطْبَاؤُھَا۔ اور نہ جس کی بھٹنیاں کٹی ہوں (بعضوں نے کہا اَطْبَاءٌ گھوڑوں اور درندوں کی چھاتیوں (تھنوں) کو کہتے ہیں۔ جیسے اَخْلَافٌ اور ضُرُوْعٌ چارپایوں کے تھنوں کو)۔
قَدْ بَلَغَ السَّیْلُ الزُّبٰی وَجَاوَزَ الْحِزَامُ الطُّبْیَیْنِ۔ سیلاب ٹیلے سے اونچا ہو گیا اور کمربند چھاتیوں سے پار ہو گیا۔ (یہ ایک مثل ہے جو شر اور بُرائی کے حد سے بڑھ جانے پر کہی جاتی ہے جیسے پانی سر سے اونچا ہو گیا)۔

کَانَ اِحْدٰی یَدَیْہِ طُبْیَ شَاۃٍ۔ اُس کا ایک ہاتھ بکری کے تھن کی طرح ہے۔
اِنَّ مُصْعَبًا اِطَّبَی الْقُلُوْبَ۔ مصعب بن زبیر نے تو لوگوں کا دل اپنے طرف پھیر لیا۔ (لوگ اُس سے محبت کرنے لگے)۔
اِطِّبَاءٌ۔ بلانا، پھیرنا، مائل کرنا، اپنے لئے چُننا۔
طَبَاطَبَا۔ ابراہیم بن اسماعیل بن حسن کا لقب ہو اُن کی اولاد کو طَبَاطَبَائِیْ کہتے ہیں۔

باب الطاء مع الجیم

(طَجْنٌ) بھوننا۔
طَاجَن اور طَیْجَن۔ کڑھائی۔
مُطَجَّنٌ۔ کڑھائی میں بھنا ہوا۔

باب الطاء مع الحاء

(طَحٌّ) پھیلانا، ایڑی سے چھیل ڈالنا۔
اِطِّحَاحٌ۔ گرا دینا، پھینک دینا۔
اِنْطِحَاحٌ۔ پھیل جانا۔
(طَحْرٌ) پھینک دینا، سانس پھولنا۔
فَسَمِعْنَا لَھَا طَحِیْرًا۔ ہم نے اُس کے سانس پھولنے کی آواز سُنی۔
فَاِنَّکَ تَطْحَرُھَا۔ تو اُس کو دور کرتا ہے، پھینک دیتا ہے۔ طَحْرٌ کے معنے جماع کرنے کے بھی آتے ہیں۔
طَحُوْرٌ۔ وہ کمان جس کا تیر دور جائے (جیسے مِطْحَرٌ ہے)۔
طَحْرَبَۃٌ۔ ابر کا ٹکڑا، یا کپڑے کا ٹکڑا۔
طَحْرَبَ۔ دوڑنا۔
طَحْرَبَ الْقِرْبَۃَ۔ مشک بھر دی۔
طِحْرِبٌ۔ کوڑا کرکٹ، کچرا۔

تَدْنُو الشَّمْسُ مِنْ رُؤُسِ النَّاسِ وَلَيْسَ عَلَى اَحَدٍ مِّنْهُمْ طُحْرُبَةٌ یا طِحْرِبَةٌ۔ قیامت کے دن سورج لوگوں کے سر سے نزدیک ہو جائے گا اور کسی کے بدن پر ایک چیتھڑا بھی نہ ہو گا۔ (جس سے دھوپ کی گرمی بچائے۔ ایک روایت میں طُخْرُبَةٌ ہے خائے معجمہ سے معنے وہی ہیں)۔

(طُحْرُورٌ) یا طُحْرُورَةٌ۔ ابر کا ٹکڑا، بدلی (جمع طَحَارِيْرُ ہے)۔

(طَحْرَفٌ) یا طِحْرِفَةٌ۔ ہریرہ، پتلا گھی، پتلا ابر۔

(طَحْرَمَةٌ) بھر دینا۔

مَا عَلَيْهِ طِحْرِمَةٌ۔ اس پر کچھ نہیں ہے۔

(طَحْزٌ) جماع کرنا۔

(طَحْسٌ) جماع کرنا۔

(طَحْطَحَةٌ) تھوڑا ہنسنا، توڑنا، متفرق کر دینا، ہلاک کرنا۔

طَحْطَاحٌ۔ شیر۔

مَا عَلَيْهِ طِحْطَحَةٌ۔ اس پر کچھ نہیں ہے یا بال نہیں ہیں۔

(طَحْلٌ) تلی پر مارنا، بھر دینا، تلی بڑھ جانا، بدبودار ہونا۔

طِحَالٌ۔ تلی۔

(طُحْلُبٌ) کائی۔ یعنی سبزہ جو پانی پر جم جاتا ہے۔

(طَحْمَةٌ) ہجوم کرنا۔

طُحْمَةٌ۔ رات کا بڑا حصہ، جماعت۔

طُحَمَةٌ۔ سخت جنگجو، بہت اونٹ۔

مَطْحُومٌ۔ بھرا ہوا۔

(طَحْمَرَةٌ) کودنا، بھر دینا۔

طُحَامِرٌ۔ پیٹو۔

مَا عَلَى رَأْسِهِ طِحْمِرَةٌ۔ اس کے سر پر ایک بال بھی نہیں ہے۔

(طَحْنٌ) پیسنا، گول ہو جانا۔

تَطْحِيْنٌ۔ آٹا پیسنا۔

طَاحُوْنٌ چکی، یا پن چکی۔

طَحَّانَةٌ۔ وہ چکی جس کو جانور چلاتا ہے۔

طَحَّانٌ۔ آٹا پیسنے والا۔

طِحْنٌ۔ آٹا (جیسے طَحِيْنٌ ہے)۔

فَاَخْرَجَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَفَّيْنِ لَهٗ كَدِيْدٌ كَكَدِيْدِ الطَّحِيْنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نکالا دو صفیں کر کے آپ کے چلنے سے آٹے کی طرح باریک غبار اُڑ رہا تھا۔ (یعنے وہاں کی زمین نرم اور ملائم اور باریک تھی چلنے میں آٹے کی طرح غبار اُڑتا)۔

فَيَطْحَنُ فِيْهَا۔ وہ وہاں چکی پیسے گا (اس کی آنتیں باہر نکلی پڑی ہوں گی)۔ وہ اُن کے گرد چکی کے گدھے کی طرح گھومے گا۔

فَمَا زَالَ يَطْحَنُهَا۔ وہ برابر اس کو رگڑتا رہے گا۔

نَهٰى عَنْ قَفِيْزِ الطَّحَّانِ۔ آٹا پیسنے والے کا حق اسی آٹے میں سے دلانا اس سے منع فرمایا (مثلاً آٹا پیسنے والے کی اجرت یوں ٹھہرائے کہ تو سیر آٹے میں سے ایک چھٹانک اجرت لے لے۔ قفیز ایک پیمانہ ہے)۔

(طَحْوٌ) دور ہونا، ہلاک ہونا، اوندھا گرانا، دھکیلنا، کروٹ پر لیٹنا، بہت ہونا، چمکنا، لے جانا۔

طَحَابِكَ قَلْبٌ فِي الْحِسَانِ طَرُوْبٌ۔ تجھ کو وہ دل جو حسن پرست تھا کہاں کہاں لے گیا۔

وَمَا طَحَاهَا۔ قسم اس کی جس نے زمین کو پھیلایا کشادہ کیا۔

طَحَى۔ کشادہ زمین، چوڑی زمین۔

(طَحْيٌ) کروٹ پر لیٹنا۔

طَحْيَةٌ مِّنْ سَحَابٍ۔ ابر کا کوئی ٹکڑا۔

باب الطاء مع الخاء

(طخ) دور کر دینا، پھینک دینا، جماع کرنا، بدخُلق ہونا۔
مِطْخَةٌ۔ وہ لکڑی جس سے بچے کھیلتے ہیں۔
(طخر) پتلا۔ (یہ طاخِرٌ سے نکلا ہے یعنے کالا ابر، گھٹا)۔
(طُخْرُبَةٌ) لباس یا چیتھڑا۔
لَيْسَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْهُمْ طُخْرُبَةٌ۔ اُن میں سے کسی پر ایک چیتھڑا بھی نہ ہوگا۔ (اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے طحربۃ میں)۔
(طَخَاءٌ) دل کی پریشانی، ظلمت، تاریکی، بلند ابر۔
طَخْيَاءُ۔ تاریک رات، اور جو کلام سمجھ میں نہ آئے۔
اِنَّ لِلْقَلْبِ طَخَاءً كَطَخَاءِ الْقَمَرِ۔ دل پر تاریکی کا ایک پردہ چڑھ جاتا ہے جیسے چاند پر ابر چڑھ جاتا ہے (اور اس کی روشنی روک دیتا ہے)۔
اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ طَخَاءً عَلٰى قَلْبِهٖ فَلْيَأْكُلِ السَّفَرْجَلَ۔ جب کوئی تم میں سے اپنے دل پر بوجھ یا حجاب پائے تو بہی کھائے (بہی ایک مشہور میوہ ہے، سیب کے بعد نہایت مفرّح اور مقوّی قلب ہے، سیب کی بھی یہی خاصیّت ہے)۔

باب الطاء مع الرّاء

(طَرْءٌ) دور سے اور اچانک نمودار ہونا۔ عارض ہونا۔
اِطْرَاءٌ۔ حد سے زیادہ تعریف کرنا۔
طَارِی۔ جو عارض ہو اور اصلی نہ ہو، اجنبی مسافر کو بھی کہتے ہیں۔
طُرَّاءٌ۔ غبار۔
طُرْآنٌ۔ راستہ، بُرا کام۔
اَمْرٌ طُرْآنِيٌّ۔ وہ کام جس کے آنے کا راستہ معلوم نہ ہو (یعنے کہاں سے آیا)۔

طَرَاَ عَلَيَّ حِزْبِي مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ وہ وقت دفعتاً آپہنچا جس میں قرآن کا ورد پڑھا کرتا تھا۔
لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ۔ مجھ کو اتنا مت بڑھاؤ جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو بڑھا دیا (کہ بشریت اور عبدیت کے مرتبہ سے چڑھا کر اُن کو خدا کا بیٹا بنا دیا)، میں تو اللہ کا بندہ اور اُس کا بھیجا ہوا ہوں (یعنے اللہ کا پیغام اُس کے بندوں کو پہنچانے والا، رسول کے یہی معنے ہیں)۔
(طَرَبٌ) خوش ہونا، یا ہلکا ہونا۔
تَطْرِيْبٌ۔ گانا، سُر نکالنا، آواز بڑھانا اُس کو اچھا کرنا، جیسے گانے والے کرتے ہیں۔ خوش کرنا (جیسے اِطْرَابٌ ہے)۔
اِسْتِطْرَابٌ۔ خوش کرنے کی درخواست کرنا۔
طَرُوْبٌ۔ بہت خوش، مگن۔
مُطْرِبٌ۔ گانے والا۔
مَطْرَبٌ۔ تنگ راستہ۔
مَطَارِب۔ تنگ راستے، اور متفرق راستے۔
لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ الْمَطْرَبَةَ وَالْمَقْرَبَةَ۔ اللہ لعنت کرے اُس شخص پر جو چھوٹے چھوٹے متفرق راستوں (گلیوں) کو بدل ڈالے (کیونکہ ایسا کرنے سے دوسروں کو تکلیف ہوگی)۔
يُؤَذِّنُ بِلَا تَطْرِيْبٍ۔ اذان میں تطریب نہ کرے (یعنی گانے والوں کی طرح مد اور شد نہ کرے۔ قرآن میں بھی ایسا کرنا منع ہے)۔
(طُرْبُوْشٌ) ترکی ٹوپی (اُس کی جمع طَرَابِيْش ہے)۔
(طِرْبَالٌ) بلند عمارت، یا پہاڑ کا ایک بڑا پتھر جو باہر نکلا ہوا، پہاڑ کی بڑی چٹان جو فضا میں ہو۔
اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ بِطِرْبَالٍ مَائِلٍ فَلْيُسْرِعِ الْمَشْيَ۔ جب کوئی تم میں سے جھکی ہوئی عمارت کے پاس سے گزرے تو جلدی سے نکل جائے (یہ حزم و احتیاط ہے جو عقلمندی کی

دلیل ہے۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جھکی ہوئی دیوار کے پاس سے جلدی نکل گئے۔ اور جن لوگوں نے اس کو توکل کے خلاف سمجھا ہے یہ اُن کی غلطی ہے مسلمان کو چاہیئے کہ ہمیشہ اُن مقاموں اور کاموں سے بچتا رہے جن میں ہلاکت یا ضرر کا ڈر ہو اور اس کے ساتھ بھروسہ اللہ پر رکھے)۔

طَرَّبَلَ بَوْلَهُ۔ اپنے پیشاب کو اوپر چڑھایا۔

(طَرَاثٌ) ہری تازی بھاجی، ایک قسم کی ترکاری، سبزی۔

حَتّٰی یَنْبُتَ اللَّحْمُ عَلٰی اَجْسَادِہِمْ کَمَا تَنْبُتُ الطَّرَاثِیْثُ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ۔ یہاں تک کہ اُن کے بدنوں پر گوشت اس طرح اُگ آئے جیسے طرثوث کی بھاجی زمین پر اُگ آتی ہے (طرثوث ایک بھاجی ہے جو گول گول ڈھالوں کی طرح زمین پر اُگتی ہے اُس کی جڑ سرخ اور سخت ہوتی ہے لوگ اُس کو کھاتے ہیں)۔

تَطَرَّثَ الرَّجُلُ۔ اُس نے طرثوث بھاجی چنی۔

(طَرْحٌ) پھینک دینا، نکال ڈالنا، رکھ دینا، حمل ساقط ہونا۔

طَرَحٌ۔ بدخلق ہونا، خوب عیش کرنا۔

تَطْرِیْحٌ۔ پھینک دینا، بلند کرنا۔

مُطَارَحَةٌ۔ مناظرہ اور سوال جواب کرنا، بیت بازی کرنا۔

اِطِّرَاحٌ۔ پھینک دینا۔

اِطْرَحُوْہُ۔ چور کا ذبح کیا ہوا پھینک دو (یعنی اُس کا کھانا حلال نہیں)۔

طَرِیْحٌ سَقِیْمٌ۔ آدمی پھینکا گیا اور بیمار ہے (یعنی اُس کی خلقت اِس طرح سے واقع ہوئی ہے کہ صدہا بیماریوں میں مبتلا ہونے کا اُس میں مادہ ہے)۔

اِطْرَحُوْہُ وَمَا حَوْلَہٗ ثُمَّ کُلُوْہُ۔ گھی میں اگر چوہا گر کر مر جائے تو اُس کو نکال ڈالو اور اُس کے اِرد گرد کا گھی بھی پھینک دو پھر باقی کھاؤ (یعنی اگر جما ہوا گھی ہو)۔

(طَرْدٌ) ہانک دینا، دور کر دینا، جُدا کر دینا، جلاوطن کرنا، سب طرف سے لا کر اکٹھا کرنا۔

تَطْرِیْدٌ۔ کھینچنا، دراز کرنا۔

مُطَارَدَةٌ۔ اور تَطَارُدٌ۔ ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔

اِطْرَادٌ۔ دور کرنا۔

اِطِّرَادٌ۔ برابر ساتھ رہنا، جاری رہنا، درست ہونا۔

اِسْتِطْرَادٌ۔ ایک بات ایسی کہنا جس سے دوسری بات پیدا ہو اور وہ مقصود نہ ہو۔

لَا بَأْسَ بِالسِّبَاقِ مَا لَمْ تُطْرِدْہُ وَیُطْرِدْکَ۔ گھوڑدوڑ میں، یا یوں ہے کہ دوڑ کی بازی کرنے میں قباحت نہیں، اگر یوں نہ کہے کہ میں آگے نکل جاؤں تو اتنا روپیہ تجھ سے لوں گا اور تو آگے نکل جائے تو اتنا روپیہ تجھ کو دوں گا۔ (یعنی ہار جیت کی شرط پر روپیہ پیسا نہ ٹھہرائے ورنہ حرام اور ناجائز ہے مگر جب درمیان میں تیسرا شخص محلل ہو تو جائز ہے جیسے فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے)۔

ھُوَ قُرْبَةٌ اِلَی اللّٰہِ وَمَطْرَدَةُ الدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ۔ تہجد کی نماز اللہ کی قربت اور نزدیکی ہے اور جسم کی بیماری دفع کرنے والی ہے (تہجد گزار اور شب بیدار لوگ اکثر صحیح اور سالم اور بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں)۔

کُنْتُ اُطَارِدُ حَیَّةً۔ میں ایک سانپ کی تاک میں تھا اُس کے مارنے کی فکر میں لگا ہوا تھا ہر طرف سے اُس کو گھیر رہا تھا)۔

طِرَادُ الصَّیْدِ۔ شکار کے پیچھے لگنا۔

فَاِذَا نَھْرَانِ یَطَّرِدَانِ۔ یکایک دو نہریں دکھلائی دیں (اُن کا پانی بہہ رہا تھا)۔

اَطْرَدْنَا الْمُعْتَرِفِیْنَ۔ اقرار کرنے والوں کو ہم نے

نکال دیا، شہر بدر کر دیا)۔

اَطْرَدَہُ السُّلْطٰنُ یا طَرَدَہٗ۔ بادشاہ نے اُس کو شہر بدر کر دیا۔

یَتَوَضَّأُ بِالْمَاءِ الرَّمِدِ وَبِالْمَاءِ الطَّرِدِ۔ وہ غبار آلود، تیرہ گدلے پانی سے وضو کر لیتے تھے اور اُس پانی سے بھی جس میں جانور ڈوبتے رہتے ہیں۔

اِنَّہٗ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَفِیْ یَدِہٖ طَرِیْدَۃٌ۔ معاویؓ منبر پر چڑھے اور اُن کے ہاتھ میں ایک ریشمی کپڑے کا لمبا ٹکڑا تھا۔

وَاَطْرِدُوا النَّعَمَ۔ چارپایوں کو نکالا۔

اَطْرَدَ الْخَافِقَانِ۔ جب تک مشرق اور مغرب قائم رہیں۔

اَلْاَنْهَارُ تَطَّرِدُ۔ نہریں بہہ رہی ہیں۔

(طَرٌّ) زور سے کھینچنا، ہر طرف سے جمع کرنا، تیز کرنا، پھاڑنا، کاٹنا، لیپنا، اوچک لیجانا، طمانچہ لگانا، گر پڑنا، نکلنا۔

اِطْرَارٌ۔ گرانا، برانگیختہ کرنا، کاٹنا، ناز کرنا۔

غُلَامٌ طَارٌّ۔ وہ لڑکا جس کی مونچھیں نکل رہی ہوں۔

طُرَّۃٌ۔ کپڑے کا کنارہ، یا وادی، یا نہر کا، پیشانی، کپڑے کے نقش ونگار، توشہ دان۔

فَنَشَأَتْ طُرَیْرَۃٌ مِّنَ السَّحَابِ۔ ابر کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا۔ نہایہ میں ہے کہ طُرَیْرَۃ تصغیر ہے طُرَّۃ کی یعنی وہ ابر کا ٹکڑا جو آسمان کے کنارے سے لمبا نمودار ہو)۔

اَعْطٰی عُمَرَ حُلَّۃً وَقَالَ لِتُعْطِیَنَّہَا بَعْضَ نِسَائِکَ یَتَّخِذْنَہَا طُرَّاتٍ بَیْنَہُنَّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو ایک جوڑا کپڑے کا دیا اور فرمایا کہ یہ اپنی عورتوں کو دیدے وہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے کاٹ کر آپس میں بانٹ لیں گی۔

کَانَ یَطُرُّ شَارِبَہٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھوں کو تراشتے تھے (کتراتے تھے)۔

یُقْطَعُ الطَّرَّارُ۔ جیب کترنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے (چور کی سزا اُس کو دی جائے)۔

قَامَ مِنْ جَوْزِ اللَّیْلِ وَقَدْ طَرَّتِ النُّجُوْمُ۔ حضرت علیؓ بیچ رات کو کھڑے ہوئے اُس وقت تارے چمک رہے تھے۔

سَیْفٌ مَطْرُوْرٌ۔ صیقل کی ہوئی تلوار، شمشیر آبدار۔

طَرَّ النَّبَاتُ یَطُرُّ۔ سبزی نکل آئی۔

اِذَا طَرَّرْتَ مَسْجِدَکَ بِمَدَرٍ فِیْہِ رَوْثٌ فَلَا تُصَلِّ فِیْہِ حَتّٰی تَغْسِلَہُ السَّمَاءُ۔ اگر تو اپنی مسجد کو لید اور مٹی سے لیپے تو وہاں نماز مت پڑھ یہاں تک کہ بارش کا پانی اُس کو دھو ڈالے۔

رَجُلٌ طَرِیْرٌ۔ خوبصورت مرد۔

جَاءُوْا طُرًّا۔ سب کے سب آ گئے۔

مَرَادُ الْمَحْشَرِ الْخَلْقُ طُرًّا۔ ساری خلقت کے جمع ہونے کا مقام۔

لَیْسَ عَلَی الطَّرَّارِ قَطْعٌ۔ جیب کترے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

مِثْلُ عِلْكِ الرُّوْمِ وَالطَّرَّارِ۔ رومی مصطگی، یا گارے کی طرح

غَضَبٌ مُطِرٌّ۔ بے محل غصہ۔

مُطِرَّۃٌ۔ عادت۔

لَہُمْ مُطِرَّۃٌ حَسَنَۃٌ۔ اُن کی عادت اچھی ہے (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)۔

(طَرْزٌ) بدخلقی کے بعد نیک خلق ہو جانا، ہمیشہ عمدہ لباس پہننا۔

تَطْرِیْزٌ۔ نقش ونگار کرنا۔

تَطَرُّزٌ۔ منقش ہونا۔

طِرَازٌ۔ طرز اور شکل کپڑے کا نقش جہاں پر عمدہ کپڑے بنے جائیں۔

طِرَازٌ ہیئت، شکل، وضع، طور طریقہ۔
لَیْسَ هٰذَا مِنْ طِرَازِكِ۔ (ام المؤمنین حضرت صفیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیویوں سے کہا کہ تم میں میرے برابر کون ہے؟ میرا باپ پیغمبر تھا، میرا چچا پیغمبر تھا، میرے خاوند بھی پیغمبر ہیں۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو سکھایا تھا کہ ایسا کہیں حضرت عائشہؓ نے اُن سے یہ سُن کر کہا) یہ تمھاری طبعزاد نہیں ہے (یعنی تم نے یہ تقریر اپنے دِل سے نہیں نکالی بلکہ کسی دوسرے کی سکھلائی ہوئی بات ہے تم میں ایسے جواب کی لیاقت نہ تھی)۔
(طَرْسٌ) محو کرنا، مٹا دینا۔
تَطْرِیْسٌ۔ مٹا کر پھر لکھنا، کالا کرنا۔
تَطَرُّسٌ۔ عمدہ ہی چیز کھانا، یا پینا، پرہیز کرنا۔
طِرْسٌ۔ خط یا کتاب (اُس کی جمع اَطْرَاسٌ اور طُرُوْسٌ ہے)۔
كَانَ النَّخَعِيُّ يَأْتِي عُبَيْدَةَ فِي الْمَسَائِلِ فَيَقُوْلُ عُبَيْدَةُ طَرِّسْهَا يَا إِبْرَاهِيْمُ۔ ابراہیم نخعی (جو بڑے فقیہ تھے اور امام ابو حنیفہؒ کے اُستاذ الاستاذ) عبیدہ سے مسئلوں میں بحث کرتے تو عبیدہ کہتے اے ابراہیم! میں نے جو لکھا ہے اُس کو مٹا ڈالو۔ (اُس کے بدلے وہ لکھو جو تمھاری رائے ہے)۔
(طَرْسَعَةٌ) گھبرا کر جلد دوڑنا، خوب زور سے۔
(طَرَشٌ) بہرا ہونا۔
اَطْرَشُ۔ بہرا۔
طَرْشَاءُ۔ بہری۔
(طَرْطٌ) احمق ہونا۔
طَرِطٌ۔ احمق۔
طَارِطٌ۔ جس کے بال کم ہوں۔
طَرَطُوْسٌ۔ ملک شام کا ایک شہر ہے ساحل پر اس کے مقابل جزیرہ ارواد ہے۔ اس کو حضرت عبادہ بن صامتؓ نے ۳۸ھ میں فتح کیا تھا۔
(طَرْطَبَةٌ) ہونٹوں سے آواز نکالنا، پھونکنا، مضطرب ہونا۔
طُرْطُبٌ۔ ذکر۔
طُرْطُبَّةٌ۔ وہ عورت جس کی چھاتیاں بڑی بڑی لٹکی ہوئی ہوں۔
دَخَلْتُ عَلٰى أُحَيْوِلَ يُطَرْطِبُ شُعَيْرَاتٍ لَهُ (امام حسن بصریؒ جب حجاج ظالم کے پاس سے نکلے تو کہنے لگے کہیں ایک تھے بھینگے کے پاس گیا تھا جو غرور اور غصہ سے (اکڑ فوں) اپنی مونچھوں کے بالوں میں پھونک رہا تھا۔ (حجاج احول یعنے بھینگا تھا اور نہایت بدشکل اور مغرور)۔
ضَمْعَجًا طُرْطُبًّا۔ پست قد بڑی بڑی چھاتیوں والی۔
وَاُمُّهُ الطُّرْطُبَّةُ۔ اُس کی ماں بڑی بڑی لٹکی ہوئی چھاتیوں والی۔
(طَرْفٌ) ہاتھ سے طمانچہ مارنا، پھیر دینا، پلکیں ہلا لینا، یا پلک ہلانا۔
طَرْفَةٌ۔ ایک بار پلک ہلانا۔
مَا بَقِيَتْ مِنْهُمْ عَيْنٌ تَطْرِفُ۔ اُن میں کوئی زندہ نہ بچا، یا جب تک اُن میں کوئی پلک ہلاتا رہے یعنی زندہ رہے۔
طَرَفَتِ الْعَيْنُ۔ آنکھ نے دیکھا، یا جنبش کی۔
تَطْرِيْفٌ۔ ایک کنارے کرنا، رنگنا۔
طُرْفَةٌ۔ نادر، عجیب چیز۔
اِسْتِطْرَافٌ۔ عجیب سمجھنا، نئی بات نکالنا۔
طَارِفٌ۔ نیا مال (اُس کی ضد تَالِدٌ اور تَلِيْدٌ یعنے پُرانا مال)۔
فَمَالَ طَرَفٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ مشرکوں کی ایک ٹکڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکی (آپ پر حملہ کرنا چاہا)۔
كَانَ إِذَا اشْتَكٰى أَحَدُهُمْ لَمْ تَنْزِلِ الْبُرْمَةُ

حَتّٰی یَاْتِیَ عَلٰی اَحَدِ طَرَفَیْہِ۔ جب کوئی بیمار ہوتا تو وہ ہانڈی چولھے سے نہ اتارتیں یہاں تک کہ دونوں کناروں میں سے ایک کنارے پر آجاتا (یعنی اچھا ہوجاتا یا مرجاتا)۔

مَا بِیْ عَجَلَۃٌ اِلَی الْمَوْتِ حَتّٰی اٰخُذَ عَلٰی اَحَدِ طَرَفَیْکَ اِمَّا اَنْ تُسْتَخْلَفَ فَتَقَرَّ عَیْنِیْ وَاِمَّا اَنْ تُقْتَلَ فَاَحْتَسِبَکَ (اسماء بنت ابی بکرؓ نے اپنے فرزند عبداللہ بن زبیرؓ سے کہا) مجھ کو مرنے کی جلدی نہیں جب تک کہ میں تیرے دونوں کناروں میں سے ایک کنارہ دیکھ نہ لوں یعنے یا تو تو خلیفہ بنایا جائے تو میری آنکھ ٹھنڈی ہو یا تو مارا جائے تو میں صبر کروں اور اللہ تعالےٰ سے اس کا ثواب چاہوں (ایسا ہی ہوا آخر عبداللہ بن زبیر حجاج کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ اور اسماء ان کی والدہ ماجدہ نے ان پر صبر کیا)۔

اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ الْخَلِیْلَ جُعِلَ فِیْ سَرَبٍ وَّ هُوَ طِفْلٌ وَّجُعِلَ رِزْقُہٗ فِیْ اَطْرَافِہٖ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک غار میں رکھے گئے جب وہ بچے تھے (شیر خوار) اور اللہ تعالےٰ نے ان کی روزی ان کی انگلیوں کے کناروں میں رکھی (وہ اپنی انگلیاں چوستے ان میں سے بقدرت الٰہی ان کی غذا نکلتی)۔

مَا رَاَیْتُ اَقْطَعَ طَرَفًا مِّنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ۔ عمرو بن عاصؓ سے زیادہ زبان آور میں نے کسی کو نہیں دیکھا (بڑے باتونی تھے بہت بولنے والے)۔

طَرَفَا الْاِنْسَانِ۔ آدمی کی زبان اور اس کا ذکر۔

لَا یُدْرٰی اَیُّ طَرَفَیْہِ اَطْوَلُ۔ معلوم نہیں اس کا کونسا کنارہ لمبا ہے (یعنی زبان لمبی ہے یا ذکر لمبا ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا وَاقَعَ الشَّرَابَ الشَّدِیْدَ فَسُقِیَ فَضَرِیَ فَلَقَدْ رَاَیْتُہٗ فِی النِّطْعِ وَمَا اَدْرِیْ اَیُّ طَرَفَیْہِ اَسْرَعُ۔ ایک شخص نے تیز شراب پائی وہ اس کو پلائی گئی یہاں تک کہ وہ اس کا عادی ہوگیا میں نے اس کو چمڑے کے بستر پر دیکھا معلوم نہیں اس کے دونوں کنارے (منہ اور مقعد) میں سے کونسے کنارے سے جلدی جلدی نکل رہا تھا۔ (یعنی منہ سے قے جاری تھی اور مقعد سے پائخانہ نکل رہا تھا دونوں میں سے کس طرف سے زیادہ مادہ نکل رہا تھا وہ معلوم نہیں ہوسکتا تھا)۔

حُمَادَیَاتُ النِّسَاءِ غَضُّ الْاَطْرَافِ۔ اچھی عورتیں وہ ہیں جو اپنے اعضاء تھامے رکھیں (ہاتھ پاؤں نہ ہلائیں جیسے چلبلی اور شوخ عورتوں کا طریق ہے۔ بعضوں نے کہا غضّ الاطراف سے یہ مراد ہے کہ نگاہ نیچی رکھیں۔ یہ حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا جب کہ انھوں نے بصرے کی طرف جانے کا قصد کیا)۔

اِطْرِفْ بَصَرَکَ۔ اپنی نگاہ پھیر لے (ایک روایت میں اَطْرِقْ بَصَرَکَ ہے قاف سے یعنی نگاہ نیچی رکھ)۔

اِنَّ الدُّنْیَا قَدْ طَرَفَتْ اَعْیُنَکُمْ۔ دنیا نے تمھاری نگاہیں اپنی طرف پھیر لیں (تم اس کی محبت میں گرفتار ہوگئے)۔

کَانَ لَا یَتَطَرَّفُ مِنَ الْبَوْلِ۔ وہ پیشاب سے دور نہیں رہتا تھا (بے احتیاطی سے پیشاب کرتا تھا اسطرح کہ اس کا بدن یا کپڑا آلودہ ہوجاتا اسی وجہ سے قبر کا عذاب ہو رہا ہے)۔

رَاَیْتُ عَلٰی اَبِیْ هُرَیْرَۃَ مِطْرَفَ خَزٍّ۔ میں نے ابوہریرہؓ پر ایک ریشمی حاشیہ دار چادر دیکھی۔

کَانَ عَمْرٌو لِمُعَاوِیَۃَ کَالطِّرَافِ الْمَمْدُوْدِ۔ عمرو بن عاص معاویہ کے لگے ہوئے ڈیرے تھے (طراف چمڑے کا ڈیرہ جس میں گنوار عرب رہا کرتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ عمرو بن عاص معاویہ کے بڑے رازدار اور مشیر اور وزیر باتدبیر اور اعتباری دوست تھے)۔

کَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَصْلَعَ فَطُرِفَ لَہٗ طَرْفَۃٌ۔ محمد بن عبدالرحمٰن کی چندیا پر بال

نہ تھے پھر اُن کے سر پر ایک مار لگی (اصل میں طَرَفَۃ آنکھ پر مارنے کو کہتے ہیں، پھر سر پر مارنے کو کہنے لگے)۔

فَرَسَمَتْ بِالْقَبَاطِیِّ وَالْمَطَارِفِ۔ پھر وہ مصری سفید کپڑوں اور چادروں سے بھر گیا۔

اَلْمُؤْمِنُ عَلَیْهَا کَالطَّرْفِ۔ مومن پل صراط پر سے ایسا گزرے گا جیسے ذات والاعمدہ گھوڑا (دوڑ جاتا ہے) ایک روایت میں کَالطَّرْفِ بہ فتحہ طا یعنے جیسے نگاہ دوڑ جاتی ہے۔

فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ۔ نگاہ سے پیشتر وہ اُگ آئی (کھیتی تیار ہو گئی)۔

مَنْ طَرَفَ طَرْفَةً۔ جو شخص ایک دفعہ پلک جھپکے (ایک بار پلک سے پلک ملائے، آنکھ بند کرے)۔

طَرْفَاءِ الْغَابَةِ۔ غابہ کے جھاؤ میں سے (غابہ ایک مقام کا نام ہے وہاں جھاؤ کے درخت ہوتے ہیں)۔

عِنْدَ اَقْصٰے طَرْفِهٖ۔ تا حدِ نگاہ، جہاں تک اُس کی نگاہ جاتی ہے (وہاں تک اُس کا ایک قدم ہوگا)۔

قَدْ اَرْخٰی طَرَفَیْهَا بَیْنَ کَتِفَیْهِ۔ اُس کے دونوں کنارے اپنے دونوں مونڈھوں کے درمیان لٹکائے۔ (ایک روایت میں طَرَفَهَا ہے بصیغہ مفرد، قاضی نے کہا وہی صحیح ہے)۔

یَرْفَعُ طَرْفَهٗ اِلَی السَّمَاءِ۔ اپنی نگاہ آسمان کی طرف اُٹھاتے تھے۔

یَتَوَضَّئُوْنَ عَلٰی اَطْرَافِهِمْ۔ اپنے ہاتھ پاؤں پر پانی بہاتے تھے (یعنی وضو میں)۔

سَائِلُ الْاَطْرَافِ۔ لمبی اُنگلیوں والے۔

فَابْتَغُوْا لَهَا طَرَائِفَ الْحِکْمَةِ (نفس بھی بدن کی طرح ملول ہو جاتا ہے ایک ہی طرح کی بات سُنتے سُنتے) تو اُس کے لئے علم کی عجیب اور غریب اور نادر باتیں ڈھونڈھو (حکمت کے مختلف شعبے سیکھو، جب ایک شعبہ سے دل بھر جائے تو دوسرے شعبہ میں جی لگاؤ)۔

اِذَا اَدْرَکْتَهٗ وَالْعَیْنُ تَطْرِفُ۔ جب تو شکار کے جانور کو اس طرح پائے کہ اُس کی آنکھ حرکت کر رہی ہو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا طَرَفَتْ عَیْنٌ اَوْ ذَرَفَتْ۔ یا اللہ! حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اپنی رحمت اُتار جب کوئی آنکھ پلک مارے یا آنسو نکالے۔

لَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ۔ ایک پلک جھپکنے کے موافق بھی مجھ کو میرے نفس کے حوالے مت کر (بلکہ ہر وقت اپنی حفاظت اور حمایت میں رکھ)۔

طَرَفَ غُلَامَهٗ طَرْفَةً فَقَطَعَ بَعْضَ لِسَانِهٖ۔ ایک شخص نے اپنے غلام کو ایک تھپڑ مار کر اُس کی زبان کا ایک حصہ کاٹ ڈالا۔

فِیْ مُسْتَطْرَفِ الْاَیَّامِ۔ شروع دنوں میں۔

اَطْرَافُ الْعَذَارٰی۔ ایک قسم کا انگور ہے، جیسے خایۂ غلامان اور ریش بابا، خراسان میں ایک قسم کے انگور ہیں۔

لَا یَمْلِکُ طَرَفَیْهِ۔ اُس کو اپنی زبان اور ذکر پہ اختیار نہیں ہے (زبان سے جو چاہتا ہے بک دیتا ہے اور شہوت کے زور سے مغلوب ہو جاتا ہے)۔

اِمْرَاَةٌ مُطْرُوْفَةٌ۔ مردوں پر نگاہ ڈالنے والی عورت، تاک جھانک کرنے والی۔

(طَرْقٌ) مارنا، ٹھوکنا، ہتھوڑی سے مارنا، گھس جانا، کھٹکھٹانا، بجانا، رات کو آنا۔ (جیسے طُرُوْقٌ ہے)۔

تَطْرِیْقٌ۔ دردِ زہ ہونا اور بچہ نہ نکلنا، انکار کے بعد اقرار کرنا، راستہ بنانا۔

مُطَارَقَةٌ۔ کپڑے پر کپڑا پہننا۔

اِطْرَاقٌ۔ خاموش ہو جانا، زمین کی طرف دیکھنا، نگاہ جھکا لینا۔

اَطۡرِقۡ کَرَا اِنَّ النَّعَامَ فِی الْقُرٰی۔ ارے
کرا سر جھکا، عاجزی کر، تجھ سے بڑا شتر مرغ بستی میں
موجود ہے (یہ ایک مثل ہے جو غرور کرنے والے سے اُس کو
شرمندہ کرنے کے لئے کہی جاتی ہے)۔
اَطۡرِقۡ اِطۡرَاقَ الْحَیَّۃِ۔ سانپ کی طرح جھک جا (یہ
بھی ایک مثل ہے)۔
تَطَرَّقَ۔ راستہ پکڑنا، پہنچ جانا، راہ ڈھونڈھنا۔
طَارِقَۃٌ۔ آفت مصیبت۔
نَھَی الْمُسَافِرَ عَنْ اَنْ یَّاْتِیَ اَھْلَہٗ طُرُوْقًا۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کو اس سے منع فرمایا کہ
اپنے گھر والوں کے پاس رات کو آئے۔ (بلکہ اگر رات کو اپنے
شہر یا بستی میں پہنچے تو بہتر ہے کہ رات کو اور کہیں بسر
کرے دن ہو جانے کے بعد اپنے گھر کو آئے)۔
اِنَّھَا حَارِقَۃٌ طَارِقَۃٌ۔ وہ پُر شہوت رات کو آنے
والی ہے۔
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ طَوَارِقِ اللَّیْلِ اِلَّا طَارِقًا
یَّطۡرُقُ بِخَیۡرٍ۔ میں رات کو آنے والی آفتوں سے تیری
پناہ چاہتا ہوں مگر جو خیریت اور بھلائی کے ساتھ آئے۔
طَرَقَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃَ وَ
عَلِیًّا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو حضرت فاطمہؓ
اور حضرت علیؓ کے پاس تشریف لائے (اور فرمایا کہ تم دونوں
تہجد کی نماز نہیں پڑھتے؟ حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ ہماری
جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں آپ یہ پڑھتے ہوئے لوٹ گئے:
وَکَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا)۔
لَا یَطۡرُقُ اَھْلَہٗ۔ رات کو اپنی بیوی کے پاس نہ
آئے (یعنی سفر سے اب یہ اُس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ
شروع رات میں اپنی بیوی پر داخل ہونا اچھا ہے کیونکہ داخل
ہونے سے یہاں جماع مراد ہے۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث
اُس صورت میں ہے جب کہیں نزدیک سفر میں گیا ہو یا جب
اُس کے سفر سے لوٹنے کی خبر مشہور ہو گئی ہو اُس کی بیوی
بچوں کو معلوم ہو گئی ہو)۔
طَرَقَ صَاحِبُنَا۔ ہمارا یار رات کو آیا۔
طَارِقٌ۔ ستارے کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ رات کو
دکھلائی دیتا ہے۔
نَحْنُ بَنَاتُ طَارِقٍ۔ ہم ستارے کی بیٹیاں ہیں۔
(یعنی ہمارا باپ عالیشان بلند مرتبہ شخص تھا)۔
اَلطِّیَرَۃُ وَالْعِیَافَۃُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ۔
بدشگونی لینا، جانوروں کو اُڑا کر فال کھولنا اور زمین
پر کنکریاں مار کر فال لینا، یا رمل سے کوئی بات معلوم کرنا،
یہ سب جبت ہیں۔ یعنی شیطانی کام ہیں جس کا ذکر اس
آیت میں ہے یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ)۔
فَرَاٰی عَجُوْزًا تَطۡرُقُ شَعْرًا۔ ایک بڑھیا کو
دیکھا وہ بال کوٹ رہی تھی (اُن کو دھنکنے کے لئے جیسے
روئی دھنکتے ہیں)۔
فِیۡھَا حِقَّۃٌ طَرُوْقَۃُ الْفَحْلِ۔ تین برس کی اونٹنی
اُس میں ہے جو چوتھے برس میں لگی ہو یعنی نر اُس پر چڑھنے
کے قابل ہو۔
کَانَ یُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَیْرِ طَرُوْقَۃٍ۔ صبح کو
نہانے کی احتیاج ہوتی تھی حالانکہ کوئی عورت نہ تھی (ہر
ایک عورت اپنے خاوند کی طروقہ ہے اور ہر اونٹنی نر اونٹ
کی طروقہ ہے)۔
وَمِنْ حَقِّھَا اِطْرَاقُ فَحْلِھَا۔ اونٹوں کا حق یہ
ہے کہ نر کو مادہ پر چڑھانے کے لئے مانگے پر دے۔ (اُس
کی اُجرت نہ لے)۔
وَجَدْتُھَا حَارِقَۃً طَارِقَۃً فَائِقَۃً۔ میں نے
اُس کو تنگ فرج رات کو آنے والی اچھی عورت پایا۔
تَھۡشِشۡنِیۡ ھَشَّ الرَّقۡشَاءِ الْمُطۡرِقِ۔ تم مجھ کو
اِس طرح نوچ لو گی جیسے دھاریوں اور چتکیوں والا سانپ

سر جھکائے ہوئے ڈس لیتا ہے (کاٹ لیتا ہے یہ حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا)۔

نُطْرِقُ الْفَحْلَ۔ ہم نر جانور کو مفت دیتے ہیں (مادہ کو گابھن کرنے کے لئے)۔

مَنْ اَطْرَقَ مُسْلِمًا۔ جو شخص کسی مسلمان کو نر جانور مانگے پر دے۔

مَا اُعْطِیَ رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنَ الطَّرْقِ یُطْرِقُ الرَّجُلُ الْفَحْلَ فَیُلْقِحُ مِائَةً فَیَذْهَبُ حِیْرِیْ دَهْرٍ۔ نر کو مادہ پر کُدانے سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔ ایک آدمی اپنا نر اونٹ مانگے پر دیتا ہے وہ سو اونٹنیاں گابھن کر دیتا ہے اُس کا ثواب ابدالآباد تک چلتا رہتا ہے (جب تک اُن کی نسل قائم رہتی ہے)۔

وَالْبَیْضَةُ مَنْسُوْبَةٌ اِلٰی طَرْقِھَا۔ انڈا اُسی کے طرف نسبت دیا جاتا ہے جس کا وہ نطفہ ہو۔ (یعنی نر کی طرف اُس کی نسبت ہوتی ہے نہ کہ مادہ کی طرف)۔

کَاَنَّ وُجُوْھَھُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔ اُن کے منہ کیا ہیں گویا تہ برتہ چڑھائی ہوئی ڈھالیں ہیں۔ (ایک روایت میں مُطْرَّقَۃ ہے معنے وہی ہیں مراد ترک لوگ ہیں)۔

لَوْ قَالَ هٰذَا فِی الْکُوْفَةِ لَاَصَابَهُ النِّعَالُ الْمُطْرَقَةُ۔ اگر یحییٰ بن سعید قطان یہ بات کوفہ میں کہتے (یعنی امام جعفر صادقؒ میں کلام کرتے) تو اُن کو تہ برتہ سیئے ہوئے جوتے پڑتے۔ (خوب مار کھاتے۔ یحییٰ بن سعید قطان گو حدیث کے بڑے نقاد اور امام تھے مگر ہر آدمی سے خطا ہو ہی جاتی ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ امام جعفر صادق کی طرف سے میرے دل میں کچھ شبہ ہے۔ یعنی میں اُن کی روایت پر اطمینان نہیں کرتا۔ اور مجالد بن سعید (جو بالاتفاق ایک ضعیف اور مجروح راوی ہے) ان سے میرے نزدیک اچھا ہے)۔

اَطْرَقْتُ التُّرْسَ۔ میں نے ڈھال کو تہ برتہ کیا (ایک کے اوپر ایک کئی چمڑے اُس پر لگائے)۔

طَارَقَ النَّعْلَ۔ جوتی پر کئی تلے لگائے (ایک پر ایک مضبوط کرنے کے لئے)۔

فَلَبِسْتُ خُفَّیْنِ طَارَقَیْنِ۔ میں نے دو موزے ایک پر ایک پہن لئے۔

طَارَقَ بِهٖ رِدَاءَهٗ۔ اُس کی چادر کو ایک کپڑا اور لگا کر دُہرا کر دیا۔

اَطْرِقْ بَصَرَكَ۔ (اگر ناگہانی تیری نظر غیر عورت پر پڑ جائے) تو اپنی نگاہ نیچی کرلے (پھر دوبارہ نظر نہ ڈال)۔

فَاَطْرَقَ سَاعَةً۔ ایک گھڑی خاموش رہے۔

فَاَطْرَقَ رَاْسَهٗ۔ پھر اپنا سر جھکا لیا۔

حَتّٰی انْتَهَکُوا الْحَرِیْمَ ثُمَّ اَطْرَقُوْا وَرَاءَکُمْ یہاں تک کہ عورتوں کی بیحرمتی کی پھر تمہاری آڑ میں جاکر چھپ گئے۔

اَلْوُضُوْءُ بِالطَّرْقِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ التَّیَمُّمِ۔ اگر کسی پانی میں اونٹ نے گھس کر پیشاب کر دیا ہو اور مینگنیاں کر دی ہوں تو بھی اُس سے وضو کر لینا مجھ کو تیمم سے زیادہ پسند ہے (کیونکہ حلال جانوروں کا پیشاب اور گوہ پاک ہے)۔

وَلَیْسَ لِلشَّارِبِ اِلَّا الرَّنْقُ وَالطَّرْقُ۔ پینے والے کے لئے کچھ نہیں ہے صرف گدلا پانی ہے اور وہ پانی جس میں جانوروں نے ہگا اور موتا ہے۔

لَا اَرٰی اَحَدًا بِهٖ طِرْقٌ یَتَخَلَّفُ۔ میں نہیں سمجھتا ہوں جس میں کچھ قوت ہو یا چربی ہو وہ پیچھے رہ جائے گا۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَعَدَ لِابْنِ اٰدَمَ بِاَطْرُقِهٖ۔ شیطان آدمی کے راستوں میں بیٹھ جاتا ہے۔ (جدھر سے

وہ نکلتا ہے اُس کو گمراہ کرتا ہے۔ بعضوں نے کہا استوں سے مراد ذکر اور زبان ہے اور کان، ناک، آنکھ، منہ اور دُبر ہے۔ یعنی ان اعضاء سے خلاف شرع کام کرتا ہے۔ ذکر سے زنا اور لواطت، زبان سے غیبت، جھوٹ، بہتان، افترا، گالی گلوچ، شرک و بدعت کی باتیں، کان سے بُری باتوں کا سُننا، مزامیر باجوں کا سُننا، راگ سُننا وغیرہ وغیرہ)۔

سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ۔ اللہ تعالیٰ اُس کے لئے بہشت کا راستہ آسان کر دے گا۔

ثُمَّ يُطْرَقُ بِمِطْرَقَةٍ مِّنْ حَدِيْدٍ۔ پھر لوہے کی ایک ہتھوڑی سے اُس کو مار لگائیں گے۔

اِذَا دَنَا جِبْرِيْلُ اَطْرَقَ۔ جب جبرئیلؑ نزدیک آئے تو اُنھوں نے نگاہ نیچی کر لی۔

يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلٰثِ طَرَائِقَ۔ لوگوں کا حشر تین طرح سے ہوگا (یعنے تین فرقے ہوں گے کچھ سوار کچھ پیدل، کچھ مُنہ کے بل چلتے ہوتے)۔

عَلٰى طَرَائِقَ۔ کئی طریقوں پر۔

كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيْقِ۔ ہم مکہ کے راستے میں ایک پانی پر اُترے تھے۔

كُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيْقٌ۔ مکہ کی سب گلیاں راستے ہیں (لوگ اُن میں سے چل سکتے ہیں)۔

كَثْرَةُ الطَّرُوْقَةِ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِيَاءِ۔ بہت سی بیویاں یا لونڈیاں رکھنا پیغمبروں کی خصلت ہے (یعنی پیغمبر متعدد بیویاں رکھتے آئے ہیں)۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا طُرِقَتْ۔ یا اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمت اُتار جب تک کوئی چیز کوٹی جائے۔

اِسْتَعَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ سَبْعِيْنَ دِرْعًا بِاَطْرَاقِهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان ابن امیہ سے ستر زرہیں اُن کے خود سمیت مستعار لیں۔

طَارِقُ بْنُ شِهَابٍ۔ ایک صحابی کا نام ہے۔ اُن کی کنیت ابو عبد اللہ بجلی ہے۔ (متوفی ۸۳ھ)۔

اَلطِّرِمَّاحُ بْنُ حَكِيْمِ الطَّائِيُّ۔ بنی طی کے اس وفد میں شریک تھے جو ایمان لانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تھا۔ ملک شام میں پیدا ہوئے۔ شاعر تھے۔ کوفہ اور ایران کا رُخ کیا۔ (متوفی ۱۲۵ھ)۔

(طُرُوْقٌ) دور سے آنا۔

طَرَاوَةٌ۔ تازہ، ہرا بھرا ہونا۔

طَرِيٌّ۔ تازہ۔

اِطْرَاءٌ۔ تعریف میں مبالغہ کرنا۔

لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ۔ میری تعریف حد سے زیادہ نہ کرو جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسیٰؑ کی تعریف حد سے زیادہ کر دی (اُن کو بشریت سے چڑھا کر خدا بنا دیا)۔

كَانَ يَسْتَجْمِرُ بِالْاَلُوَّةِ غَيْرَ الْمُطَرَّاةِ۔ عبد اللہ ابن عمرؓ خالص عود کا بھپارا (دھواں) لیتے نہ کہ اُس عود کا جس میں عنبر اور مشک اور کافور ملا ہوتا۔

عَسَلٌ مُطَرًّى۔ وہ شہد جو خوشبو سے معطر کیا گیا ہو۔

اَكَلَ قَدِيْدًا عَلٰى طِرْيَانٍ۔ آپ نے سُکھایا ہوا گوشت ایک خوان پر کھایا۔

طُرَّاحٌ۔ ریشمی کپڑا۔

طَارُوْنِيٌّ۔ ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔

كَانَ اَبُوْ جَعْفَرٍ يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ وَغَيْرَهَا فِيْ جُبَّةِ خَزٍّ طَارُوْنِيٍّ۔ امام محمد باقرؒ فرض نماز اور دوسری نماز ریشمی طارونی جبّہ پہن کر پڑھتے۔

بِئْسَ الْعَبْدُ يَكُوْنُ ذَا وَجْهَيْنِ وَذَا لِسَانَيْنِ يُطْرِيْ اَخَاهُ شَاهِدًا وَّيَاْكُلُهٗ غَائِبًا۔ وہ بندہ

برا ہے جو دو رخا ہو (دو غلہ) دو زبانیں رکھتا ہو سامنے تو اپنے بھائی کی حد سے زیادہ تعریف کرے اور پیٹھ پیچھے اس کا گوشت کھائے (غیبت کرے)۔
فَاَحْسَنَ الثَّنَاءَ وَزَکّٰی وَاَطْرٰی۔ تعریف اچھی کی اور سراہا اور حد سے زیادہ بڑھایا۔

باب الطاء مع الزّای

(طَازَجٌ) تازہ۔
تَاْتِیْنَا بِھٰذِہِ الْاَحَادِیْثِ قَسِیَّۃً وَ تَاْخُذُھَا مِنَّا طَازَجَۃً (امام شعبیؒ نے ابوالزناد سے کہا) تم تو ہمارے پاس خراب حدیثیں (جن کے راوی ضعیف اور مجروح ہوں یا ان میں کوئی علت ہو) لے کر آتے ہو اور ہم سے تازی اور عمدہ حدیثیں لے کر جاتے ہو۔
طَازَجٌ معرب ہے تازہ کا جو فارسی لفظ ہے۔
(طَزْرٌ) لات مار کر ہٹانا۔
(طَزْعٌ) جماع کرنا، بیٹھ رہنا، لڑائی نہ کرنا۔

باب الطاء مع السّین

(طَسْءٌ) تخمہ ہونا، بدہضمی ہونا، دل پر چربی چھاجانا، شرم کرنا۔
اِطْسَاءٌ۔ تخمہ کرنا۔
طَاسِئٌ۔ جس کو تخمہ ہوگیا ہو، یا اس کے دل پر چربی چھاگئی ہو (طَاسِئَۃٌ اس کا مؤنث ہے)۔
اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَالَ مَاحَسَدْتُ ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا عَلَی الطَّسْاَۃِ وَالْحَقْوَۃِ۔ شیطان نے کہا کہ مجھ کو آدمی پر حسد اسی وجہ سے آتا ہے کہ اس کو تخمہ (ہیضہ) ہوتا ہے اور پیٹ کا درد کیوں کہ ان دونوں عارضوں سے جو کوئی مرے اس کو شہادت کا ثواب حاصل ہوتا ہے)

(طَسٌّ) یا طَسْتٌ۔ طشت۔
فَاُتِیَ بِطَسٍّ مُلِیءَ اِیْمَانًا۔ پھر ایک طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ (طَسٌّ کی جمع طِسَاسٌ آئی ہے اور طَسْتٌ کی طُسُوْتٌ ہے)۔
وَاخْتَلَفَ اِلَیْہِ مِیْکَائِیْلُ بِثَلٰثِ طِسَاسٍ مِّنْ زَمْزَمَ۔ پھر میکائیلؑ پیچھے سے تین طشت زمزم کے پانی سے بھرے ہوئے لائے۔
طَسٌّ۔ کے معنے جھگڑنا، خاموش کرنا، چلدینا بھی آئے ہیں جیسے تَسْطِیْسٌ کے ہیں۔
(طَسْعٌ) جماع کرنا، چلدینا۔
طَسِعٌ۔ بےغیرت۔
طَیْسَعٌ۔ حریص، کشادہ مقام۔
مِطْسَعٌ۔ ہوشیار، حاذق، ماہر۔
(طَسْقٌ) جزیہ، خراج، وظیفہ، ٹیکس۔
اِرْفَعِ الْجِزْیَۃَ عَنْ رُءُوْسِھِمَا وَخُذِ الطَّسْقَ مِنْ اَرْضَیْھِمَا۔ (دو ذمی کافر مسلمان ہوگئے تھے تو حضرت عمرؓ نے عثمان بن حنیفؓ کو لکھا) ایسا کرو کہ ان کی ذات پر جو جزیہ لیا جاتا تھا وہ تو معاف کر دو (اسلام لانے کی وجہ سے) لیکن ان کی زمینوں سے برابر خراج لیتے رہو۔
(طَسْلٌ) روشن ہونا، مضطرب ہونا، جو پانی زمین پر جاری ہو۔
مَاءٌ طَیْسَلٌ۔ بہت پانی۔ طَیْسَلٌ غبار کو بھی کہتے ہیں۔
(طَسْمٌ) مٹادینا، (جیسے طَمْسٌ ہے)۔
طَسَمٌ۔ تخمہ ہونا، بدہضمی یا ہیضہ ہونا۔
اِطْسَامٌ۔ تخمہ کرنا۔
اِنْطِسَامٌ۔ تخمہ، ہیضہ ہونا۔
طُسَامُ الْغُبَارِ یا طَسَامٌ۔ بہت گرد اور غبار۔

وَسُكَّانُهَا طَسْمٌ وَجَدِيْسٌ۔ اُس زمانہ میں مکہ میں طسم اور جدیس نامی دو قومیں آباد تھیں۔ (بعضوں نے کہا طسم عاد قوم کی ایک شاخ تھی۔ بعض نے کہا کہ یہ عمالقہ بنی ارم کے دو قبیلے تھے جو بحرین اور یمامہ میں رہتے تھے۔ طسم کے بادشاہ نے جدیس کی عورتوں کو ذلیل اور بے عزت کیا، لہٰذا وہ بادشاہ سے لڑے اور سوائے ایک فرد کے اس کا تمام قبیلہ ہلاک کر دیا۔ اُس آدمی نے قحطان سے فریاد کی لہٰذا انھوں نے قبیلۂ جدیس سے جنگ کی اور اُن کو ختم کر دیا، یہ واقعہ تقریباً ۲۵۰ء کا ہے)۔

طٰسٓمٓ۔ قرآن کی دو سورتوں کے شروع میں ہے اس کو طا سین میم الگ الگ پڑھنا چاہیے۔ (طواسیم اُس کی جمع ہے)۔

باب الطاء مع الشین

(طَشٌّ) ہلکا مینہ برسنا، بوندا باندی، پھوار، آواز کرنا۔

طُشَّ الرَّجُلُ۔ اُس کو زکام ہو گیا۔

اَلْحَزَاءَةُ يَشْتَرِيْهَا اَكَايِسُ النِّسَاءِ لِلطُّشَّةِ حزاءۃ (جو ایک بوٹی ہے کرفس کی طرح) اُس کو چیتری (ہوشیار) عورتیں نزلہ دفع کرنے کے لئے پیتی ہیں۔

طَشُّ يَوْمِ بَدْرٍ۔ شعبی اور سعید نے اس آیت يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً کی تفسیر میں کہا مراد وہ ہلکا مینہ ہے جو بدر کے دن برسا تھا (جس سے ریت اور گرد و غبار جم گیا تھا اور مسلمانوں کی بڑی تکلیف رفع ہو گئی تھی)۔

اِنَّهٗ كَانَ يَمْشِيْ فِيْ طَشٍّ وَّمَطَرٍ۔ وہ بوندا باندی اور مینہ میں چلتے۔

طَشِيْشٌ۔ ہلکا مینہ، پھوار، بوندا باندی۔

باب الطاء مع العین

(طَعْبٌ) لذت، اور خوشی۔

(طَعْزٌ) دھکیلنا، جماع کرنا۔

(طَعْسٌ) جماع کرنا۔

(طَعْلٌ) طعنہ کرنا بمعنے طَعْنٌ۔

(طَعْمٌ) کھانا چکھنا، بل جانا۔

طُعْمٌ۔ چکھنا، قادر ہونا۔

تَطْعِيْمٌ۔ پیوند لگانا۔

اِطْعَامٌ۔ کھلانا، درخت کا پھل پک جانا، مزے دار ہونا۔

تَطَعُّمٌ۔ چکھنا۔

مُطَاعَمَةٌ۔ نر کا اپنا منہ مادہ کے منہ میں ڈالنا، مادہ کی چونچ میں چونچ ڈالنا، مزہ معلوم کر لینا۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُطْعِمَ۔ آپ نے میوے کی فروخت سے منع فرمایا ہے اُس وقت تک کہ وہ پختہ ہو جائے یعنے کھانے کے قابل ہو جائے۔ اَطْعَمَتِ الشَّجَرَةُ درخت میں پھل آ گئے۔ اَطْعَمَتِ الثَّمَرَةُ۔ میوہ کھانے کے قابل ہو گیا (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)۔ ایک روایت میں حَتّٰى تُطْعَمَ ہے بصیغۂ مجہول، یعنے یہاں تک کہ وہ کھایا جائے۔ نووی نے کہا حَتّٰى تُطْعِمَ کے معنے یہ ہیں کہ اُس کی پختگی کا یقین ہو جائے یعنی صلاحیت کے آثار پیدا ہو جائیں۔

اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ اَطْعَمَ (دجال نے تمیم داری سے پوچھا) مجھ کو بتلاؤ بیسان کا کھجور کا درخت میوہ دیتا ہے (بیسان ایک گاؤں کا نام ہے ملک شام میں آج کل یہ فلسطین میں جنوبی طبریہ میں ہے وادی عزدلیون اور غور کے درمیان)۔

کَرُجْرَجَةِ الْمَاءِ لَا تَطْعَمُ جیسے تلچھٹ یعنی نیچے کا بچا ہوا پانی جو کچھ مزہ نہیں دیتا۔ (ایک روایت میں لَا تَطَّعِمُ ہے، معنے وہی ہیں)۔

طَعْمٌ۔ مزہ جیسے شیرینی، ترشی، تلخی، وغیرہ۔

طُعْمٌ۔ کھانا۔

اِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ وَّ شِفَاءُ سُقْمٍ۔ زمزم کا پانی کھانا بھی ہے جو پیٹ بھر دیتا ہے اور بیماری کی دوا بھی ہے۔

اِذَا وَرَدْنَ الْحَكَرَ الصَّغِيْرَ فَلَا تَطْعَمْهُ۔ جب کتے ایک چھوٹے پیالے (چقر) سے پانی پئیں (جس میں کم پانی ہو) تو اُس کا پانی نہ پی (کیونکہ احتمال ہے کہ اُن کے مُنہ کی سمیّت اُس پانی میں اثر کر گئی ہو یا اس وجہ سے کہ وہ پانی نجس ہو گیا جیسے اکثر علماء کا قول ہے کہ کتے کا جھوٹا نجس ہے)۔

مَا قَتَلْنَا اَحَدًا بِهٖ طَعْمٌ مَا قَتَلْنَا اِلَّا عَجَائِزَ صُلْعًا۔ ہم نے بدر کے دن ایسے لوگوں میں سے کسی کو نہیں مارا جس سے فائدے کی توقع ہو یا جو قدر و منزلت رکھتا ہو، بلکہ اُن بوڑھوں کو مارا جن کی چندیا پر بال نہیں رہے تھے (یعنے بے کار اور بے منفعت لوگوں کو قتل کر ڈالا)۔

طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ۔ ایک آدمی کا (پیٹ بھر) کھانا دُو آدمیوں کو کفایت کرتا ہے۔

طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ۔ (اسی طرح) دُو آدمیوں کا (پیٹ بھر) کھانا چاؔر آدمیوں کو کفایت کرتا ہے۔

لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُنْزِلَ عَلٰى اَهْلِ كُلِّ بَيْتٍ مِّثْلَ عَدَدِهِمْ (حضرت عمرؓ نے کہا جس سال قحط تھا) میں نے یہ قصد کیا کہ ہر گھر والوں کا جتنا شمار ہے (جتنے افراد خاندان ہیں) اتنے ہی قحط زدہ آدمی اُن کے پاس ٹھہرادوں (کیونکہ ایک آدمی کا کھانا دُوؔ کو کفایت کرتا ہے تو ہر گھر والے اپنے کھانے میں اتنے آدمی اور شریک کر سکتے ہیں جتنے وہ ہیں)۔

اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَطْعَمَ نَبِيًّا طُعْمَةً ثُمَّ قَبَضَهٗ جَعَلَهَا لِلَّذِيْ يَقُوْمُ بَعْدَهٗ۔ اللہ تعالےٰ جب کسی پیغمبر کو کوئی قوتِ بسری دیتا ہے (مثلاً وہ مال جو کافروں سے ہاتھ آیا باغ زمین وغیرہ) پھر اُس پیغمبر کو اُٹھا لیتا ہے تو اُس کے بعد وہ مال اُس کو دیتا ہے جو اُس کا قائم مقام ہو (یعنے خلیفہ ہو، مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں کا ترکہ اُن کے وارثوں میں تقسیم نہیں ہوتا)۔

اِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَ طُعْمَةٌ۔ دادا کو جو دوسرا چھٹا حصہ ملتا ہے وہ کھانا ہے (یعنے اُس کے حق سے زائد ہے اُس کا حق تو فقط چھٹا حصّہ ہے، یہ اُس صورت میں فرمایا جب ایک شخص مر گیا تھا اُس کا دادا تھا اور دُوؔ بیٹیاں تو دونوں بیٹیوں کو دُوؔ تہائی مال ملا اور دادا کو ایک چھٹا حصّہ بطور فرض کے اور ایک چھٹا حصہ بطور عصبہ ہونے کے)۔

اِنَّهَا اَوَّلُ جَدَّةٍ اَطْعَمَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وہ پہلی دادی تھی جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ دلایا (یعنے باپ کے ہوتے ساتھ دادی کو چھٹا حصہ دلایا۔ اکثر علماء کا عمل اس حدیث پر نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ باپ کے ہوتے ہوتے دادی محروم ہو گی۔ عبداللہ بن مسعودؓ کا یہی قول ہے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطریق تبرع اور حُسن سلوک یہ دادی کو دلایا نہ کہ میراث کے طور پر)۔

وَقِتَالٌ عَلٰى كَسْبِ هٰذِهِ الطُّعْمَةِ۔ اور ایک لڑائی اِس لئے ہوتی ہے کہ وجہ معیشت حاصل کی جائے (یعنے مالِ غنیمت اور خراج کے لئے۔ طُعمہ بضمہ طاء و بکسرہ طاء دونوں طرح منقول ہے۔ بضمہ طاء کے معنے تو بیان

ہو گئے۔ اور بکسرہ طا۔ بمعنے حالت اکل یعنے کھانے کی شکل اور وضع اور ہیأت)۔

فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ۔ پھر میرے کھانے کی اُس کے بعد یہی صورت رہی (یعنے اسی طرح کھاتا رہا یعنے داہنے ہاتھ سے)۔

مَنِ ابْتَاعَ مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ۔ جو شخص ایسا جانور خریدے جس کے تھن میں دُودھ جمع کیا گیا ہو (خریدار کو دھوکہ دینے کے لئے) تو خریدار کو ان دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے اگر چاہے تو اُس جانور کو رہنے دے (واپس نہ کرے) اور اگر چاہے تو اُس کو واپس کر دے اور ایک صاع کسی کھانے کا (دودھ کے بدلے) دیدے لیکن گیہوں کا صاع نہ دے (بلکہ گیہوں کے سوا کھجور یا جَو یا جوار کا ایک صاع دیدینا کافی ہے۔ اکثر علماء کے نزدیک طعام سے اس حدیث میں کھجور ہی مراد ہے کیونکہ عرب کا کھانا یہی ہے۔ اور دوسری روایت میں صراحتاً یہ ہے صَاعًا مِنْ تَمْرٍ۔ اور بعضوں نے کہا جس اناج کا صدقہ فطر میں دینا درست ہے وہ اس دودھ کے بدلے دیا جا سکتا ہے)۔

كُنَّا نُخْرِجُ زَكَوٰةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ۔ ہم صدقہ فطر میں ایک صاع گیہوں کا (یا کھجور کا) یا ایک صاع جَو کا نکالا کرتے (اکثر علماء نے کہا ہے کہ طعام سے مراد اس حدیث میں کھجور ہے نہ کہ گیہوں کیونکہ گیہوں عرب میں قلیل اور بہت گران تھا حاصل یہ ہے کہ صدقہ فطر میں جو اناج نکالے وہ ایک صاع نکالے جو اڑھائی سیر کے قریب ہوتا ہے)۔

إِذَا اسْتَطْعَمَكُمُ الْإِمَامُ فَأَطْعِمُوهُ۔ جب امام نماز میں تم سے لقمہ چاہے (یعنے بھول جائے) تو اُس کو لقمہ دو (یعنے بتلادو)۔ (خواہ فرض نماز ہو خواہ نفل خواہ وہ کتنا ہی قرآن پڑھ چکا ہو یہ حکم عام ہے کسی حال میں لقمہ دینے سے نماز میں خلل نہیں آتا)۔

فَاسْتَطْعَمْتُهُ الْحَدِيثَ۔ میں نے اُن سے باتیں کرنے کی درخواست کی (یعنے اپنے کلام کا مزہ چکھانے کی)۔

لَا بَأْسَ مَا لَمْ يُغَيَّرْهُ طَعْمُهُ۔ اُس پانی میں کوئی قباحت نہیں جس کا مزہ نجاست کی وجہ سے (یا رنگ و بو) بدل نہ جائے (خواہ قلیل ہو یا کثیر جب تک اُس کا کوئی وصف نہ بدلے وہ پاک ہے اُس سے وضو اور طہارت درست ہے)۔

تَخْزُنُ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَتَهُمْ۔ اُن کے جانوروں کے تھن اُن کے کھانے کے خزانے ہیں۔

لَا بَأْسَ أَنْ يَتَطَعَّمَ الْقِدْرَ أَوِ الشَّيْءَ۔ (روزہ دار اگر روزے میں) ہانڈی کا مزہ چکھے (زبان پر رکھ کر تھوک دے پیٹ میں نہ اُتارے) یا اور کسی چیز کو چکھے تو کچھ قباحت نہیں ہے (کیونکہ صرف منہ میں کسی چیز کے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا جب تک پیٹ میں نہ اُترے آخر روزے میں کلی کرتے ہیں تو پانی کا مزہ زبان پر آتا ہی اُس سے روزہ تھوڑی ٹوٹتا ہے)۔

إِنِّي أَبِيتُ عِنْدَ رَبِّي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي۔ میں تو رات اپنے مالک کے پاس گزارتا ہوں وہ مجھ کو کھلا اور پلا دیتا ہے (تم میری طرح نہیں ہو اس لئے وصال کا روزہ مت رکھو)۔

لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَإِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ۔ اپنے بیماروں کو زبردستی کچھ مت کھلاؤ (اُن پر جبر کر کے) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو کھلاتا پلاتا ہے (اُن کو بغیر کھانے کے ایسی قوت دیتا ہے جو دوسروں کو کھانے سے ہوتی ہے)۔

لَا يَمُرُّوْنَ بِرَوْثَةٍ اِلَّا وَجَدُوْا عَلَيْهَا طَعْمًا۔ وہ جس مینگنی پر گزرتے ہیں اُس پر کھانا پاتے ہیں (یعنے جنوں کے جانوروں کی وہ غذا ہے)۔

فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ۔ اپنے غلام لونڈی کو بھی وہ کھلائے جو خود کھاتا ہے (اور وہ پہنائے جو خود پہنتا ہے یعنی اپنے برابر رکھے)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ۔ شکر اُس خدا کا جس نے خوب کھانا کھلایا۔

وَسَقٰی مِنَ الشَّرَابِ۔ اور خوب پانی (یا شربت) پلایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا۔ شکر اُس خدا کا جس نے ہم کو کھلایا (اور پلایا اور ہم کو مسلمان بنایا)۔

اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا۔ کھلایا، پلایا، رچتا پچتا کیا۔ پھر اُس کے نکلنے کا ایک راستہ رکھا (یا تخانہ پیشاب کی راہ سے)۔

اَطْعِمْ اَهْلَكَ۔ اچھا تو اپنے گھروالوں ہی کو کھلا دیے آپ نے اُس شخص سے فرمایا جس نے رمضان کا روزہ قصداً توڑ ڈالا تھا اُس پر کفارہ واجب ہوا تھا لیکن بے مقدور اور نادار تھا جب آپ نے اُس کو کھجور کا ایک ٹوکرا دیا اور فرمایا یہ لے جا اور مسکینوں کو کھلا تو وہ کہنے لگا قسم خدا کی مدینہ کے دونوں کناروں میں میرے گھروالوں سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے۔ اُس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی۔ بعضوں نے کہا یہ حکم خاص اُس شخص کے لئے تھا، بعضوں نے کہا منسوخ ہے)۔

خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ۔ (خدا نے یہ بھی حرام کیا ہے کہ تو اپنی اولاد کو ہلاک کر دے) اس ڈر سے کہ وہ بھی تیرے ساتھ کھائے گا۔

فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَطْعَمُ۔ جو آپ کھاتا ہے اُسی میں سے اُس کو بھی کھلائے (یعنی لونڈی غلام کو۔ اکثر علماء نے کہا ہے کہ یہ حکم استحباباً ہے اور مالک کو یہ درست ہے کہ غلام لونڈیوں سے اچھا کھانا کھائے اور اچھا پہنے)۔

اِنِّیْ لَا اَمْتَنِعُ مِنْ طَعَامٍ طَعِمَ مِنْهُ السِّنَّوْرُ۔ میں اُس کھانے کو نہیں چھوڑتا جس میں سے بلی نے کھایا ہو (کیونکہ بلی کا جھوٹا پاک ہے)۔

لَا تَدْخُلُوا الْحَمَّامَ حَتّٰی تَطْعَمُوْا شَيْئًا۔ حمام میں جانے سے پہلے کچھ کھالو۔

لَا مِيْرَاثَ لِلْجَدَّاتِ اِنَّمَا هِیَ طُعْمَةٌ۔ دادیوں اور نانیوں کے لئے ترکہ میں سے کوئی حصہ مقرر نہیں ہے۔ اُن کو جو دیا جاتا ہے وہ سلوک کے طور پر ہے۔

(طَعْنٌ) مارنا، کونچنا، عیب لگانا، چلدینا، بوڑھا ہونا، رات بھر چلنا۔

طُعِنَ الرَّجُلُ۔ اُس کو طاعون ہوگیا۔

تَطَاعُنٌ اور طِعَانٌ نیزہ بازی کرنا۔

طَاعُوْنٌ۔ ایک وبائی بیماری ہے، پلیگ، جس میں ران، یا بغل، یا گردن میں ایک پھوڑا نکلتا ہے اُس میں سخت سوزش ہوتی ہے اکثر آدمی اس بیماری میں دوسرے یا تیسرے روز مر جاتا ہے طاعون وبائی بیماری سے مرنے کو اور ہر وبائی بیماری کو بھی کہتے ہیں۔

فَنَاءُ اُمَّتِیْ بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُوْنِ۔ میری امت کی تباہی نیزہ بازی (یعنی آپس کی جنگ) اور طاعون سے ہوگی (مطلب یہ ہے کہ اکثر میری امت کے لوگ جنگ یا طاعون سے ہلاک ہوں گے)۔

نَزَلْتُ عَلٰی اَبِیْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ طَعِيْنٌ۔ میں ابوہاشم بن عتبہ کے پاس اُترا اور اُن کو طاعون ہوگیا تھا۔

طَعِيْنٌ اور مَطْعُوْنٌ۔ جس کو طاعون ہوگیا ہو، طاعون زدہ، مبتلائے پلیگ۔

اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ۔ جو شخص طاعون

یا پیٹ کی بیماری سے مرے (جیسے تخمہ، ہیضہ، استسقا ہی) اُس کو شہادت کا ثواب ملیگا (ابن ماجہ کی ایک روایت میں یوں ہے مَنْ مَاتَ مَرِيضًا مَاتَ شَهِيدًا۔ یعنے جو کوئی بیمار ہو کر مرے تو وہ شہید ہوگا۔ یہ ہر ایک بیماری کو شامل ہے)۔

فَطُعِنَ عَامِرٌ۔ عامر بن طفیل کو طاعون ہو گیا۔

اَللّٰهُمَّ طَعْنًا وَّطَاعُوْنًا۔ یا اللہ خدا کی راہ میں برچھے سے مارا جانا اور طاعون سے مرنا (بعضوں نے کہا طَعْن بھی ایک بیماری ہے، یا جنّات کی نظر کو کہتے ہیں)۔

لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ طَعَّانًا۔ مومن طعنہ باز نہیں ہوتا (یعنے لوگوں کا عیب بیان کرنے والا غیبت اور طعن تشنیع کرنے والا)۔

اَلطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ۔ لوگوں کے نسب (خاندان) پر طعنہ کرنا (کہ فلاں شخص کم ذات ہے اُس کا باپ یا دادا ایسا تھا)۔

لَا تُحَدِّثْنَا عَنْ مُتَهَارِتٍ وَّلَا طَعَّانٍ۔ ہم کو اُس کی حدیث مت سُنا جو یاوہ گو (بکّی) یا طعنہ مارنے والا (عیب جُو) ہو۔

فَاِنْ طَعَنَتْ فِی الْخِدْرِ لَمْ يُزَوِّجْهَا۔ (جب کوئی اُن کی کسی بیٹی کا پیغام دیتا تو وہ پردے کے پاس آتے اور کہتے کہ فلاں شخص فلاں عورت کا ذکر کرتا تھا) پھر اگر وہ پردے پر اُنگلی یا ہاتھ سے کونچا مارتی تو اُس کا نکاح اُس سے نہ کرتے (کیونکہ یہ ناراضی کی علامت تھی بعضوں نے طَعَنَتْ فِی الْخِدْرِ کے یہ معنے کئے ہیں کہ پردے کے اندر چلی جاتی)۔

طَعَنَ بِاِصْبَعِهٖ فِیْ بَطْنِهٖ۔ اُنگلی سے اُس کے پیٹ میں کونچا مارا۔

وَاللّٰهِ لَوَدَّ مُعَاوِيَةُ اَنَّهٗ مَا بَقِیَ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ نَافِخُ ضَرَمَةٍ اِلَّا طَعَنَ فِیْ نَيْطِهٖ۔ قسم خدا کی (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا) معاویہ یہ چاہتا ہے کہ ہاشم کی اولاد میں سے (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پردادا تھے) کوئی آگ پھونکنے والا تک نہ رہے مگر یہ کہ وہ اس کا دل چھید ڈالے (اُس کو مار ڈالے)۔

بِهٖ طَعْنَةٌ وَّرَمْيَةٌ وَّضَرْبٌ۔ اُس کو برچھے کی مار اور تیر کی مار اور تلوار کی مار لگی ہے۔

وَالطَّعْنُ بِالْاَنْسَابِ۔ اور خاندان کی وجہ سے طعنہ دینا (یہ جاہلیت کے زمانہ کا ایک نشان ہے)۔

فَطَعَنَ بَعْضٌ فِیْ اِمَارَتِهٖ۔ بعضے لوگوں نے اُسامہ بن زیدؓ کی سرداری پر طعنہ کیا (جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں اُن کو لشکر کا سردار مقرر کر کے روانہ ہونے کا حکم دیا۔ بعض لوگ کہنے لگے یہ ایک کم سن لڑکا ہے، یا غلام زادہ ہے)۔

يَخْتِلُهٗ لِيَطْعَنَهٗ۔ اُس سے داؤں کر رہے تھے تاکہ اُس کو برچھے سے ماریں۔

وَجَعَلَ يَطْعُنُنِیْ بِيَدِهٖ۔ ابو بکرؓ اپنے ہاتھ سے مجھ کو کونچا دینے لگے (کہ تو نے ایک ہار کے لئے لوگوں کو ایسی جگہ اٹکا دیا جہاں پانی نہیں ملتا)۔

اِنَّ اَقْوَامًا يَطْعَنُوْنَ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ۔ کچھ لوگ اِس بارے میں طعنہ دیتے ہیں (یعنی خلافت کے مقدمہ میں)۔

فَمَا طَعَنَ فِيْهَا وَلَا قَارَبَ۔ نہ اُنھوں نے اس پر طعن کیا نہ کوئی ایسی بات کہی۔

لَوْ طَعَنْتَ فِیْ فَخِذِهَا لَاَجْزَاَ عَنْكَ۔ اگر تو اُس کی ران میں بھی برچھا مارے تو کافی ہے (یعنے جب باقاعدہ کسی جانور کا ذبح یا نحر نہ ہو سکے)۔

بابُ الطاء مع الغین

(طَغَامٌ)۔ اوباش کمینے لوگ۔

طُغُومَۃٌ۔ حماقت، کمینہ پن، دنارت۔
طُغْمٌ۔ سمندر۔ بہت پانی۔
یَاطَغَامَ الْاَحْلَامِ۔ اے بیوقوفو! کم عقلو!۔
(طُغُوٌّ) حد سے بڑھ جانا، موج یا پانی کا اُمنڈنا۔
طَاغِیْ۔ باغی۔
اِطْغَاءٌ۔ حد سے بڑھا دینا، گمراہ کرنا۔
طَاغُوْتٌ۔ جو چیز اللہ کے سوا پوجی جائے، شیطان، کاہن، بُت وغیرہ۔
لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِکُمْ وَلَا بِالطَّوَاغِیْ۔ اپنے باپ دادا کی قسم مت کھاؤ، نہ بُتوں اور شیطانوں کی (یہ جمع ہے طاغیۃ کی یعنی جس کو مشرک لوگ اللہ کے سوا پوجتے تھے)۔
هٰذِهٖ طَاغِیَۃُ دَوْسٍ وَّخَثْعَمٍ۔ یہ دوس اور خثعم قبیلوں کا معبود ہے۔
طَوَاغِیْ۔ اُن کافروں کو بھی کہیں گے جو کفر اور شرارت میں حد سے بڑھ گئے ہوں، یعنی کافروں کے سردار اور رئیس۔
طَغَا نِسَاءُ کُمْ۔ تمہاری عورتیں حد سے بڑھ گئیں، سرکشی کرنے لگیں۔
(طَغْیٌ) حد سے بڑھ جانا (جیسے طُغْیَانٌ ہے)۔
اِنَّ لِلْعِلْمِ طُغْیَانًا کَطُغْیَانِ الْمَالِ۔ علم میں بھی ایک جوش ہوتا ہے جیسے مال کا جوش ہوتا ہے۔ (یعنی بعضے) عالم بھی علم کی وجہ سے حد سے بڑھ جاتے ہیں، مشتبہ باتوں کو مختلف حیلوں سے حلال کر لیتے ہیں۔ رخصتوں پر عمل کرتے کرتے ناجائز کاموں کا ارتکاب کرنے لگتے ہیں، یا اپنے علم پر عمل کرنے کی تو کوشش نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ اپنی معلومات بڑھانے کی فکر میں رہتے ہیں ایسا علم ایک وبال ہے۔ ع
گر عمل در تو نیست نادانی!

یا علم سے اُن کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اپنی شان لوگوں میں بڑھے ہر ایک عالم سے یا طالب العلم سے بے ضرورت اُلجھ پڑتے ہیں، بحث مباحثہ سوالات کر کے اپنا تفوق جتلاتے ہیں، دوسرے عالموں کو اپنے مقابل حقیر اور کم علم سمجھتے ہیں)۔
مَنْ رَفَعَ رَایَۃَ ضَلَالَۃٍ فَصَاحِبُهَا طَاغُوْتٌ۔ جو شخص گمراہی کا جھنڈا بلند کرے وہ طاغوت ہے۔ (شیطان ہے)۔
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ بَاغٍ وَّطَاغٍ۔ یا اللہ تیری پناہ ہر باغی اور سرکش کے شر سے طَاغِیَۃٌ۔ گناہ اور شرارت کو بھی کہتے ہیں۔

باب الطاء مع الفاء

(طُفُوْءٌ) بجھ جانا۔
اِطْفَاءٌ۔ بجھا دینا، فرو کرنا۔
اِنْطِفَاءٌ۔ بجھ جانا۔
ثُمَّ یَطْفَأُ نُوْرُ الْمُنَافِقِیْنَ یا ثُمَّ یُطْفَأُ۔ منافقوں کی روشنی بجھ جائے گی، یا بجھا دی جائے گی۔
فَاَطْفِئُوْهَا بِالْمَاءِ۔ (بخار دوزخ کی بھاپ سے پیدا ہوتا ہے) تو اُس کو پانی سے بجھاؤ (یعنے ٹھنڈے پانی سے نہا کر)۔
قُوْمُوْا اِلٰی نِیْرَانِکُمُ الَّتِیْ اَوْقَدْتُمُوْهَا عَلٰی ظُهُوْرِکُمْ فَاَطْفِئُوْهَا بِصَلٰوتِکُمْ۔ اٹھو وہ آگ جو تم نے اپنی پیٹھوں پر روشن کی ہے نماز پڑھ کر اُس کو بجھاؤ (آگ سے مراد گناہ ہیں جو آگ میں جانے کا سبب ہیں۔ نماز اُن گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے)۔
(طَفْحٌ) یا طُفُوْحٌ۔ بھر جانا، بھر کر بہ نکلنا، بھر دینا، پورے دلوں پر زچگی ہونا، چل دینا، بے ہوش ہونا۔
اِطْفَاحٌ۔ اتنا بھرنا کہ بہہ نکلے (جیسے تَطْفِیْحٌ ہے)۔

طَافِحَۃٌ۔ سوکھی، خشک۔

طِفَاحُ الْاَرْضِ ذُنُوْبًا۔ زمین بھر کر گناہ۔

طُفَاحَۃٌ۔ پھین۔

مَطْفَحَۃٌ۔ جانور پکڑنے کا ٹوکرا جو ایک طرف جھکا کر ایک لکڑی ٹیک کر رکھ دیا جاتا ہے جب جانور اندر چلا جاتا ہے تو لکڑی کھینچ لیتے ہیں۔

(طَفْرٌ) کود جانا۔

طَفْرَۃٌ۔ کود، چھلانگ۔

طَیْفُوْرٌ۔ ایک پرندہ ہے۔

فَطَفَرَ عَنْ رَاحِلَتِہٖ۔ اپنی اونٹنی سے کود پڑے۔

(طَفْسٌ) گندہ، پلید ہونا۔

طُفُوْسٌ۔ مرجانا۔

طَفْسٌ۔ جماع کرنا۔

طَفِسٌ۔ نجس، ناپاک، گندہ۔

(طَفْشٌ) جماع کرنا پلید سمجھنا (جیسے تَطَفُّشٌ ہے)۔

(طَفٌّ) نزدیک ہونا، بلند ہونا، اُٹھانا، پاؤں باندھنا۔

تَطْفِیْفٌ۔ ناپ تول میں کمی کرنا، پورا کرنا، اوپر ہو جانا، ڈنڈی مارنا، پنکھ پھیلانا۔

اِطْفَافٌ۔ برآمد ہونا، فریب دہی کا قصد کرنا۔

اِسْتِطْفَافٌ۔ برآمد ہونا۔

طِفَافٌ۔ رات کی سیاہی۔

طَفٌّ۔ عرب کے بلند حصے کو بھی کہتے ہیں۔

کُلُّکُمْ بَنُوْ اٰدَمَ طَفُّ الصَّاعِ لَیْسَ لِاَحَدٍ فَضْلٌ اِلَّا بِالتَّقْوٰی۔ تم سب آدم کی اولاد ہو بھر ناپ سے کم ہو (یعنے کوئی بھی تم میں پورا اور کامل نہیں ہے کچھ نہ کچھ نقص ہے) یا تم سب قریب قریب ہو بھرپور صاع سے تم میں سے ایک کو دوسرے پر کوئی فضیلت نہیں ہے مگر تقوٰی اور پرہیزگاری کی وجہ سے (جس کا تقوٰی زیادہ ہے وہ افضل ہے اگرچہ کسی خاندان سے ہو)۔

حَتّٰی کَاَنَّہٗ طِفَافُ الْاَرْضِ۔ گویا وہ زمین سے نزدیک ہیں۔

قَالَ لِرَجُلٍ مَا حَبَسَکَ عَنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ فَذَکَرَ لَہٗ عُذْرًا فَقَالَ طَفَّفْتَ۔ حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے پوچھا تو عصر کی نماز کے لئے کیوں نہیں آیا اُس نے کوئی عذر بیان کیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا تو نے کمی کی (اللہ کا حق ادا کرنے میں)۔

سَبَقْتُ النَّاسَ وَطَفَّفَ بِیَ الْفَرَسُ مَسْجِدَ بَنِیْ زُرَیْقٍ۔ میں لوگوں سے آگے بڑھ گیا اور گھوڑے نے مجھ کو مسجد بنی زُریق کے برابر کر دیا (اُس کے مقابل پہنچ گیا)۔

طَفَّفْتُ بِفُلَانٍ مَوْضِعَ کَذَا۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) میں نے فلاں شخص کو اُس مقام پر چڑھا دیا یا اُس مقام کے برابر کر دیا۔

لِکُلِّ شَیْءٍ وَفَاءٌ وَّتَطْفِیْفٌ۔ ہر چیز میں ایک پورا کرنا ہے ایک گھٹانا ہے (یعنے کمال اور نقص ہر شئی میں ہے)۔

اِنَّہٗ اسْتَسْقٰی دِھْقَانًا فَاَتَاہُ بِقَدَحٍ فِضَّۃٍ فَحَذَفَہٗ بِہٖ فَنَکَسَ الدِّھْقَانُ وَطَفَّفَہٗ۔ حذیفہ ابن یمانؓ نے ایک دیہاتی (کاشتکار) سے پینے کا پانی مانگا وہ چاندی کے کٹورے میں پانی لے کر آیا حذیفہؓ نے وہ کٹورہ اُس کو پھینک مارا لیکن دیہاتی کسان نے اپنا سر جھکا دیا وہ کٹورہ اُس کے سر سے اونچا گیا (چونکہ چاندی اور سونے کے برتن میں کھانا پینا منع ہے اس لئے حذیفہؓ نے غصہ میں آکر ایسا کیا)۔

اَمَّا اَحَدُھُمَا فَطُفُوْفُ الْبَرِّ وَاَرْضُ الْعَرَبِ۔ اُن میں ایک سمندر کے کنارے یعنی ساحل اور عرب کی زمین ہیں۔

اِنَّہٗ یُقْتَلُ بِالطَّفِّ۔ امام حسینؑ طف یعنی کربلا

میں قتل کئے جائیں گے (اُس کو طف اس لئے کہتے ہیں کہ وہ فرات کے کنارے پر واقع ہے اُس زمانہ میں فرات بالکل کربلا کے قریب بہتا تھا یہ پیشین گوئی آپ کا ایک معجزہ تھا)۔

(طفق) یا طُفُوْقٌ۔ شروع کرنا، لینا، لازم کر لینا۔

اِطْفَاقٌ۔ کامیاب کرنا۔

فَطَفِقَ يُلْقِيْ اِلَيْهِمِ الْجَبُوْبَ۔ اُن کو ڈھیلے مارنا شروع کئے۔

فَطَفِقَ الْحَجَرَ ضَرْبًا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پتھر کو مارنا شروع کیا (جو اُن کے کپڑے لے کر بھاگا تھا)۔

(طفل) بچہ کی تربیت کرنا، اُس کو تھوڑا تھوڑا دودھ چُسا کر عادت ڈالنا۔

طُفُوْلٌ۔ طلوع ہونا، ڈوبنے کے قریب ہونا یا ڈوبتے وقت سرخ ہو جانا، بچہ بن جانا۔

طَفَلٌ۔ گھاس کا چھوٹا ہو کر رہ جانا۔

طَفَالَةٌ اور طُفُوْلَةٌ۔ سستا ہونا، اچھا ہونا۔

تَطْفِيْلٌ۔ سونپنا، نزدیک آنا، تھوڑا تھوڑا دودھ دینا، ڈوبنے کے قریب ہونا، طفیلی ہونا۔

اِطْفَالٌ۔ بچہ بننا۔

تَطَفُّلٌ۔ بچپنا کرنا، طفیلی ہونا۔

طُفَالٌ۔ سوکھی کیچڑ، خشک گارا۔

وَقَدْ شُغِلَتْ اُمُّ الصَّبِيِّ عَنِ الطِّفْلِ۔ بچہ کی ماں (قحط کی شدت سے) اپنے بچہ کو بھول گئی۔

طِفْلٌ۔ بچا، یا بچی سب کو کہتے ہیں (اُس کی جمع طِفْلَةٌ اور اَطْفَالٌ ہے)۔

جَاءُوْا بِالْعُوْذِ الْمَطَافِيْلِ۔ وہ بچہ دار اونٹنیاں بھی لے کر آئے ہیں (یعنے سب کے سب جمع ہو کر آئے ہیں۔ چھوٹے بڑے سب)۔

اَطْفَلَتِ النَّاقَةُ۔ اونٹنی بچہ والی ہو گئی۔

مُطْفِلٌ اور مُطْفِلَةٌ۔ بچہ والی۔

لَيْلَةُ مُطْفِلٍ۔ بچوں کو مار ڈالنے والی رات (یعنے سخت سردی کی وجہ سے)۔

فَاَقْبَلْتُمْ اِلَيَّ اِقْبَالَ الْعُوْذِ الْمَطَافِلِ۔ تم میرے پاس ایسے آئے جیسے بچہ والی اونٹنیاں آتی ہیں۔

كَرِهَ الصَّلٰوةَ عَلَى الْجَنَازَةِ اِذَا طَفَلَتِ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ۔ عبداللہ بن عمرؓ نے جنازے کی نماز اُس وقت مکروہ سمجھی جب سورج ڈوبنے کے قریب ہو۔ (اُس وقت کو طفل کہتے ہیں)۔

وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِيْ شَامَةٌ وَّطَفِيْلٌ۔ کبھی شامہ اور طفیل (جو مکہ کے قریب دو پہاڑ یا دو چشمے ہیں) بھی مجھ کو دکھائی دیں گے (یہ حضرت بلالؓ نے مدینہ میں بخار کی حالت میں کہا)۔

وَلَا طِفْلًا وَّلَا صَغِيْرًا۔ نہ بچے کو نہ چھوٹے کو۔

الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو: ایک صحابی کا نام ہے جو حجاز کے بڑے عالم ہیں۔ قبیلہ دوس سے تعلق رکھتے ہیں جنگ یمامہ یا یرموک میں شہید ہوئے۔

اَبُو الطُّفَيْلِ: ان کا نام عامر بن واثلہ ہے۔ لیثی اور کنانی ہیں۔ آٹھ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ملی۔ مکہ میں سنہ ۱۰۲ھ میں وفات پائی۔ روئے زمین پر تمام صحابہ میں یہ آخری صحابی تھے۔

(طفن) مرجانا، قید کرنا۔

اِطْفِئْنَانٌ۔ اطمینان، خوش خلقی۔

طَفَانِيَةٌ۔ گالی۔

طَفَانِيْنُ۔ جھوٹ، لغو، بری باتیں۔

(طفو) یا طُفُوٌّ۔ اوپر آجانا، تہ نشین نہ ہونا، مرجانا، داخل ہونا۔

طُفَاوَةٌ۔ ایک تھوڑا حصہ۔

اُقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ۔ اُس سانپ کو مار ڈالو جس کی پیٹھ پر دو دھاریاں ہوتی ہیں (سفید) اور

دُم بریدہ سانپ کو (جس کی اولاد نہ ہو)۔

اُقْتُلُوا الْجَانَّ ذَا الطُّفْيَتَيْنِ - دو دھاریوں والے سانپ کو مار ڈالو۔

كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ - اُس کی آنکھ کیا ہے گویا پھولا ہوا انگور ہے (جو دوسرے انگوروں سے اُٹھا ہوا اور نکلا ہوا ہوتا ہے (دجال کی ایک آنکھ پھولی ہوتی اور ایک آنکھ اندھی ہوگی گویا دونوں آنکھیں عیب دار ہوئیں اسی لئے کسی روایت میں اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى مذکور ہے کسی میں اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى۔ بعضوں نے کہا کچھ لوگ اُس کو داہنی آنکھ کا کانا دیکھیں گے کچھ بائیں آنکھ کا کانا اس سے اللہ تعالےٰ کا یہ مطلب یہ ہے کہ اُس کو جادوگر سمجھیں)۔

اَوْ مَاتَ فَطَفَا فَلَا تَاْكُلُوْهُ - یا پانی میں مر کر (خود بخود مر کر) اوپر تیر آئے تو ایسی مچھلی مت کھاؤ (امام ابو حنیفہؒ اور بعض علماء کا یہی قول ہے لیکن امام مالکؒ اور شافعیؒ اور اکثر علماء کے نزدیک اُس کا کھانا جائز ہے)۔

اَلسَّمَكُ الطَّافِي حَلَالٌ - جو مچھلی مر کر اوپر تیر آئے وہ حلال ہے۔

بابُ الطاء مع اللام

(طَلَبٌ) قصد کرنا، رغبت کرنا، دور رہونا، بلانا، پیغام دینا۔

طَالِبٌ - طلب کرنے والا اس کی جمع طُلَّبٌ اور طُلَّابٌ اور طَلَبَةٌ آئی ہے۔

تَطْلِيْبٌ - وعدہ کرنا، یا مہلت دے کر طلب کرنا۔

مُطَالَبَةٌ اور طِلَابٌ - اپنا حق مانگنا۔

اِطْلَابٌ - دور ہونا، کسی کی طلب پوری کرنا، طلب پر مجبور کرنا۔

تَطَلُّبٌ - طلب کرنا۔

فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمُ الطَّلَبَ - اللہ تمہارا حافظ ہے یا میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو کوئی تمہاری تلاش میں آئے گا میں اُس کو واپس کر دوں گا (اُس سے کہہ دوں گا ادھر مت جاؤ ادھر میں سب ڈھونڈھ کر آ چکا ہوں۔ یہ سراقہ بن مالکؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیقؓ سے کہا)۔

اَمْشِي خَلْفَكَ اَخْشَى الطَّلَبَ - میں آپ کے پیچھے پیچھے چلتا ہوں اس لئے کہ مجھ کو ڈر ہے کہ کوئی ہماری تلاش میں نہ آتا ہو۔

اُطْلُبْ اِلَيَّ طَلِبَةً فَاِنِّي اُحِبُّ اَنْ اُطْلِبَكَهَا - مجھ سے کچھ فرمائش کیجئے میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کی فرمائش پوری کروں (یعنے کوئی درخواست مجھ سے کیجئے میں بجا لاؤں۔ یہ نفادہ اسدی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا)۔

لَيْسَ لِي مَطْلَبٌ سِوَاكَ - تیرے سوا اور کچھ میرا مطلب نہیں ہے (یا تیرے سوا اور کوئی میرا مطلب پورا کرنے والا نہیں ہے)۔

اِنَّ لَنَا طَلِبَةً - ہم کو ایک خواہش ہے۔

لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ - ہم اس زمین کی قیمت نہیں چاہتے بلکہ اللہ ہی سے اُس کا بدلہ چاہتے ہیں (یعنے آخرت کا اجر)۔

عَبْدُ الْمُطَّلِبِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کا نام ہے۔ مطلب اُن کے چچا تھے جو ہاشم کے بھائی تھے ہاشم کے مرنے کے بعد عبد المطلب کی ماں اُن کو مدینہ میں لے گئیں جب ذرا بڑے ہوتے تو مطلب مدینہ جا کر اُن کو اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھا کر لے آئے راستہ میں لوگ اُن سے پوچھتے یہ لڑکا کون ہے؟ تو وہ کہتے میرا غلام ہے بس یہی نام اُن کا مشہور ہو گیا یعنے عبد المطلب (مطلب کے غلام) اصل میں اُن کا نام شَيْبَةُ الْحَمْد تھا عبد المطلب

کے دسؔ لڑکے تھے۔ عبداللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد اور ابو طالب حضرت علیؓ کے والد اور عباس اور حارث اور ابولہب وغیرہم۔

یَا عَلِیُّ اِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ کَانَ لَا یَسْتَقْسِمُ بِالْاَزْلَامِ وَلَا یَعْبُدُ الْاَصْنَامَ۔ اخیر تک، اے علیؓ عبدالمطلب پانسے نہیں پھینکتے تھے (جیسے مشرکوں کی رسم تھی)، نہ بتوں کی پرستش کرتے تھے نہ اُن جانوروں کو کھاتے تھے جو مشرکوں کے تھان (اُن کی معبودوں کے تعظیم کے لئے کاٹے جاتے) بلکہ کہتے تھے کہ میں ابراہیم کے دین پر ہوں اور پانچ باتیں انھوں نے جاہلیت کے زمانہ میں جاری کی تھیں جو اسلام میں بھی بحال رہیں باپ دادا کی بیویاں بیٹوں پر حرام ہونا، خزانہ میں سے پانچواں حصہ نکالنا، خیرات کے لئے زمزم کا کنواں کھود کر اُس کا نام "سقایۃ الحاج" رکھنا، قتل کی دیت سو اونٹ مقرر کرنا، طواف کے سات پھیرے قرار دینا)۔

اَبُوْ طَالِبٍ۔ یہ عبد مناف بن عبدالمطلب ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور حضرت علیؓ کے والد۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ اور دادا عبدالمطلب کے انتقال کے بعد آپ کی کفالت کا ذمہ انھوں نے ہی لیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریباً پینتیس ۳۵ سال قبل پیدا ہوئے۔ قریش کے سادات سے تعلق رکھتے تھے۔ اسّی ۸۰ برس کی عمر میں وفات پائی۔

(طَلْثٌ) بہنا۔

طَلَّثَ عَلٰی کَذَا۔ اس پر اتنا بڑھایا۔

(طَلْحٌ) یا طَلَاحَۃٌ۔ تھک جانا، تھکا دینا۔

طَلْحٌ پیٹ خالی ہونا یعنے بھوکا ہونا۔

تَطْلِیْحٌ۔ (بمعنے طَلْحٌ) الحاح کرنا۔

اِطْلَاحٌ۔ تھکانا، خوش و خرّم ہونا۔

طَالِحٌ۔ بدبخت (یہ ضد ہے صَالِحٌ کی)۔

لَوْلَا الصَّالِحُوْنَ لَهَلَكَ الطَّالِحُوْنَ (اگر دنیا میں) نیک اور صالح لوگ نہ ہوتے تو بُرے ہلاک ہو جاتے (اللہ کا عذاب اُتر آتا۔ بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم)۔

فَمَا بَرِحَ یُقَاتِلُهُمْ حَتّٰی طَلَحَ۔ پھر برابر اُن سے لڑتے رہے یہاں تک کہ تھک گئے۔

عَلٰی جَمَلٍ طَلِیْحٍ۔ ایک خستہ درماندہ اونٹ پر۔

طَلْحٌ مَّنْضُوْدٍ۔ موز (کیلے) ایک پر ایک (تہ بتہ) لدے ہوئے۔

وَجِلْدُهَا مِنْ اَطُوْمٍ لَا یُؤَیِّسُهٗ طِلْحٌ بِصَاحِبَةِ الْمَتْنَیْنِ هُزْءُوْلٌ۔ اُس کی کھال زرافہ (گاؤ پلنگ) کی سی ہے اُس میں چچڑی اثر نہیں کرتی (اُس کی چکنائی اور صفائی کی وجہ سے گو چڑی اُس کو ضرر نہیں پہنچا سکتی)، پُشت کے دونوں طرف دُبلی ہے۔

طَلْحَۃُ الطَّلَحَاتِ۔ ایک شخص تھا عرب میں خزاعہ قبیلہ کا، اُس کا نام طلحہ بن عبیداللہ بن خلف تھا اور طلحہ ابن عبیداللہ تیمی جو صحابی ہیں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں یہ دوسرے شخص ہیں۔

طَلْحَۃُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ۔ صحابی ہیں۔ قبیلہ بنی تیم سے تعلق رکھتے ہیں۔ عشرۂ مبشرہ میں سے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنت کی خوشخبری دی تھی غزوۂ اُحد میں آپ کو بچاتے ہوئے زخمی ہوئے، جنگِ جمل میں شہید ہوئے۔ ۲۰ جمادی الآخر ۳۶ھ میں بصرہ میں دفن کئے گئے۔ چونسٹھ ۶۴ سال کی عمر پائی۔

طَلْحٌ ایک درخت کو بھی کہتے ہیں جو کانٹے دار اور بڑا ہوتا ہے اُس کے پھول خوشبودار ہوتے ہیں۔

لَا یُعْضَدُ طَلْحُکُمْ۔ تمھارا طلح نہ کاٹا جائے۔ (اُس سے یہی درخت مراد ہے اور طلح موز (کیلے) کے درخت کو بھی کہتے ہیں جیسے اوپر گزرا)۔

طَلْحَۃَ بنِ البراء۔ صحابی ہیں حجاز کے علماء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ کی نماز جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی اور دعا کی۔

اَبُو طَلْحَۃ: اِن کا نام زید بن سہل انصاری بخاری ہے۔ بیعت عقبہ میں ستر صحابہ کے ساتھ آپ بھی شریک تھے۔ بدر اور بعد کے غزوات میں شریک تھے۔ ستر سال کی عمر میں ۳۱ھ میں وفات پائی۔

طُلَیْحَۃ بن خُوَیْلِد: صحابی ہیں اسلام سے مرتد ہو گئے تھے لیکن پھر اسلام لے آئے اور خدا کی راہ میں شہید ہوئے ۲۱ھ۔

(طَلَخ) تلچھٹ، جو حوض یا گڑھے کے نیچے رہتی ہو یعنے گدلا اور غلیظ پانی، یا کیچڑ، کالا کرنا، لتھیڑنا۔

اَیُّکُمْ یَاْتِی الْمَدِیْنَۃَ فَلَا یَدَعُ فِیْهَا وَثَنًا اِلَّا کَسَرَهٗ وَلَا صُوْرَۃً اِلَّا طَلَخَهَا۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں تشریف لے گئے تھے وہاں فرمایا) تم میں سے کون ایسا ہے جو شہر میں جائے اور وہاں جو بت پائے (یعنے مجسّم مورت) اُس کو توڑ پھوڑ ڈالے اور جو نقشی مورت پائے (دیوار یا دروازے پر یا اور کسی جگہ پر) اُس پر کیچڑ لتھیڑ دے (تاکہ وہ مٹ جائے) یا اُس کو کالا کر دے (ڈامر یا سیاہی لگا کر، یہ ماخوذ ہے لَیْلَۃٌ مُطْلَخِمَّۃٌ سے یعنے اندھیری کالی رات)۔

اِطْلِخَاخ۔ جدا ہونا، بہنا۔

(طَلَسَ) مٹا دینا، طلا کرنا، مٹ جانا، گوز مارنا۔

طُلِسَ بِهٖ فِی السِّجْنِ۔ اُس کو قید خانہ میں لے گئے۔ وہاں پھینک دیا۔

تَطْلِیْسٌ۔ مٹا دینا، محو کرنا۔

تَطَلُّسٌ۔ مٹ جانا، محو ہو جانا، چادر اوڑھنا۔

اِنْطِلَاسٌ۔ پوشیدہ رہنا۔

طِلْسٌ۔ کتاب، یا خط۔

طَیْلَسَانٌ۔ گول سبز چادر اونی (جس کو علماء مشائخ خاص خاص لوگ پہنا کرتے ہیں، یہ عجمیوں کا لباس ہے۔ یہیں سے اِبْنُ الطَّیْلَسَانِ نکلا ہے جو ایک گالی ہے یعنے عجمی کی اولاد)۔

اَطْلَس۔ ایک قسم کا مشہور ریشمی کپڑا ہے۔ پرانے کپڑے اور میلے کچیلے کپڑے اور شخص اور چور اور کالے کو بھی کہتے ہیں۔

اَمَرَ بِطَلْسِ الصُّوَرِ الَّتِیْ فِی الْکَعْبَۃِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن مورتوں کے مٹا ڈالنے کا حکم دیا جو کعبہ میں بنی تھیں (یعنے در و دیوار پر)۔

قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَطْلِسُ مَا قَبْلَهٗ مِنَ الذُّنُوْبِ۔ لا الٰہ الا اللہ کہنے سے اُس کے پیشتر جو گناہ کئے ہوں وہ سب مٹ جاتے ہیں (یہ کلمہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے)۔

لَا تَدَعْ تِمْثَالًا اِلَّا طَلَسْتَهٗ۔ کوئی مورت نہ چھوڑ مگر اس کو مٹا دے۔

طُلْسَۃٌ۔ تیرگی، مائل بہ سیاہی۔

اَطْلَس۔ کالا میلا کپڑا، یا شخص۔

تَاْتِیْ رِجَالًا طُلْسًا۔ تو ایسے لوگوں پر گزرے گا جو خاکی، تیرہ رنگ ہوں گے (یہ اَطْلَس کی جمع ہے)۔

اِنَّهٗ قَطَعَ یَدَ مُوَلَّدٍ اَطْلَسَ سَرَقَ۔ حضرت ابوبکرؓ نے ایک کالے مُوَلَّد کا ہاتھ کاٹا جس نے چوری کی تھی (بعضوں نے کہا اَطْلَس خود چور کو بھی کہتے ہیں گویا اُس کو اُس بھیڑیے سے مشابہت دی جس کے بال گر گئے ہوں اُس کو اَطْلَس کہتے ہیں)۔

اِنَّ عَامِلًا لَهٗ وَفَدَ عَلَیْهِ اَشْعَثَ مُغْبَرًّا عَلَیْهِ اَطْلَاسٌ۔ حضرت عمرؓ کے پاس اُن کا ایک تحصیلدار آیا جو پریشان مو گرد آلود میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔

اِنْ وَجَدْتَ دِیْنَارًا مُطَّلِسًا فَهُوَ لَکَ

لَا تُعَرِّفْهُ۔ اگر ایک پرانے سکّہ کی اشرفی تجھ کو ملے یعنے اگلے زمانہ کی جس کا اب رواج نہ ہو تو اُس کو لے لے وہ تیری ہے اُس کو پہچنوانا ضروری نہیں (اس لئے کہ اُس کا مالک گزر گیا ہوگا پہچنوانا بے کار ہے)۔

دِیْنَارٌ اَطْلَسُ۔ وہ اشرفی جس کے حروف مٹ گئے ہوں (منڈ)۔

(طَلْسَمَۃٌ) جھکا لینا، موڑ لینا، طلسم لکھنا۔

طِلَسْمٌ یا طِلَّسْمٌ۔ نقش (یہ معرب ہے تَالِسْمَا کا جو ایک یونانی لفظ ہے)۔

عِلْمُ الطِّلِسْمَاتِ۔ نقشوں اور تعویذوں کا علم۔ (بعضوں نے کہا طِلِسْمٌ مرکّب ہے دو لفظوں سے طِلْ اور اِسْم سے یعنے اسمار کا اثر)۔

(طَلْطَلَۃٌ) ہلانا، حرکت دینا۔

طُلْطُل۔ دائمی مرض۔

طُلَاطِلَۃ۔ آفت، موت۔

(طَلْعٌ) شگوفہ، مقدار۔

طِلْعٌ۔ اطلاع، خبر۔

طُلُوْعٌ یا مَطْلِعٌ۔ ظاہر ہونا، نکلنا، جان لینا، اوپر سے نمودار ہونا، غائب ہو جانا، جوانی شروع ہونا، اوپر چڑھ جانا۔

تَطْلِیْعٌ۔ شگوفہ نکلنا، بھر دینا، تفتیش کرنا۔

مُطَالَعَۃٌ۔ نظر کرنا، دیکھنا، پڑھنا۔

اِطِّلَاعٌ۔ جان لینا، معلوم کر لینا، دفعتًہ نمودار ہونا۔

لِکُلِّ حَرْفٍ حَدٌّ وَّ لِکُلِّ حَدٍّ مُّطَّلَعٌ۔ قرآن کے ہر حرف کی ایک حد ہے اور ہر حد کا ایک مقام ہے (عرب لوگ کہتے ہیں مُطَّلَعُ هٰذَا الْجَبَلِ مِنْ مَكَانِ كَذَا۔ یعنے اس پہاڑ پر چڑھنے کا راستہ اس جگہ سے ہے۔ بعضوں نے کہا لِکُلِّ حَدٍّ مُّطَّلَعٌ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو حرام کیا ہے اُس کو یہ بھی معلوم ہے کہ فلاں شخص اس کا 118 ارتکاب کرے گا یعنی حدود الٰہیہ سے تجاوز کرے گا اُن سے گزر جائے گا۔ شرح السنۃ میں اس حدیث کا یہ مطلب لکھا ہے کہ ہر حرف کی ایک حد ہے، تلاوت میں اُس سے بڑھنا نہ چاہیئے۔ جیسے جاہلوں کی عادت ہوتی ہے کہ کسی حرف کو بڑھا کر دراز کر دیتے ہیں یا گھٹا دیتے ہیں۔ اور ہر حد کی ایک تفسیر ہے یعنی قرآن کے آیتوں کی وہی تفسیر کرنا چاہیئے جو احادیث اور اقوالِ صحابہ اور تابعین سے ثابت ہے اپنے دل سے نئی نئی تفسیریں نکالنا گمراہوں کا کام ہے۔ بعضوں نے کہا حد سے فرائض اور احکام مراد ہیں اور مطلع سے اُس کا ثواب یا عذاب۔ بعضوں نے کہا مطلع سے فہم سلیم مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کسی مومن کو قرآن پاک میں غور اور فکر کرنے کے لئے عنایت فرماتا ہے)۔

لَوْ اَنَّ لِیْ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا لَافْتَدَیْتُ بِهٖ مِنْ هَوْلِ الْمُطَّلَعِ۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) اگر ساری زمین میں جو کچھ ہے وہ سب میرا ہوتا جب بھی میں اُس کو میدانِ حشر کے ہول کے بدلے دے ڈالتا (یعنے یہ سب مال دیدوں اور حشر کے ہول سے بچ جاؤں۔ بعضوں نے کہا مطلع سے وہ امور مراد ہیں جو مرنے کے بعد پیش آئیں گے)۔

لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَاِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِیْدٌ۔ موت کی آرزو (دنیا کی تکالیف سے تنگ آ کر) مت کرو اس لئے کہ مرنے کے بعد جو سماں ہوگا اُس کا ہول سخت ہے (دنیا کی تکالیف اُس ہول کے سامنے بے حقیقت ہیں)۔

کَانَ اِذَا غَزَا بَعَثَ بَیْنَ یَدَیْهِ طَلَائِعَ۔ آپ جب جہاد کو جاتے تو اپنے آگے جاسوسوں کی ٹکڑیاں (دشمن کی خبر لانے کے لئے) روانہ کرتے (ہر جنگ میں مخبری کا محکمہ ضرور ہے جو دشمن کے حالات اور ساز و سامان اور قوت تعداد افواج کی خبریں لاتے ہیں اور جس قدر مخبری کا انتظام عمدہ ہوگا اُسی قدر جنگ میں کامیابی ہوگی)۔

طَلِیْعَۃُ الْخَیْلِ قُرَیْشٍ۔ قریش کے سواروں کی خبر

لانے کے لئے۔

اَطْلَعْتُكَ طِلْعَهُ۔ میں نے تم کو اُس کی خبر کر دی۔

اِنَّ هٰذِهِ الْاَ نَفْسٌ طُلَعَةٌ۔ انسانی نفس بڑے خواہش کرنے والے ہیں، یا ہر چیز کی کھوج لینے والے ہیں۔ (انسان کا قاعدہ ہے کہ ہر بات معلوم کرنے کے لئے کوشش کرتا ہے خصوصاً جب کہ اُس سے روکا جائے، ایک روایت میں طَلِعَةٌ ہے معنے وہی ہیں)۔

اَبْغَضُ كَنَائِنِیْ اِلَیَّ الطُّلَعَةُ الْخُبَاءَةُ۔ ساری بہوؤں میں مجھ کو وہ بہو بہت ناپسند ہے جو بہت خواہشیں رکھتی ہو پھر چھپ جاتی ہو (کَنَائِن، جمع ہے کِنَّۃ کی یعنے بیٹے کی بیوی جس کو بہو کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا الطلعة الخباءة سے یہ مراد ہے کہ غیر مردوں کو تاکے اُن کے سامنے مُنہ نکالے پھر پردے کا بہانہ کر کے چھپ جایا کرے)۔

جَاءَهُ رَجُلٌ بِهٖ بَذَاذَةٌ تَعْلُوْ عَنْهُ الْعَيْنُ فَقَالَ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ طِلَاعِ الْاَرْضِ ذَهَبًا۔ ایک شخص میلے کچیلے موٹے جھوٹے کپڑے پہنے آپ کے پاس آیا جس پر کسی کی نظر نہیں پڑتی تھی (اُس کی حقارت اور افلاس کی وجہ سے) آپ نے فرمایا یہ تو ساری زمین بھر کر سونے سے بہتر ہے۔ طِلَاعُ الْاَرْضِ جو زمین کو بھر دے پھر بھر کر بہہ نکلے۔

لَاَنْ اَعْلَمَ اَنِّیْ بَرِیْءٌ مِّنَ النِّفَاقِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ طِلَاعِ الْاَرْضِ ذَهَبًا۔ امام حسن بصریؒ نے فرمایا کہ اگر مجھ کو اس کا یقین ہو جائے کہ اب مجھ میں نفاق نہیں رہا (بلکہ میرے ہر عمل میں خلوص ہے) تو یہ مجھ کو ساری زمین بھر کر سونا ملنے سے زیادہ پسند ہے۔

لَوْاَنَّ لِیْ طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَهَبًا۔ اگر میرے پاس زمین بھر کر سونا ہو۔

لَا يَهِيْدَنَّكُمُ الطَّالِعُ۔ تم کو صبح کاذب نہ گھبرا دے (یعنی صبح کاذب دیکھ کر اپنا کھانا پانی نہ چھوڑے گھبرائے نہیں)۔

كَانَ يَسْجُدُ لِلطَّالِعِ۔ جو تیر نشانے سے پار ہو جائے اُس کے اوپر سے گزرے تو اُس کے لئے جھک جاتا (اس کا بیان کتاب السین میں گزر چکا ہے)۔

اَنَا ابْنُ جَلَا وَطَلَّاعُ الثَّنَايَا۔ (حجاج نے کہا) میں تو نمایاں اور کھلا ہوا سردار تجربہ کار ہوں۔

طَلَّاعُ الثَّنَايَا۔ یعنی امور ریاست اور حکمرانی میں ماہر اور تجربہ کار یا بڑے بڑے کام کرنے والا۔

حَتّٰى تَطْلُعَ الثُّرَيَّا۔ یہاں تک کہ ثریا نمودار ہو (یعنے صبح کاذب کے ساتھ ملک حجاز میں یہ شروع گرما کا زمانہ ہوتا ہے)۔

ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ۔ پھر منبر پر آئے، یا منبر پر چڑھ گئے۔

حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ۔ جہاں شیطان کی چوٹیاں نکلتی ہیں (یعنے مشرق کا ملک) شیطان سورج نکلتے وقت اپنی دونوں زلفیں اُس کے دونوں طرف کر کے اُس کے مقابل کھڑا ہو جاتا ہے تاکہ سورج پرستوں کا مسجود خود بنے۔

طَلْعَةُ ذَكَرٍ۔ نر کھجور کا خوشہ۔

حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔ یہاں تک کہ سورج پچھم کی طرف سے نکلے جدھر وہ ڈوبتا ہے (یہ امر اُس خدائے قادر مطلق کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے اگر آفتاب یا زمین کی حرکت اِدھر سے اُدھر پھیر دے اب یہ واقعہ صرف ایک دن ہوگا یا قیامت تک پھر ایسا ہی ہوتا رہے گا کہ سورج پچھم کی طرف سے نکلا کرے گا، اس باب میں کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کیا ہوگا)۔

اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔ یہ سورج کہاں جاتا ہے کچھ تم کو معلوم ہے، اُنھوں نے کہا اللہ اور اُس کا رسولؐ خوب جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ مغرب کی طرف جا کر

عرش کے تلے سجدہ کرتا ہے پھر اُس کو آگے جانے کی پروانگی ملتی ہے اور قیامت کے قریب اُس کو یہ پروانگی نہ ملے گی بلکہ حکم ہوگا جدھر سے آیا ہے اُدھر ہی لوٹ جا تب وہ پچھم کی طرف سے نکل آئے گا۔

اِذَا الْقَدَّ كَانَ يَقُوْمُ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ۔ اس صورت میں یعنی جب آپ فجر کی نماز میں اتنی لمبی قرأت کرتے تو صبح صادق کے نکلتے ہی آپ اُٹھتے ہوں گے اور اندھیرے میں نماز شروع کرتے ہوں گے۔

اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ۔ میں نے بہشت میں جھانکا کیا دیکھتا ہوں اکثر وہاں وہ لوگ ہیں جو دنیا میں فقیر اور محتاج تھے (اور دوزخ میں اکثر عورتیں ہیں اور وہ لوگ جو دنیا میں بڑے بڑے امیر اور مالدار تھے)۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَوْلِ الْمُطَّلَعِ۔ تیری پناہ اُس سمان کے ہول سے جو مرنے کے بعد ہوگا۔

اِنَّمَا اَبْكِيْ لِهَوْلِ الْمُطَّلَعِ وَفِرَاقِ الْاَحِبَّةِ۔ (امام حسنؓ نے مرتے وقت فرمایا) میں جو رو رہا ہوں تو اس وجہ سے کہ مرنے کے بعد جو سماں ہوگا وہ ہولناک ہے (کیونکہ میں نے کبھی اس منزل کو نہیں دیکھا تو ایسے راستے میں جانا ہوگا جہاں کا حال معلوم نہیں) دوسرے دوستوں کی جُدائی سے (اب دنیا کے سب یار دوست عزیز اقربا سے مفارقت ہوگی)۔

وَتَطَلَّعْتُ حِيْنَ تَتَعْتَعُوْا۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) میں اُس وقت برآمد ہوا جب دوسرے لوگوں نے اپنا سر چھپا لیا (یعنے بڑے بڑے سخت مقامات میں اور سخت پہلوانوں کے مقابلہ میں جن کے مقابلہ سے دوسروں نے تامل کیا میں نکل بیٹھا اور اُن سے لڑا)۔

اَلطَّلِيْعُ لَيْسَ بِمُحَارِبٍ۔ جاسوس جنگ کرنے والا نہیں ہوتا ہے۔

اَلْمَوْلُوْدُ مِنْ اُمَّتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرُبَتْ۔ جو بچہ میری امت میں پیدا ہو وہ مجھ کو اُن تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج نکلا یا ڈوبا۔

اَكْرَهُ اَنْ اَنَامَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَاَكْرَهُ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ غَيْرِ مَطْلِعِهَا۔ مجھ کو (صبح کی نماز کے بعد) سورج نکلنے سے پہلے سونا بُرا معلوم ہوتا ہے اسی طرح سورج کا مشرق کے سوا اور طرف سے نکلنا (جو قیامت کے قریب ہوگا کیونکہ اُس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا)۔

كُنْتُ اَنْظُرُ فِي النُّجُوْمِ وَاَعْرِفُهَا وَاَعْرِفُ الطَّالِعَ فَاِذَا نَظَرْتُ اِلَى الطَّالِعِ الشَّرِّ جَلَسْتُ۔ میں ستاروں کو دیکھتا تھا اور اُن کو پہچانتا تھا اور طالع کو بھی پہچانتا تھا جب میں طالع میں بُرائی پاتا تو بیٹھ رہتا۔ (طالع نجومیوں کے نزدیک ستاروں کی ترتیب اور شکل اور وضع کا نام ہے جو کسی شخص کی پیدائش کے وقت ہوتی ہے اور اُس سے وہ مولود کی سعادت اور نحوست دریافت کرتے ہیں۔ بعضوں نے کہا طالع ایک حصہ ہے منطقۃ البروج کا جو ایک وقتِ خاص میں مشرقی افق پر ہو اور صوفیہ کی اصطلاح میں طالع اور طوالع وہ انوار اور تجلیاتِ الٰہیہ ہیں جو سالک کے قلب پر پہلے شروع ہوتے ہیں۔ بعضوں نے کہا توحید کے انوار جو دوسرے نوروں کو مٹا دیتے ہیں)۔

طَالِع۔ اُس عمارت کو بھی کہتے ہیں جو پانی اوپر چڑھانے کے لئے بنائی جاتی ہے۔

وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ اِذَا اتَّبَعْتُمْ طَالِعَ الْمَشْرِقِ سَلَكَ بِكُمْ مَنَاهِجَ الرَّسُوْلِ۔ تم یہ جان لو کہ جب تم مشرق کے طالع کی پیروی کروگے (یعنی امام مہدی علیہ السلام کی جن کا لشکر مشرق کی طرف سے آئے گا یعنے خراسان اور کوفہ سے جو حرمین سے شرق کی طرف واقع ہیں۔ یا حضرت علیؓ مراد ہیں

کیونکہ آپ کوفہ میں جاکر رہے تھے اور وہیں شہید ہوئے)
تو وہ تم کو پیغمبر کے راستوں پر لے چلے گا یعنے اس کی پیروی
اللہ اور رسول کی پیروی ہوگی)۔
(طَلْغٌ) یا طَلَغَانٌ۔ عاجز ہونا، تھک جانا۔
(طَلَفٌ) یا طَلْفٌ۔ بے کار اور ضائع۔
تَطْلِیْفٌ۔ بڑھانا۔
اِطْلَافٌ۔ ہبہ کرنا، ہدر کرنا، خون رائیگاں کرنا۔
(طَلْفَحَةٌ) باریک کرنا، پتلا کرنا۔
طِلَافِحٌ۔ پتلا مغز۔
طَلْفَحٌ۔ چوڑی چیز (اس کی جمع طَلَافِحُ ہے)۔
اِذَا ضَنُّوْا عَلَیْكَ بِالْمُطَلْفَحَةِ فَكُلْ رَغِیْفَكَ
جب لوگ تجھ کو چپاتیاں دینے میں بخیلی کریں تو اپنی موٹی
روٹی پر قناعت کر اسی کو کھالے۔
(طَلْقٌ) اور طُلُوْقٌ۔ رسی کھل جانا، بند سے چھٹ جانا۔
طَلَاقٌ۔ عورت کا اپنے مرد سے جدا ہو جانا، نکاح کی قید
سے نکل جانا۔
طَلْقٌ۔ دور ہو جانا۔
طُلُوْقَةٌ اور طَلَاقَةٌ۔ تازہ روئی، ہنس مکھ ہونا،
خوش روئی۔
طَلْقٌ۔ دردِ زہ کو بھی کہتے ہیں۔
تَطْلِیْقٌ۔ طلاق دینا، زہر اتر جانا، درد موقوف ہونا۔
اِطْلَاقٌ۔ چھوڑ دینا، بے قید کرنا۔
اِنْطِلَاقٌ۔ چلا جانا۔
اِطِّلَاقٌ۔ کھل جانا۔
اِسْتِطْلَاقٌ۔ بہہ نکلنا، جاری ہونا۔
طَلْقُ الْیَمِیْنِ۔ وہ گھوڑا جس کا داہنا ہاتھ یا پاؤں
سفید نہ ہو۔
طَلْقُ الْیَدَیْنِ۔ سخی، جس کے ہاتھ میں بڑی نہ ہو
یعنی بہت خرچ کرنے والا۔

لِسَانٌ طَلْقٌ ذَلْقٌ۔ بڑی تیز زبان جو قینچی کی طرح
چلتی ہو، تیز طرار زبان۔
لَیْلَةٌ طَلْقَةٌ۔ جس رات میں نہ گرمی ہو نہ سردی ہو۔
طِلِّیْقٌ۔ بہت طلاق دینے والا (جیسے مِطْلَاقٌ ہے)۔
طَلِیْقٌ ذَلِیْقٌ۔ زبان آور، بہت بولنے والا۔
ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقَبِهٖ فَقَیَّدَ بِهِ الْجَمَلَ
پھر ایک تسمہ اس رسی میں سے نکالا جو اونٹ کے پیٹ پر باندھی
جاتی ہے اور اس سے اونٹ کا پاؤں باندھ دیا۔
اَلْحَیَاءُ وَالْاِیْمَانُ مَقْرُوْنَانِ فِیْ طَلَقٍ (حیا
اور ایمان دونوں ایک رسی میں بندھے ہوتے ہیں (یعنے
ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے)۔
فَرَفَعَتْ فَرَسِیْ طَلَقًا اَوْ طَلَقَیْنِ۔ میرے
گھوڑے نے ایک قدم یا دو قدم اٹھائے تھے، یا ایک یا دو
زغن اڑا تھا۔
اَفْضَلُ الْاِیْمَانِ اَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ
طَلِیْقٌ۔ عمدہ درجہ ایمان کا یہ ہے کہ تو اپنے بھائی مسلمان سے
کشادہ رو ہو کر (ہنسی خوشی کے ساتھ) ملے۔
اَنْ تَلْقَاهُ بِوَجْهٍ طَلِقٍ یا طَلْقٍ بسکون لام۔
کہ تو اس سے کشادہ رو ہو کر ملے (بہ خندہ پیشانی)۔
تَتَكَلَّمُ بِلِسَانٍ طَلِقٍ۔ ناطہ بڑی چرب زبان سے
بات کرے گا۔
طَلْقُ اللِّسَانِ (بحرکاتِ ثلثہ طا) یا طَلِیْقُ اللِّسَانِ
بالتونی زبان آور، فصیح البیان۔
سَهْلًا طَلْقًا۔ ملائم، معتدل۔
لَیْلَةٌ سَمْحَةٌ طَلْقَةٌ۔ اچھی معتدل رات، نہ بہت
سرد نہ بہت گرم۔
اَلْخَیْلُ طَلْقٌ۔ گھوڑوں کی شرط حلال ہے۔
اَعْطَیْتُهٗ مِنْ طِلْقِ مَالِیْ۔ میں نے اس کو اپنے عمدہ
اور جید مال میں سے دیا (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)۔

خَیْرُ الْخَیْلِ الْاَقْرَحُ طَلْقُ الْیَدِ الْیُمْنٰی۔ عمدہ گھوڑا وہ ہے جس کی پیشانی میں سفیدی ہو اور داہنا ہاتھ ہم رنگ ہو اُس میں سفیدی نہ ہو۔

اَلطَّلَاقُ بِالرِّجَالِ وَالْعِدَّۃُ بِالنِّسَاءِ۔ طلاق مردوں کے اعتبار سے ہے (تو غلام دو ہی طلاقوں کا مالک ہوگا گو اُس کی بیوی آزاد ہو) اور عدت عورتوں کے اعتبار سے ہے (تو لونڈی کی عدت دو حیض ہوگی گو وہ آزاد کے نکاح میں ہو اور حُرّہ کی تین حیض گو وہ غلام کی بیوی ہو) نہایہ میں ہے کہ اس مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ آزاد عورت جب غلام کے نکاح میں ہو تو وہ تین طلاقوں سے کم میں بائن نہ ہوگی۔ اور لونڈی اگر آزاد کے نکاح میں ہو تو وہ دو طلاقوں سے بائن ہو جائیگی اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر آزاد عورت غلام کے نکاح میں ہو تو وہ دو طلاقوں سے بائن ہو جائے گی اور لونڈی اگر آزاد کے نکاح میں ہو تو وہ تین طلاقوں سے کم میں بائن نہ ہوگی اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر شوہر غلام ہو اور بیوی آزاد یا بالعکس یا دونوں مملوک ہوں تو ہر حال میں عورت دو طلاقوں سے بائن ہو جائے گی البتہ عدت میں بالاتفاق عورتوں کا لحاظ ہوگا مثلاً اگر عورت آزاد ہو تو وفات کی عدت چار مہینے دس دن ہوگی اور طلاق کی تین طہر یا تین حیض خواہ آزاد کے نکاح میں ہو یا غلام کے اور اگر عورت لونڈی ہو تو وفات کی عدت دو مہینے پانچ دن ہوگی اور طلاق کی دو طہر یا دو حیض خواہ غلام کے نکاح میں ہو یا آزاد کے انتہی)۔

اَنْتِ خَلِیَّۃٌ طَالِقٌ۔ تو بندھن سے چھٹی ہوئی بے قید ہے۔

اِنَّکَ رَجُلٌ طِلِّیْقٌ۔ تو بڑا طلاق دینے والا شخص ہے۔ مِطْلَاقٌ اور مِطْلِیْقٌ اور طُلَقَۃٌ کے بھی یہی معنے ہیں یعنے بہت طلاق دینے والا۔

اِنَّ الْحَسَنَ مِطْلَاقٌ۔ (حضرت علیؓ نے لوگوں سے فرمایا دیکھو میرا بیٹا) حسن بڑا طلاق دینے والا ہے اُس سے اپنی لڑکیوں کا نکاح نہ کرو (طلاق گو بلا سبب بھی ہو مباح ہے اگرچہ تمام مباحوں میں اللہ تعالٰی کو زیادہ ناپسند ہے اس لئے امام حسنؓ پر کوئی الزام نہیں)۔

اِنَّ رَجُلًا حَجَّ بِاُمِّہٖ فَحَمَلَہَا عَلٰی عَاتِقِہٖ فَسَاَلَہٗ ھَلْ قَضٰی حَقَّہَا قَالَ لَا وَلَا طَلْقَۃً وَّاحِدَۃً۔ ایک شخص نے اپنی ماں کو حج کرایا (جو ضعیف تھی) اُس کو اپنے کاندھے پر بٹھا لیا پھر آپؐ سے پوچھا کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا (جو اولاد پر ہوتا ہے) فرمایا نہیں ایک بار جو دردِ زِہ ہوتا ہے اُس کا بھی حق ادا نہیں ہوا تو پھر سارا مادری حق یعنے جننے اور پلنے پوسنے دودھ پلانے وغیرہ کے حقوق کیونکر ادا ہوں گے)۔

اِنَّ رَجُلًا اِسْتُطْلِقَ بَطْنُہٗ۔ ایک آدمی کو دست آنے لگے (اُس کو اسہال کی بیماری ہو گئی)۔

خَرَجَ اِلَیْہَا وَ مَعَہُ الطُّلَقَاءُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حنین کی طرف روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ وہ لوگ بھی تھے جن کو آپؐ نے مکہ فتح ہوتے وقت آزاد کر دیا تھا (چھوڑ دیا تھا اُن کو قید کر کے لونڈی غلام نہیں بنایا تھا ان لوگوں کو طلقاء کہتے تھے)۔

اَلطُّلَقَاءُ مِنْ قُرَیْشٍ وَالْعُتَقَاءُ مِنْ ثَقِیْفٍ۔ جو لوگ قریش میں سے چھوڑ دیئے گئے اُن کو طلقاء کہا اور جو لوگ ثقیف قبیلہ میں سے چھوڑ دیئے گئے اُن کو عتقاء کہا (یعنے آزاد کئے گئے۔ قریش کی شرافت کے سبب سے آپ نے اُن کا لقب طلقاء رکھا کیونکہ وہ عتقاء سے بڑھ کر ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ طلقاء قریش کے وہ لوگ ہیں جو فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن پر احسان کیا کہ اُن کو لونڈی غلام نہیں بنایا اُن کے اسلام میں ضعف تھا)۔

اَطْلِقُوْا ثُمَامَۃَ۔ ثمامہ بن اثال کو چھوڑ دو۔

اَطْلِقُوْا اَوْتَارَ سَہْمِہٖ۔ کمان کے چلّے کھول دو۔

ثُمَّ انْطَلَقَ بِیْ اِلَی السِّدْرَةِ الْمُنْتَھٰی۔ پھر میرے ساتھ سدرۃ المنتہیٰ تک گئے (یعنے اُس بیری کے درخت تک جو ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے اُس سے آگے عام فرشتوں کو جانے کا حکم نہیں اور نہ اُن کا علم اُس سے آگے بڑھ سکتا ہے)۔

طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِسَاءَہٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی (آپ اپنی بیویوں سے الگ ہو کر ایک بالاخانہ میں جا کر بیٹھ گئے تو لوگوں کو یہ گمان ہوا کہ آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی)۔

لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّکَاحِ۔ نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہو سکتی (خواہ طلاق منجز دے یا معلق مثلاً کسی غیر عورت سے کہے اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ کو طلاق ہے پھر اُس سے نکاح کرے تو اکثر ائمہ اور اہلحدیث کے نزدیک طلاق واقع نہ ہوگی اور حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے، ان کے نزدیک جو طلاق نکاح پر معلق ہو وہ نکاح ہوتے ہی پڑ جائے گی)۔

کَانَ اِلٰی سَنَتَیْنِ مِنْ عَھْدِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلٰثِ وَاحِدَةً فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فَاَمْضَاہُ عَلَیْھِمْ ثَلٰثًا۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ) اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں بھی دو برس تک یہی حکم رہا کہ اگر کوئی شخص تین طلاق ایک ہی بار دیدے تو صرف ایک طلاق پڑتی تھی۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا لوگوں نے طلاق دینے میں جلدی شروع کی ہے تو انھوں نے تین طلاق پڑ جانے کا حکم جاری کیا (تاکہ آئندہ لوگ خلافِ سنّت طلاق دینے سے باز آئیں)۔

حَتّٰی اُطْلِقَہٗ۔ (میں بیمار کے اعمال لکھتا جاتا ہوں) یہاں تک کہ اُس کو بیماری سے چھٹکارا دیتا ہوں یا کفن پہنا دیتا ہوں (یعنے مار ڈالتا ہوں قبر میں پہنچا دیتا ہوں)۔

ثُمَّ تَطَلَّقَتْ فِیْ وَجْھِہٖ۔ پھر آپ کشادہ پیشانی کے ساتھ اُس سے ملے (پہلے تو اُس کے حق میں یہ فرمایا کہ یہ شخص بُرا ہے۔ اس سے اُس کا حال کھول دینا مقصود تھا تاکہ دوسرے مومنین اُس پر اعتبار کر کے نقصان نہ اُٹھائیں جب وہ سامنے آگیا تو ہنسی خوشی اُس سے ملے۔ جب لوگوں نے اِس کا سبب آ۔ پوچھا تو فرمایا کہ سب میں بُرا وہ شخص ہے جس سے لوگ ملنا چھوڑ دیں اُس کی فحش گوئی اور سخت کلامی کی وجہ سے ڈر کر)۔

اِنْطَلِقُوْا بِاسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ۔ (جہاد کے لئے) اللہ کا نام لے کر اُس کی مدد پر بھروسہ کر کے چلو۔

کُلُّ شَیْءٍ لَکَ مُطْلَقٌ حَتّٰی یَرِدَ فِیْہِ نَھْیٌ۔ ہر چیز کا کرنا تجھ کو روا ہے یہاں تک کہ اُس کی ممانعت میں کچھ وارد نہ ہو جائے (یعنی قرآن یا حدیث میں اُس کی ممانعت نہ آجائے۔ یہ حدیث دین کی ایک بڑی اصل ہے تمام کھانے پینے، پہننے کی چیزیں دنیا کے رسم رسومات مباح ہیں جب تک اُن کی ممانعت کسی نص سے ثابت نہ ہو۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دین میں بھی اگر کوئی بات نکالی جائے جس کی اصل قرآن اور حدیث سے نہ ہو تو وہ جائز ہے کیونکہ دین میں جو کوئی نئی بات نکالی جائے اُس کو بدعت کہتے ہیں اور بدعت کی ممانعت صحیح حدیثوں سے ثابت ہے)۔

اَطْلِقْ لِسَانِیْ بِذِکْرِکَ۔ میری زبان اپنی یاد میں رواں کر دے۔

اَلطَّلِیْقُ لَا یُوْرَثُ۔ طلیق کا ترکہ اُس کے وارثوں کو نہیں ملتا (بلکہ اُس کا مال تمام مسلمانوں کا حق ہے۔ طلیق وہ قیدی جس کو حاکمِ اسلام احسان رکھ کر مفت چھوڑ دے اُس کی جمع طُلَقَاء ہے)۔

سَاَلْتُہٗ عَنِ الْمَرْاَةِ اَصَابَھَا الطَّلْقُ۔ میں نے آپ سے پوچھا اُس عورت کو جس کو دردِ زِہ ہو رہا ہو۔

مَاءٌ مُطْلَقٌ۔ وہ پانی جس کی نسبت مضاف الیہ کی

طرف نہ ہو (یعنی خالص پانی اور مَاءٌ مُضَافٌ وہ پانی جو کسی چیز کی طرف نسبت دیا گیا ہو جیسے مَاءُ الْوَرْدِ، مَاءُ الزَّعْفَرَانِ وغیرہ)۔

طلق بن علی۔ ایک صحابی کا نام ہے۔ ان کی کنیت ابو علی یمامی ہے۔ ان کو طلق بن ثمامہ بھی کہتے ہیں۔

(طَلٌّ) ٹالم ٹولا کرنا، ٹال مٹول کرنا (یعنی ادائے قرض میں حیلہ حوالہ کرنا، جیسے مَطْلٌ ہے) زور سے ہانکنا، روکنا، گھٹانا، باطل کرنا، طلا کرنا۔ طَلٌّ شبنم کو بھی کہتے ہیں اور خفیف بارش یعنے پھوار کو بھی (اس کی جمع طِلَالٌ اور طُلُلٌ ہے)۔

طَلَلٌ۔ ٹیلہ، عمارت کا اونچا حصہ (اس کی جمع اَطْلَالٌ اور طُلُوْلٌ ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا عَضَّ یَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَهَا مِنْ فِیْهِ فَسَقَطَتْ ثَنَایَا الْعَاضِّ فَطَلَّهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ منہ سے کاٹا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو کاٹنے والے کے سامنے کے دانت نکل پڑے آپ نے دانتوں کی دیت نہیں دلائی۔ اس کو ہدر یعنے باطل کر دیا (فرمایا کیا تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ اونٹ کی طرح دوسرے کا ہاتھ چبا ڈالے)۔ عرب لوگ کہتے ہیں طُلَّ دَمُهٗ۔ اس کا خون بے کار گیا۔

اُطِلَّ۔ بے کار کیا گیا۔

اَطَلَّهُ اللّٰہُ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو لغو اور بیکار کر دیا۔

مَنْ لَّا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ یُطَلُّ۔ (ہم اس کی دیت کیونکر دیں) جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ آواز نکالی (رویا) ایسا خون تو ہدر (لغو) ہے (اس کا کچھ تاوان نہیں) ایک روایت میں بَطَلَ ہے معنے وہی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کہنے والے کو کاہنوں کا بھائی قرار دیا کیونکہ کاہن لوگ بھی ایسے ہی مقفی اور مسجع فقرے کہا کرتے تھے گو مقفی کلام منع نہیں اور قرآن و حدیث میں بھی وارد ہے مگر اس شخص نے حکم شرعی کے خلاف اپنی زبان آوری دکھلائی اس لئے قابل ملامت ہوا۔

اَنْشَاَتْ تَطُلُّهَا وَتَضْهَلُهَا۔ لگی ٹالم ٹولا کرنے اور تھوڑا تھوڑا پانی اس کو دینے۔

فَاَطَلَّ عَلَیْنَا یَهُوْدِیٌّ۔ ایک یہودی ہمارے مکان پر چڑھ آیا (جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو چھوڑ گئے تھے (یعنے جنگ خندق میں)۔

كَانَ یُصَلِّیْ عَلٰی اَطْلَالِ السَّفِیْنَةِ۔ کشتی کے بادبانوں پر نماز پڑھ لیتے۔

طَلَلُ الدَّارِ۔ اجاڑ گھر کا جو نشان رہ گیا ہو، کھنڈر۔

ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰہُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک مینہ شبنم کی طرح (ہلکا ہلکا) بھیجے گا۔

كَاَنَّهُ الطَّلُّ۔ گویا وہ شبنم ہے (مردوں کی منی کی طرح)۔

وَلَا تَجْعَلْ طَلَّهٗ عَلَیْنَا سُمُوْمًا۔ اس کی بارش ہم پر زہر آلود مت کر۔

اَلْمَشْرِقُ مُطِلٌّ عَلَی الْمَغْرِبِ۔ پورب پچھم پر نمایاں ہے۔

اِذَا قُبِضَتِ الرُّوْحُ فَهِیَ مُطِلَّةٌ فَوْقَ الْجَسَدِ۔ جب جان بدن سے نکل جاتی ہے تو وہ بدن کو دیکھتی رہتی ہے (حسرت و افسوس کی نگاہ سے)۔

لَا یَطِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ۔ مسلمان آدمی کا خون بے کار نہیں ہو سکتا یا قصاص ہوگا یا دیت دلائی جائیگی۔

طَلِّ عَلَیَّ بِرِضْوَانِكَ۔ مجھ کو اپنی رضامندی عنایت فرما۔

اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ یُمْشٰی بِهٖ عَلٰی طَلَلِ الْمَاءِ۔ میں تیرے اس نام کے وسیلہ سے مانگتا ہوں جس کو کہہ کر آدمی پانی کی سطح پر چلا جاتا ہے (اور ڈوبتا نہیں)، یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ میں بھی اثر منقول ہے۔

(طَلْمٌ) برابر کرنا، سیدھا کرنا (جیسے تَطْلِیْمٌ ہے)، پونچھنا،

طُلَّامٌ۔ شاہدانہ۔

طُلَوٌ۔ خوان۔

طَلَمٌ۔ دانتوں کا میلا ہونا۔

طُلْمَۃٌ۔ روٹی۔

مِطْلَمَۃٌ۔ روٹی کا بیلن۔

مَرَّ بِرَجُلٍ یُعَالِجُ طُلْمَۃً لِاَصْحَابِہٖ فِیْ سَفَرٍ ایک شخص پر سے گزرے جو سفر میں اپنے ساتھیوں کے لئے روٹی بنا رہا تھا۔

طُلْمَۃٌ۔ وہ روٹی جس کو گرم راکھ میں رکھ کر پکاتے ہیں پُھلکا (اصل میں طَلْمٌ کے معنے ہتھیلی پھیلا کر مارنا ہے۔ بعضوں نے کہا طُلْمَۃٌ وہ تختہ پتھر کا جو توے کی طرح ہوتا ہے اُس پر روٹی پکاتے ہیں)۔

تُطَلِّمُھُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ (ایک روایت میں تُلَطِّمُھُنَّ ہے) عورتیں اُن کو اوڑھنیوں سے مارتی تھیں

(طَلْمَسَۃٌ) تُرش رو ہونا۔

طِلِمْسَاءٌ۔ وہ زمین جس میں نہ کوئی منارہ ہو نہ نشان، تاریکی، اندھیرا۔

لَیْلَۃٌ طِلِمْسَانَۃٌ۔ اندھیری رات، تاریک شب۔

(طَلْہٌ) چلدینا۔

اِطِّلَاہٌ۔ اطلاع۔

طُلَّۃٌ۔ رقیق ابر، پتلا بادل۔

طُلْھَۃٌ۔ بچا ہوا مال۔

وَادٍ اَطْلَہُ۔ جس میدان میں تھوڑی بہت گھاس باقی ہو (اُس کی جمع طُلْہٌ ہے)۔

(طَلْوٌ) پاؤں باندھ دینا، قید کرنا۔

طَلَاوَۃٌ۔ دیر لگانا۔

طِلَاوَۃٌ۔ حسن، رونق، قبول۔

ھٰذَا الْکَلَامُ مَا عَلَیْہِ طُلَاوَۃٌ۔ اس کلام میں کوئی حُسن اور لطف اور رونق نہیں ہے۔

طَلًا اور طَلْوٌ۔ ہرن کا بچہ پیدا ہوتے وقت، ہر چھوٹی چیز (اُس کی جمع اَطْلَاءٌ اور طِلَاءٌ اور طُلِیٌّ ہے)۔

(تَطْلِیٌّ) لیپ کرنا، طلا کرنا۔

تَطْلِیَۃٌ۔ گانا، بیمار کرنا، گالی دینا، طلا کرنا۔

اِطْلَاءٌ۔ گردن مڑ جانا۔

مَا اَطْلٰی نَبِیٌّ قَطُّ۔ کوئی پیغمبر اپنی خواہش پر کبھی نہیں جھکا۔

مَیْلُ الطُّلٰی۔ گردنوں کا جھکنا (یہ طُلَاۃ کی جمع ہے، بمعنے گردن)۔

کَانَ یَرْزُقُھُمُ الطِّلَاءَ۔ حضرت علیؓ لوگوں کو طلا کھلاتے (یعنے انگور کا وہ شیرہ جو پکاتے پکاتے طلا کی طرح گاڑھا ہو گیا ہو یعنے دو تہائی جل کر ایک تہائی رہ جاتا۔ اصل میں طِلَا اُس روغن کو کہتے ہیں جو اونٹوں پر ملا جاتا ہے یعنے تارکول یا ڈامر۔ بعضے عرب لوگ شراب کو بھی طلا کہتے ہیں)۔

اَوَّلُ مَا یُکْفَأُ الْاِسْلَامُ کَمَا یُکْفَأُ الْاِنَاءُ ...... فِیْ شَرَابٍ یُقَالُ لَہُ الطِّلَاءُ۔ سب سے پہلے اسلام جس چیز میں اوندھا کیا جائے گا جیسے برتن اوندھا کیا جاتا ہے وہ ایک شراب میں ہوگا جس کو طلا کہیں گے (خواہ مخواہ اُس شراب کو حلال کرنے کے لئے اس کا نام طلا رکھ لیں گے حالانکہ وہ طلا نہ ہوگا بلکہ رقیق مسکر شراب ہو گی۔ طِلَاء تو رُب کی طرح گاڑھا ہوتا ہے وہ حلال ہے جیسے حضرت علیؓ سے منقول ہوا)۔

اِنَّ لَہٗ لَحَلَاوَۃً وَاِنَّ عَلَیْہِ لَطُلَاوَۃً۔ اُس کلام میں ایک شیرینی ہے اور ایک رونق اور تازگی ہے۔

مَنِ اطَّلٰی اَوِ احْتَجَمَ۔ جو شخص نورہ لگائے (زیر ناف کے بال نکالنے کے لئے) یا پچھنے لگائے۔

فَاطَّلٰی فِیْہِ نَاسٌ۔ کچھ لوگوں نے اُن دنوں میں نورہ لگایا۔

لہ اس حدیث کو طَلَوٌ میں بیان کرنا تھا ۱۲ منہ

مُطْلًى۔ بیمار قیدی جس کی رہائی کی امید نہ ہو۔
مَافِیْہِ طِلًى۔ اس میں کچھ لذت نہیں ہے۔
اِذَا زَادَ الطِّلَاءُ عَلَى الثُّلُثِ فَهُوَ حَرَامٌ۔ جب طلا تہائی سے زیادہ باقی رہے یعنے دو تہائی سے کم جلا دیا جائے تو وہ حرام ہے۔
مَنْ عَرَفَ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ وَاجِبَ حَقِّ اِمَامِهٖ عَلِمَ فَضْلَ طُلَاوَةِ الْاِسْلَامِ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے جو کوئی امام کا واجب حق پہچانے گا اُسی نے اسلام کی رونق پہچانی (یعنے بغیر معرفت امام کے ایمان کامل نہ ہوگا یہ امامیہ کی روایت ہے اُن کے مذہب میں توحید اور نبوت اور امامت اور معادیہ سب اصول ایمان ہیں۔ اہل سنت امامت کو اصول ایمان میں نہیں گنتے)۔

باب الطاء مع المیم

(طَمْثٌ) حیض آنا، ازالہ بکارت کرنا، چھونا، میل کچیل، فساد۔
حَتّٰى جِئْنَا سَرِفَ فَطَمِثْتُ۔ ہم سرف آئے وہاں مجھ کو حیض آگیا۔
طَمِثَتْ۔ ازالہ بکارت کی وجہ سے وہ خون آلودہ ہو گئی۔
طَامِثٌ۔ حیض والی عورت۔
اَلطَّامِثُ اَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ شَرَابِهَا وَلَا اُحِبُّ اَنْ اَتَوَضَّأَ مِنْهُ۔ حائضہ عورت جو پانی پیئے اُس کا بچا ہوا پانی میں پی سکتا ہوں لیکن اُس سے وضو کرنا مجھ کو پسند نہیں ہے۔
(طَمْحٌ) یا طِمَاحٌ یا طُمُوْحٌ۔ بلند ہونا، تیز نظر کرنا، آنکھ اُٹھا کر دیکھنا، شرارت کرنا، لے جانا۔
تَطْمِيْحٌ۔ اُٹھانا (جیسے اِطْمَاحٌ ہے)۔
طَامِحٌ۔ بلند۔

طَمَّاحٌ۔ حریص (جیسے طَمَّاعٌ ہے)۔
كُنْتُ اِذَا رَاَيْتُ رَجُلًا ذَا قِشْرٍ طَمَحَ بَصَرِيْ اِلَيْهِ۔ جب میں کسی مرد کو لباس پہنے ہوئے دیکھتی تو میری نگاہ اُس کی طرف لگ جاتی، یا اُس کے اوپر اٹھتی۔
فَخَرَّ اِلَى الْاَرْضِ فَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ اِلَى السَّمَاءِ۔ آپ زمین پر گر پڑے آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف لگ گئی تھیں (یہ اُس وقت کا قصہ ہے جب کعبہ کی تعمیر کے وقت آپ نے ازار اُٹھا کر پتھر لانے شروع کئے اللہ تعالیٰ کو منظور نہ ہوا کہ نبوت سے پہلے بھی آپ کسی نازیبا بات کے مرتکب ہوں)۔
نَهَى الرَّجُلَ اَنْ يَطْمَحَ بِبَوْلِهٖ مِنَ السَّطْحِ بِالْهَوَاءِ۔ آپ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص کوٹھے پر سے اپنا پیشاب ہوا میں اُڑائے (کیونکہ ایسا کرنے سے ممکن ہے کہ خود اُس پر اور دوسرے لوگوں پر پیشاب کی چھینٹیں اُڑیں)۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِي الْاُفُقِ الطَّامِحِ۔ شکر اُس اللہ کا جس کے آسمان کا کنارہ بلند ہے۔
اِيَّاكَ اَنْ تَطْمَحَ بَصَرَكَ اِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكَ۔ اپنی نگاہ اُس شخص کی طرف مت لگا جو تجھ سے بڑھا ہوا ہے (مال دولت اقبال اور حسن و جمال میں) ایسا کرنے سے بچارہ (کیونکہ ایسا کرنے سے دل میں ناشکری پیدا ہوتی ہے ہمیشہ آدمی کو اُن لوگوں کی طرف دیکھنا چاہیئے جو اپنے سے کم ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ کا شکر پیدا ہو)۔
طُمُوْحُ الْاٰمَالِ قَدْ خَابَتْ اِلَّا لَدَيْكَ۔ بڑی بڑی آرزوئیں پوری نہیں ہوتیں مگر وہ آرزوئیں جو تجھ سے کی جاتی ہیں (تو اُن کو پورا کرنے والا ہے)۔
طَمَحَتِ الْمَرْاَةُ فَهِيَ طَامِحٌ۔ یہ عورت مردوں کو گھورنے والی ہے۔
اَبُو الطَّمَحَانِ حَنْظَلَةُ الْقَيْنِيُّ: بنی قضاعہ کا شاعر ہے۔ جاہلیت اور اسلام دونوں دور پائے، ایک مرتبہ یہ

قید ہو گئے تھے، ان کی پیشانی کے بال کاٹ کر مشرکوں نے آزاد کر دیا۔

(طَمَحٌ) تکبر، غرور، گھمنڈ۔

(طَمْرٌ) دفن کرنا، پوشیدہ کرنا، نیچے کی طرف کودنا (جیسے طُمُوْرٌ اور طِمَارٌ) بھر دینا، پھول جانا، زمین میں چلے جانا۔

طَمَرَ فِیْ ضِرْسِہٖ۔ دانت میں بڑے زور کا درد ہونے لگا۔

طَمَرَ۔ سوج جانا۔

تَطْمِیْرٌ۔ لپیٹ دینا، پردے ڈال دینا۔

اِطِّمَارٌ۔ کود جانا، یعنے پیچھے سے کود کر جانور پر چڑھ جانا۔

طَامِرٌ۔ پسو۔

طِمْرٌ۔ پرانا، بوسیدہ کپڑا (اس کی جمع اَطْمَارٌ ہے)۔

طُوْمَارٌ۔ کتاب کا بنڈل (اس کی جمع طَوَامِیْرُ ہے)۔

مَطْمُوْرَۃٌ۔ وہ گڑھا جس میں غلہ رکھا جاتا ہے (اس کی جمع مَطَامِیْرُ ہے)۔

ھُوَ عَلٰی مِطْمَارِ اَبِیْہِ۔ وہ اپنے باپ کی وضع پر ہے۔

مِطْمَارٌ۔ پرانے کپڑے پہننے والے کو بھی کہتے ہیں۔

طُمُرَّۃُ الشَّبَابِ۔ عنفوانِ شباب، آغاز جوانی، شروع جوانی۔

رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِیْ طِمْرَیْنِ لَا یُؤْبَہُ لَہٗ۔ کوئی کوئی پریشان، سر خاک آلودہ دو پرانے کپڑے پہنے ہوئے جس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

رَاٰنِیْ وَعَلَیَّ طِمْارٌ۔ مجھ کو پرانے پھٹے کپڑے پہنے دیکھا۔

فَیَقُوْلُ الْعَبْدُ عِنْدِیْ الْعَظَائِمُ الْمُطَمَّرَاتُ۔ بندہ عرض کرے گا پروردگار میرے بڑے بڑے پوشیدہ گناہ ہیں (جن کو میں جانتا ہوں اور تو ہی جانتا ہے) دوسرے بندوں کو معلوم نہیں ہیں (ایک روایت میں مُطَمِّرَاتٌ بکسرۂ میم بصیغہ اسم فاعل ہے یعنی ہلاک اور تباہ کرنے والے گناہ)۔

مَنْ نَامَ تَحْتَ صَدَفٍ مَائِلٍ وَھُوَ یَنْوِی التَّوَکُّلَ فَلْیَرْمِ نَفْسَہٗ مِنْ طَمَارٍ۔ جو شخص جھکی ہوئی عمارت کے تلے (جس کے گرنے کا ڈر ہو) سو رہے اور توکل کا بہانہ کرے (یعنے یوں کہے کہ میرا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہے وہ بچائے گا) تو اس کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو بلندی سے نیچے گرا دے (یعنے اونچے پہاڑ یا عمارت سے نیچے گر پڑے اور توکل کا بہانہ کرے حالانکہ کوئی توکل کا مدعی ایسا نہیں کرتا پھر جب توکل کی وجہ سے وہ بلندی پر سے گرنا پسند نہیں کرتا تو جھکی ہوئی دیوار یا عمارت کے تلے سونا بھی اس کو لازم نہیں ہے۔ اصل یہ ہے کہ ایسا شخص جو ہلاکت کے مواقع سے پرہیز نہیں کرتا اور اپنے آپ کو متوکل قرار دیتا ہے متوکل نہیں ہے بلکہ بے وقوف اور جاہل ہے توکل یہ ہے کہ آدمی ضروری اسباب جمع کر کے اندیشناک چیزوں سے حفاظت کرے اور اپنا سامان ہر طرح سے محفوظ کر کے پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے اپنی تدبیر اور سامان اور اسباب پر نازاں نہ ہو یعنے دل میں یہ یقین رکھے کہ ہمارے سامان اور اسباب اور تدابیر سے کچھ نہ ہو گا، ہو گا وہی جو اللہ تعالےٰ چاہے گا یہ ایک ظاہری دلجمعی اور تسلی ہے)۔

اِذَا حَدَّثَ اَقِمِ الْمِطْمَرَ۔ جب حدیث بیان کرے تو ماپ کی ڈوری سیدھی کر (یعنے وہ ڈوری جس سے معمار عمارت کو سیدھا کرتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ حدیث بیان کرتے وقت بڑی احتیاط کر کوئی لفظ کم و بیش نہ ہونے پائے)۔

وَاٰخَرُ یَھْوِیْ مِنْ طِمَارٍ قَتِیْلٌ۔ اور ایک (یعنے حضرت مسلم بن عقیلؓ) بلندی پر سے گر رہے ہیں مقتول ہو کر (ابن زیاد نے آپ کو بلندی پر سے گرا دینے کا حکم دیا تھا)۔

لَیْسَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ مَنْ خَالَفَکُمْ اِلَّا الْمِطْمَرُ۔ تم میں اور تمہارے مخالفوں میں ایک ماپ کی ڈوری ہے (اس سے ان کی کجی اور بے راہی معلوم ہو سکتی ہے)۔

(طَمْسٌ) مِٹ جانا، محو ہو جانا، تاریک پڑ جانا، بے نور ہو جانا، بگڑ جانا، دور ہو جانا، مٹا دینا، ہلاک کرنا، ڈھانپ لینا۔

اِنَّهٗ مَطْمُوْسُ الْعَيْنِ۔ دجال کی ایک آنکھ بالکل نادارد ہوگی (یعنے ایک آنکھ کا مقام صاف ہموار ہوگا گویا وہاں آنکھ تھی ہی نہیں یا جڑ سے غائب ہوگی نہ یہ کہ اُوپر اُٹھی ہوئی، یا پھوٹی ہوئی۔ دوسری روایت میں ہے کہ ایک آنکھ میں اُس کے پھلی ہوگی یعنے انگور کی طرح پھولی ہوئی۔ شاید یہ دوسری آنکھ کا حال ہو۔ غرض اُس کی دونو آنکھیں بگڑی ہوئی اور عیب دار ہونگی۔ اللہ تعالےٰ کو اُس کی عاجزی اور بیچارگی دکھانا منظور ہوگی کہ جو کوئی اپنا عیب درست نہ کر سکے وہ خدا کیونکر ہو سکتا ہے)۔

وَيَمْسِيْ سَرَابُهَا طَامِسًا۔ وہاں کا سراب (یعنے چلتی ریت جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے) کبھی مٹ جائے گی کبھی پھر نمودار ہوگی (خطابی نے کہا صحیح طَامِيًا ہے یعنے بلند اور مرتفع)۔

تَطْمِسُ الْعَيْنَ۔ یہ سانپ بصارت (بینائی) کھو دیتا ہے (یعنی اُس کے زہر کی خاصیت یہ ہے کہ جب کسی کو دیکھے تو اُس کی بینائی جاتی رہتی ہے انہی سانپوں میں ایک سانپ ہے جس کو ناظر کہتے ہیں، اُس کی آنکھ جب کسی آدمی کے آنکھ سے مقابل ہوئی کہ وہ مرا)۔

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ۔ پروردگار اُن کے مالوں اور جائدادوں کو برباد کر دے۔

نَطْمِسَ وُجُوْهًا۔ جب مونہوں کو مٹا کر گدیوں کی طرح صاف سپاٹ کر دیں گے۔

اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا۔ حجر اسود اور مقام ابراہیم دونوں یاقوت تھے (چمکتے ہوئے چلا دار) اللہ تعالےٰ نے اُن کی چمک مٹا دی۔ (بعضوں نے کہا گناہوں کے اثر سے اُن کا نور مٹ گیا)۔

(طَمْطَمَةٌ) تیرنا۔

طَمْطَامٌ۔ بیچ دریا، جہاں پانی بہت گہرا ہو۔

اِنَّهٗ لَفِيْ ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ وَلَوْلَايَ لَكَانَ فِي الطَّمْطَامِ۔ ابو طالب دوزخ میں اُس جگہ ہیں جہاں آگ ٹخنوں تک ہے اگر میں نہ ہوتا (یعنے میری حمایت اور محافظت اُنھوں نے نہ کی ہوتی) تو بیچ دوزخ میں رہتے جہاں آگ بے انتہا گہری ہے۔

لَيْسَ فِيْهِمْ طُمْطُمَانِيَّةُ حِمْيَرَ۔ قریش قبیلے کے لوگوں میں حمیر والوں کی طرح تمتماہٹ نہیں ہے (یعنے لفظوں کا بگاڑنا اور عجمیوں کی طرح بات کرنا جیسے حمیر قبیلے والوں کی عادت ہے یہ بات قریش میں نہیں ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا حال تھا۔ اب تو قریش والوں کی عربی بگڑ گئی ہے اور صد ہا عجمی الفاظ اُن کی زبان میں شریک ہو گئے ہیں بلکہ دوسرے قبائل کی زبانیں جو عرب کے دیہات اور جنگل میں رہتے ہیں بہ نسبت اُن کے کسی قدر درست ہیں)۔

(طَمَعٌ) یا طَمَاعٌ یا طَمَاعِيَةٌ۔ حرص کرنا، لالچ کرنا۔

مِطْمَاعٌ۔ بڑا حرص کرنے والا۔

مَطْمَعٌ۔ جس چیز کی طمع ہو۔

(طَمْلٌ) زور سے ہانکنا، لکیریں کرنا، خوب رنگنا، لتھڑ جانا۔

اِطْمَالٌ۔ مٹا دینا۔

خَلَقَ اللّٰهُ الطَّمْلَ۔ اللہ نے ساری مخلوقات کو پیدا کیا۔

طِمْلٌ۔ بدکار، بے پرواہ آدمی۔

(طَمٌّ) ڈھانپ لینا، غالب ہونا (جیسے طُمُوْمٌ) بہت ہونا، مونڈنا، کترنا۔

طَمِيْمٌ اور طَمٌّ۔ جلدی کرنا، چلدینا، آہستہ دوڑنا۔

تَطْمِيْمٌ۔ ایک شاخ پر کرنا۔

اِطْمَامٌ۔ کاٹنے کا وقت آجانا۔

طَامَّةٌ۔ آفت، مصیبت، اور قیامت۔

خَرَجَ وَقَدْ طَمَّ شَعْرَہٗ۔ اپنے بال کتر کر نکلے۔
اِنَّہٗ رَأٰی مَطْمُوْمَ الرَّأْسِ۔ سلمان فارسیؓ کو دیکھا اُن کے بال کترے ہوئے تھے۔
وَعِنْدَہٗ رَجُلٌ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ۔ اُن کے پاس ایک شخص تھا جس کے بال کترے ہوئے تھے۔
رَجُلٌ اَسْوَدُ مَطْمُوْمٌ۔ ایک سانولا شخص جو بال کترایا ہوا تھا۔
لَا تُطَمُّ امْرَأَۃٌ اَوْ صَبِیٌّ تَسْمَعُ کَلَامَکُمْ۔ کوئی عورت یا بچّہ تمہارے بیہودہ کلام سے پریشان نہ کیا جائے۔
.... مَا مِنْ طَامَّۃٍ اِلَّا وَفَوْقَھَا طَامَّۃٌ۔ ہر ایک آفت سے ایک دوسری آفت بڑھ چڑھ کر ہے۔
طَامَّات۔ صوفیہ کی وہ باتیں جو قرآن یا حدیث کی تفسیر میں ظاہری معنی چھوڑ کر بنائی جاتی ہیں (یہ ایک بدعت ہے جو صحابہ اور تابعین کے زمانہ کے بعد اسلام میں پیدا ہوئی اور اب تک جاری ہے جاہل اور بد دین فقیر اپنے آپ کو واصل الی اللہ اور حقائق دان قرار دے کر قرآن کی آیتوں اور حدیثوں کے وہ معنی بیان کرتے ہیں جن کو لغت اور عرف سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ وہ صحابہ اور تابعین سے ماثور ہیں تمام اہل بدعات اسی بلا میں مبتلا ہیں)۔
ثَلٰثٌ مَنِ اعْتَادَھُنَّ لَمْ یَدَعْھُنَّ طَمُّ الشَّعْرِ وَنِکَاحُ الْاِمَاءِ وَتَشْمِیْرُ الثَّوْبِ۔ تین باتوں کی جو کوئی عادت کرے گا تو پھر اُن کو نہ چھوڑے گا، ایک تو بال کترنا، دوسرے لونڈیوں سے صحبت کرنا، تیسرے کپڑا اٹھانا (رکوع میں جاتے وقت)۔
جَاءَ بِالطِّمِّ وَالرِّمِّ۔ بہت مال لے کر آیا۔
(طَمْنٌ) یا مُطْمَئِنٌّ۔ تھما ہوا، ساکن، نرم، ملائم نشیبی زمین۔
طُمَأْنَۃٌ۔ جھکانا، ساکن ہونا۔
تَطَامُنٌ۔ جھکنا۔

اِطْمِئْنَانٌ۔ سکون اور قرار۔
طُمَأْنِیْنَۃٌ۔ اطمینان اور تسلّی۔
مُطَامَنَۃٌ۔ ساکن کرنا۔
(طُمُوٌّ) یا طُمِیٌّ۔ بلند ہونا، بھر دینا، لمبا ہونا، بھر جانا۔
مَا طَمَا الْبَحْرُ وَقَامَ تِعَارٌ۔ جب تک سمندر بھرپور رہے۔ اور تعار (ایک پہاڑ کا نام ہے) کھڑا رہے۔
طَمَتِ الْمَرْأَۃُ بِزَوْجِھَا۔ عورت نے اپنے خاوند سے شرارت کی۔

بابُ الطّاء مع النّون

(طَنَأٌ) شرم کرنا۔
طَنَاءٌ۔ سینہ میں کچھ ہونا جس کے نکالنے میں شرم کرنا۔
اِطْنَاءٌ۔ مائل ہونا، جان باقی نہ چھوڑنا، فوراً مار ڈالنا۔
(طَنَبٌ) ٹیڑھا ہونا، لمبا ہونا۔
تَطْنِیْبٌ۔ طنابیں کھینچ کر باندھنا، اقامت کرنا، آواز کرنا۔
اِطْنَابٌ۔ مبالغہ کرنا، طول کرنا، ایک کے پیچھے ایک جانا، دور تک جانا۔
مَا بَیْنَ طُنُبَیِ الْمَدِیْنَۃِ اَحْوَجُ مِنِّیْ اِلَیْھَا۔ مدینہ کے دونوں کناروں میں مجھ سے زیادہ کوئی اُس کا محتاج نہیں ہے۔
اِنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَیْسٍ تَزَوَّجَ امْرَأَۃً عَلٰی حُکْمِھَا فَرَدَّھَا عُمَرُ اِلٰی اَطْنَابِ بَیْتِھَا۔ اشعث بن قیس نے ایک عورت سے نکاح کیا اس شرط پر کہ جو مہر وہ مانگے گی اُس کو دوں گا۔ حضرت عمرؓ نے اُس کو اُس کے خاندان کی طنابوں کی طرف پھیرا (یعنے مہر مثل دلایا جو اُس کے خاندان کی دوسری عورتوں کا تھا)۔
مَا اُحِبُّ اَنَّ بَیْتِیْ مُطَنَّبٌ بِبَیْتِ مُحَمَّدٍ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ خُطَایَ۔ مجھ کو یہ پسند نہیں ہے کہ میرے گھر کی

طنابیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے لگی ہوں (یعنی میرا گھر آپ کے گھر سے ملا ہوا ہو) میں تو اپنے قدموں کا ثواب اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہوں (یعنے دور سے مسجد آنے کا)۔

مِثْنَ عَثَرَ بِطُنُبِ فُسْطَاطٍ۔ جو کوئی خیمہ کی طناب میں اٹک کر پھسلا۔

اَطْنِبُوا فِی الْکَلَامِ وَاَطْنِبُوا السَّیْرَ۔ گفتگو میں مبالغہ کرو اور چلنے میں (عرب لوگ کہتے ہیں اَطْنَبَتِ الرِّیحُ۔ جب گرد و غبار کے ساتھ تیز ہوا چلے)۔

اِذَا ثَبَتَ الْعَمُودُ نَفَعَتِ الْاَطْنَابُ وَالْاَوْتَادُ۔ جب ڈیرے کے بیچ کا ستون جما ہوا رہے تو طنابیں اور میخیں کام دیتی ہیں (اگر بیچ کا ستون ہی ہلتا رہے یا اکھڑ جائے تو پھر طنابیں اور میخیں اور پردے کیا کام آتے ہیں وہ سب بیکار ہوں گے گر جائیں گے)۔

(طُنْبُورٌ) طنبورہ، جو ایک مشہور باجا ہے (یعنی ستار)۔

(طَنْجَۃ) ایک مشہور شہر ہے شمالی افریقہ میں آبنائے جبل طارق کے پاس۔ اس کے شمال میں بحر اوقیانوس اور جنوب میں ملکِ مغرب ہے۔ مشہور بندرگاہ ہے۔

(طَنَفٌ) تہمت لگنا۔

طَنَافَۃٌ اور طُنُوفَۃٌ اور طَنَفٌ۔ باطن خراب ہونا، بدنیتی، اور کور باطنی۔

تَطْنِیفٌ۔ تہمت لگانا۔

اِطْنَافٌ۔ زاہد، اور متنفر کرنا۔

تَطَنُّفٌ۔ ڈھانپ لینا، کسی قوم پر پہنچ کر اسے گھیر لینا۔

طَنِفٌ۔ جس پر تہمت لگائی گئی ہو یعنے متہم، اور جو کم خوراک ہو اور بد باطن۔

طَنَفٌ یا طُنُفٌ۔ چھجہ، پہاڑ کی چوٹی، کانس، مہتابی۔

کَانَ سُنَّتُھُمْ اِذَا تَرَھَّبَ الرَّجُلُ مِنْھُمْ ثُمَّ طُنِّفَ بِالْفُجُوْرِ لَمْ یَقْبَلُوْا مِنْہُ اِلَّا الْقَتْلَ۔ نصاریٰ کا قاعدہ تھا کہ جب کوئی اُن میں سے درویش ہو جاتا (تارک الدنیا بن جاتا یا راہب) پھر اُس کے بعد بدکاری کرتا (زنا، لواطت وغیرہ) تو اُس کو قتل ہی کر ڈالتے (اُس سے کم کوئی سزا نہ دیتے کیونکہ درویش بن کر اور لوگوں میں اپنا تقویٰ اور پرہیزگاری جتا کر پھر بدکاری کرنا، یا غیر عورت پر دست درازی کرنا انتہا درجہ کی بے ایمانی اور بدمعاشی ہے)۔

(طَنْفَسَۃٌ) خوش خلقی کے بعد بدخلق ہو جانا۔ بہت کپڑے پہننا۔

طَنْفَسَۃ اور طِنْفِسَۃ اور طُنْفُسَۃ اور طِنْفَسَۃ اور طَنْفِسَۃ بچھونا، کپڑا، بوریا، جس کا عرض ایک ہاتھ کا ہو (نہایہ میں ہے کہ طَنْفَسَۃ وہ بچھونا جس کا سرا باریک ہو، یعنی حاشیہ دار اُس کی جمع طَنَافِس ہے)۔

عَلٰی طَنْفَسَۃٍ خَضْرَاءَ عَلٰی کَبِدِ الْبَحْرِ۔ ایک سبز کملی پر دریا کے بیچ و بیچ۔

اَرٰی طَنْفَسَۃً۔ میں ایک حاشیہ دار کملی دیکھتا ہوں۔

کَانَ اَبِیْ یُصَلِّیْ عَلَی الْخُمْرَۃِ یَجْعَلُھَا عَلَی الطِّنْفِسَۃِ۔ میرے باپ ایک سجدہ گاہ، جائے نماز (چھوٹے بوریئے) پر (جس پر منہ اور دونوں ہاتھ آتے) نماز پڑھتے اُس کو کملی یا چادر پر بچھا لیتے۔

طَفَسٌ۔ میل کچیل۔

رَجُلٌ طَفِسٌ۔ میلا کچیلا آدمی۔

(طَنٌّ) یا طَنِیْنٌ۔ آواز مکھی یا ناقوس کی آواز دینا، بھنبھنانا، بجنا، مرجانا۔

تَطْنِیْنٌ۔ آواز دینا۔

اِطْنَانٌ۔ کاٹ ڈالنا۔

طَنٌّ۔ تازہ، سرخ، پختہ، شیریں کھجور۔

طُنٌّ۔ بدن، آدمی کا جسم۔

اَلطِّنِّیُّ۔ بڑے ڈیل ڈول کا آدمی۔

قَصِیْدَۃٌ طَنَّانَۃٌ۔ بڑا مشہور و معروف قصیدہ۔

ضَرَبَہٗ فَاَطَنَّ قِحْفَہٗ۔ حضرت علیؓ نے اُس کو ایسی مار

لگائی کہ اُس کے کھوپری میں سے آواز نکلی۔ (یعنے ہڈی کٹنے کی)۔

طَنِیْنٌ۔ سخت چیز کی آواز، جیسے گھنٹے وغیرہ کی۔

صَمَدْتُ یَوْمَ بَدْرٍ نَحْوَ اَبِیْ جَھْلٍ فَلَمَّا اَمْکَنَنِیْ حَمَلْتُ عَلَیْہِ وَضَرَبْتُہٗ ضَرْبَۃً اَطَنَّتْ قَدَمَہٗ بِنِصْفِ سَاقِہٖ فَوَاللّٰہِ مَا اُشَبِّھُھَا حِیْنَ طَاحَتْ اِلَّا النَّوَاۃَ تَطِیْحُ مِنْ مِرْضَخَۃِ النَّوٰی۔ (معاذ بن جموح رضؓ کہتے ہیں) بدر کے دن میں ابوجہل کے طرف لپکا جب مجھ کو موقع ملا تو میں نے اُس پر حملہ کیا اور ایک ضرب ایسی لگائی کہ اُس کا پاؤں آدھی پنڈلی سے کاٹ ڈالا۔ خدا کی قسم جب اُس کا پاؤں کٹ کر گرا تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے گٹھلی موسلی کے تلے سے اُڑ جاتی ہے۔ (مِرْضَخَۃٌ گٹھلی پھوڑنے کا آلہ)۔

فَمَنْ تَطُنُّ۔ تم کس پر گمان کرتے ہو۔ (ایک روایت میں ظائے معجمہ سے منقول ہے جیسا آگے آئے گا)۔

لَمْ یَکُنْ عَلِیٌّ یُطَنُّ فِیْ قَتْلِ عُثْمَانَ۔ حضرت علیؓ پر حضرت عثمانؓ کے قتل کا کسی کو گمان نہ تھا (بلکہ آپ نے تو حضرت عثمانؓ کے بچانے کی جہاں تک ہو سکا کوشش کی)۔

(طَنْیٌ) درخت کے پھل بیچنا، خریدنا، بدکاری کرنا، بدکاری پر قائم رہنا، بچھو کے زہر سے اچھا ہو جانا۔

تَطْنِیَۃٌ۔ علاج کرنا، داغ دینا۔

اِطْنَاءٌ۔ بدکاری کیے جانا، زہر کا قاتل ہونا۔

عَمَدْتُ اِلٰی سُمٍّ لَا یُطْنِیْ۔ میں نے ایسا زہر لیا جو باقی نہیں رکھتا جس سے کوئی بچ نہیں سکتا (یعنے سم قاتل زہر ہلاہل)۔ (عرب لوگ کہتے ہیں رَمَاہُ اللّٰہُ بِاَفْعٰی لَا تُطْنِیْ۔ اللہ تعالیٰ اُس کو ایسے سانپ سے ڈسوائے جو زندہ نہیں چھوڑتا (اُس کا کاٹا ہوا بچ نہیں سکتا)۔

۲ پردیسیوں کو مبارکباد ہو ۱۲ مص

بَابُ الطَّاءِ مَعَ الْوَاوِ

(طُوْبٌ) پکی اینٹ، توپ۔

طُوْبْچِی۔ توپ چلانے والا، گولنداز۔

طُوْبٰی۔ بہشت کا نام ہے یا بہشت کے ایک درخت کا جو بہت بڑا ہے۔

اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَاَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ۔ اسلام کا دین غربت کے ساتھ شروع ہوا (پہلے غریب غریب لوگ کمزور مسلمان ہوئے تھے) اور پھر (ایک زمانہ میں) ایسا ہی غریب ہو جائے گا (غریبوں میں دین رہ جائے گا امیر اور مالدار لوگ دین کی پرواہ نہ کریں گے) تو غریبوں کے واسطے طوبیٰ ہے (یعنے بہشت ہے یا طوبیٰ سے خوشی اور مبارکبادی مُراد ہے جیسے اگلی حدیث میں ہے طُوْبٰی لِلشَّامِ لِاَنَّ الْمَلٰئِکَۃَ بَاسِطَۃٌ اَجْنِحَتَھَا عَلَیْھَا۔ شام کے رہنے والوں کو خوشی ہو کیونکہ فرشتے اپنے پر اُس پر پھیلاتے ہوئے ہیں)۔

طُوْبٰی سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَا یَرَانِیْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات بار یہ فرمایا، مبارکبادی ہے اُس شخص کو جس نے مجھ کو نہیں دیکھا (اور پھر مجھ پر ایمان لایا، میری نبوت کی تصدیق کی)۔

(طَوْحٌ) ہلاک ہونا، یا ہلاکت کے قریب ہونا، پریشان سرگردان پھرنا، بے قصد نکل جانا، نشانہ پر نہ پڑنا۔

تَطْوِیْحٌ۔ گمراہ کرنا، اِدھر اُدھر لیجانا، لکڑی سے مارنا، ایسے ملک میں بھیجنا جہاں سے پھر نہ آسکے، ہوا میں ڈالدینا۔

طَوَّحَ بِہٖ۔ اُس کو ایسے میدان میں بھیجا جہاں ہلاکت ہے۔

طَوَّحَتْہُ الطَّوَائِحُ۔ اُس کو آفتوں نے پھینک مارا۔

لہ یا یہ معنی ہیں کہ اسلام پردیسیوں کی سی حالت میں شروع ہوا اور اس کی پھر یہی حالت ہو جائے گی یعنی اجنبی کی طرح ہو جائے گا۔ ہزاروں میں چند ہی ایمان والے ہوں گے جو پردیسیوں کی طرح ہوں گے۔ سوان م

طَوَّحَتْ بِیْ طَوَائِحُ الزَّمَنِ۔ مجھ کو زمانہ کے حادثوں نے اِدھر اُدھر پھینک مارا۔
مَطَاحَۃٌ۔ پھینک مارنے کا مقام (اس کی جمع مَطَاوِحُ ہے)۔
فَمَا رَأَیَ مَوْطِنٌ اَکْثَرَ قِحْفًا سَاقِطًا وَّکَفًّا طَائِحَۃً۔ جنگ یرموک سے زیادہ کسی مقام میں گری ہوئی کھوپریاں اور کٹے ہوئے پنجے نہیں دیکھے (یعنی اس جنگ میں بہت کثرت سے لوگ مارے گئے)۔
(طَوْدٌ) ثابت رہنا، جمے رہنا۔
تَطْوِیْدٌ۔ گھومنا۔
اِنْطِیَادٌ۔ ہوا میں چڑھ جانا۔
ذٰلِكَ طَوْدٌ مُّنِیْفٌ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ ایک بلند پہاڑ تھے (یعنے صاحب عزم اور ہمت ثابت الارادہ)۔
طَادٌ۔ بھاری۔
مَطَادَۃٌ۔ دور میدان۔
مُطَّوِّدٌ۔ دور۔
بِنَاءٌ مُّنْطَادٌ۔ عالی شان عمارت۔
(طَوْرٌ)۔ نزدیک ہونا، حالت اور ہیات اور شکل۔
طَوْرًا بَعْدَ طَوْرٍ۔ بار بار۔
اَلنَّاسُ اَطْوَارٌ۔ آدمی مختلف طرز کے ہیں، کئی وضع کے۔
جَاوَزَ طَوْرَہٗ۔ اپنے اندازے سے بڑھ گیا۔
فَاِنَّ الدَّھْرَ اَطْوَارٌ دَھَارِیْرُ۔ یہ زمانہ نئے نئے رنگ بدلتا رہتا ہے (کبھی خوشی، کبھی رنج، کبھی تونگری، کبھی مفلسی، کبھی تندرستی کبھی بیماری)۔
تَعَدّٰی طَوْرَہٗ۔ اپنی حالت سے آگے بڑھ جائے (یعنے اُس میں جوش آنے لگے، نشہ پیدا ہو جائے)۔
وَاللّٰہِ لَا اَطُوْرُ بِہٖ مَا سَمَرَ سَمِیْرٌ۔ خدا کی قسم جب تک کوئی رات کو داستان کہنے والا داستان کہتا رہے میں اُس کے نزدیک نہیں جانے کا (یعنی قیامت تک کبھی اُس کے قریب نہیں جاؤں گا)۔
طُوْرٌ۔ ایک مشہور پہاڑ ہے جزیرہ نما سینا کے جنوب میں۔ جس پر اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا۔
طُوْرِیٌّ۔ وحشی پرندہ، یا وحشی آدمی۔
لَقِیَ مِنْہُ الْاَطْوَرِیْنَ۔ اُس سے آفتیں اُٹھائیں۔
بَلَغَ فِی الْعِلْمِ اَطْوَرَیْہِ۔ علم کی دونوں حدوں تک پہنچ گیا (اوّل اور آخر تک)۔
خَلَقَکُمْ اَطْوَارًا۔ تم کو مختلف شکلوں اور وضعوں میں بنایا۔ کبھی درخت تھے پھر پھل ہوئے پھر نطفہ ہوئے پھر علقہ پھر مضغہ پھر انسان، بچے پھر جوان پھر بوڑھے)۔
اَطْوَارٌ سَبْعَۃٌ۔ سات چیزیں ہیں صوفیہ کے نزدیک طبع، نفس، قلب، روح، سر، خفی، اخفی۔ بعضوں نے چھ لطیفے بیان کئے نفس، قلب، روح، سر، خفی، اخفی ان کو لطائف ستہ کہتے ہیں۔
کَانَتْ قِرَاءَتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْفَعُ طَوْرًا وَّیَخْفِضُ طَوْرًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو اس طرح پڑھتے کبھی آواز کو بلند کرتے کبھی پست۔ (کبھی سری نماز میں بھی آپ ایک آدھ آیت پکار کر پڑھ دیتے)۔
(طَوْسٌ) خوبصورت ہونا، تازہ ہونا، روندنا۔
تَطْوِیْسٌ۔ لیجانا، آراستہ کرنا۔
تَطَوُّسٌ۔ آراستہ ہونا۔
طَاؤُوْسٌ۔ مور (جو مشہور پرندہ ہے، اس کی تصغیر طُوَیْسٌ ہے)۔
طَاسٌ۔ گلاس پانی پینے کا۔
طُوَیْسٌ۔ ایک منحوس شخص کا نام تھا[1]۔ جس رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اُس رات کو وہ پیدا ہوا، اور جس دن حضرت ابوبکر صدیقؓ فوت ہوئے اُس دن اُس کی دودھ چھڑائی ہوئی اور جس دن حضرت عمرؓ فوت ہوئے

[1] اس کا پورا نام عیسےٰ طویس تھا ۱۲

اُس دن بالغ ہوا اور جس دن حضرت عثمانؓ قتل ہوئے اُس دن اُس کی شادی ہوئی اور جس دن امام حسینؓ شہید ہوئے اُسی دن اُس کا لڑکا پیدا ہوا۔ اسی لئے عرب لوگ کہتے ہیں اَشْأَمُ مِنْ طُوَیْسٍ۔ یعنے طویس سے بھی زیادہ شوم اور منحوس۔

اَلطَّاءُوْسُ یَدْعُوْا بِالْوَیْلِ لِخَطِیْئَتِہٖ۔ مور اپنے گناہ کے وجہ سے اپنے خرابی پکارتا ہے (گناہ یہ ہے کہ شیطان کو سانپ کی صورت میں اُٹھا کر بہشت میں لے گیا تھا)۔

طُوْسٌ۔ ایک مشہور شہر ہے خراسان میں جہاں امام رضاؑ کا مزار ہے اُس کو مشہد مقدس کہتے ہیں۔ ہارون الرشید کی قبر بھی یہیں ہے۔ پہلے اس کا نام طابران تھا۔ مسلمانوں نے اسے ۲۹ھ میں فتح کیا۔

(طُوْشٌ) عقل جاتی رہنا۔

تَطْوِیْشٌ۔ ادائے قرض میں ٹال مٹول کرنا۔

طَوَاشِی۔ مخنث غلام، جو امیروں اور بادشاہوں کی خدمت میں رہتے ہیں یعنے خوجے۔

طَاشَ لُبِّیْ۔ میری عقل جاتی رہی۔

طَاشَ عَقْلِیْ۔ میری عقل گم ہوگئی (یعنے شدت غیظ اور غضب سے)۔

(طَوْعٌ) تابعدار ہونا، کشادہ ہونا۔

تَطْوِیْعٌ۔ متابعت کرنا، آسان کرنا، رخصت دینا۔

مُطَاوَعَۃٌ۔ موافقت کرنا، اطاعت کرنا۔

اِطَاعَۃٌ۔ تابعداری کرنا۔

تَطَوُّعٌ۔ تابعدار بننا، زیادہ کرنا، احسان کرنا، نفل نماز پڑھنا، یا اور کوئی نفلی کام کرنا جو واجب نہ ہو مثلاً صدقہ وغیرہ۔

اِنْطِبَاعٌ۔ تابعدار ہونا۔

اِسْتِطَاعَۃٌ۔ طاقت، قوت، قدرت۔

اَلثَّلَاثُ الْمُہْلِکَاتُ شُحٌّ مُطَاعٌ وَّ ھَوًی مُّتَّبَعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِہٖ۔ تین باتیں جو آدمی کو تباہ کرنے والی ہیں وہ یہ ہیں لالچ جس کی پیروی کیجائے اور خواہش جس کی پیروی کی جائے (تابعداری) اور آدمی کا اپنے آپ کو اچھا سمجھنا۔ (یعنے عُجب اور غرور)۔

فَاِنْ ھُمْ طَاعُوْا لَکَ بِذٰلِکَ۔ پھر اگر وہ اس بات میں تیری اطاعت کریں (یہ بات مان لیں)۔

طَاعَ اور اَطَاعَ۔ کے ایک ہی معنی ہیں بعضوں نے کہا طَاعَ یہ ہے کہ خوشی کے ساتھ اطاعت کی اور اَطَاعَ عام ہے۔

لَا طَاعَۃَ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ۔ اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں کرنی چاہیئے (حاکم ہو یا بادشاہ، باپ ہو یا ماں، اُستاد ہو یا پیر یا مرشد یا شیخ مجتہد ہو یا امامؑ اللہ کی اطاعت سب پر مقدم ہے اُس کے حکم کے خلاف کسی کی نہ سننی چاہیئے اور پیغمبر کی اطاعت خود اللہ کی اطاعت ہے)۔

لَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ۔ کسی مخلوق کی اطاعت خالق کی نافرمانی میں نہیں کرنی چاہیئے۔

اَلْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ جو مومن تبرعاً نیک کام کرتے ہیں (یعنے وہ نیکیاں بجالاتے ہیں جو اُن پر واجب نہیں ہیں مثلاً علاوہ فرض زکوٰۃ کے نفل صدقہ اور خیرات دیتے ہیں)۔

اِلَّا اَنْ تَطَّوَّعَ۔ مگر یہ کہ تو نفل طور پر کرنا چاہے (یعنے فرض نماز یہی پانچ نمازیں ہیں اسی طرح فرض روزے صرف رمضان کے روزے ہیں ان کے سوا نماز ہو یا روزہ وہ نفل ہے اگر تیرا جی چاہے تو کر)۔

لَا یُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَاحَۃِ الْجِسْمِ۔ تن آسانی اور عیش و راحت کے ساتھ علم حاصل نہیں ہوسکتا (بلکہ علم

لہ مثلاً ال کی ایسی محبت ہو کہ حقداروں کا حق ادا نہ کرے ۱۲ منہ

حاصل کرنے کے لئے محنت اور مشقت اور اپنے اوپر تکلیف گوارا کرنی چاہیئے)۔

فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنَا عَنْكَ فَقَالَ عَلِيٌّ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ (حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کو نصیحت کی) اُنھوں نے کہا مجھ کو معاف کرو (یعنے مجھ کو نصیحت کرنا چھوڑ دو معاف رکھو) حضرت علیؓ نے کہا یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا (کیونکہ حکّام کو نصیحت کرنا اور دین کے علم کو شائع کرنا فرض اور لازمۂ اسلام ہے)۔

فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ۔ تم سے جتنا ہو سکے اُس میں سے اُتنا بجالاؤ (کیونکہ طاقت سے زیادہ اللہ تعالےٰ کسی کو تکلیف نہیں دیتا)۔

فَلَقِّنِّيْ مَا اسْتَطَعْتَ۔ جہاں تک تجھ سے ہو سکے مجھ کو سکھلا۔

وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ۔ میں تیرے عہد اور وعدے پر جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے قائم ہوں (یعنے پورا قیام تو مجھ سے نہیں ہو سکتا، گویا اپنی عاجزی اور تقصیر کا اقرار ہے)۔

لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا۔ تجھ سے میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا (کیونکہ میں ایسی باتیں بحکمِ الٰہی کیا کرتا ہوں جو ظاہر میں بُری اور خلافِ شرع اور مروّت معلوم ہوتی ہیں مگر حقیقت میں بُری نہیں ہیں اس لئے کہ بحکمِ خداوندی کی جاتی ہیں)۔

لَا نَسْتَطِيعُ إِلَّا أَنْ نَفْرَحَ۔ ہم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ مال دولت دنیا کے سامان زینت پر خوشی نہ کریں۔

مُسْلِمِيْنَ طَائِعِيْنَ۔ مسلمان بخوشی تابعدار۔

لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْآنِ۔ اس وقت تو مجھ کو یہ ممکن نہیں کہ کچھ آیتیں قرآن کی یاد کر لوں (کیونکہ نماز کا وقت آن پہنچا ہے اتنی جلدی کیونکر قرآن یاد ہو سکے گا۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ قرآن کا کوئی حصہ میں ایسا یاد نہیں کر سکتا جس کو وظیفہ کے طور پر رات دن پڑھتا رہوں)۔

تَطَاوَعَا۔ دونوں متفق رہو اختلاف نہ کرو۔

مُنْطَاعٌ لِذٰلِكَ۔ اُس کا تابعدار۔

لَوْ أَطَاعَ اللّٰهُ النَّاسَ فِي النَّاسِ لَمْ يَكُنْ نَاسٌ۔ اگر اللہ تعالےٰ لوگوں کی خواہش لوگوں کے باب میں مان لیتا تو پھر (دنیا میں) لوگ ہی نہ رہتے (سب فنا ہو جاتے دنیا ویران ہو جاتی کیونکہ ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ کی تباہی کی خواہش رکھتا ہے)۔

اَللّٰهُمَّ لَا تُطِعْ فِيْنَا مُسَافِرًا۔ یا اللہ کسی مسافر کی دعا ہمارے باب میں مت قبول فرما۔

لَكَ مِطْوَاعًا۔ اپنا تابعدار بنا دے۔

قَالَ الْبَصْرِيُّ لِأَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ اَلنَّاسُ مَجْبُوْرُوْنَ قَالَ لَوْ كَانُوْا مَجْبُوْرِيْنَ لَكَانُوْا مَعْذُوْرِيْنَ قَالَ فَفَوَّضَ إِلَيْهِمْ قَالَ لَا قَالَ فَمَا هُمْ قَالَ عَلِمَ مِنْهُمْ فِعْلًا فَجَعَلَ فِيْهِمْ آلَةَ الْفِعْلِ فَإِذَا فَعَلُوْا كَانُوْا مَعَ الْفِعْلِ مُسْتَطِيْعِيْنَ۔ بصریؒ نے امام جعفر صادقؒ سے پوچھا کیا لوگ مجبور ہیں (جیسے جبریہ مذہب والوں کا قول ہے) فرمایا اگر مجبور ہوتے تو پھر بالکل معذور ہوتے (اور عذاب محض ظلم ہوتا) بصریؒ نے کہا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے کاموں کا اُن کو مختار کر دیا ہے (جیسے قدریہ اور معتزلہ کا قول ہے) فرمایا نہیں بصریؒ نے کہا پھر کیا ہے، فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے علم میں (ازل سے) یہ تھا کہ فلاں شخص فلاں کام کرے گا تو اُس فعل کا سامان اُسی میں پیدا کر دیا اس لئے فعل کے وقت وہ قادر ہوتا ہے (مطلب یہ ہے کہ فعل سے ذرا پہلے بلکہ اُس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ اپنے بندے میں استطاعت پیدا کر دیتا ہے اور اُسی استطاعت کے ساتھ وہ فعل کرتا ہے اس لئے ثواب اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے)۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ مسئلہ قدر کا ہے جس کا سمجھنا نہایت دقیق ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس میں بحث کرنے سے منع فرمایا ہے ذرا سے ہیر پھیر میں آدمی گمراہ ہو جاتا ہے اس لئے تقدیر پر ایمان لانا اور اُس میں زیادہ کھوج اور بحث نہ کرنا یہی طریقہ اسلم ہے۔

مَنْ اَطَاعَ رَجُلًا فِیْ مَعْصِیَةٍ فَقَدْ عَبَدَهٗ. جس نے گناہ کے کام میں کسی کی پیروی کی اُس نے اُس کی پرستش کی (یہ مضمون قرآن میں بھی ہے **وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ** - یعنے اگر تم نے اُن کی اطاعت کی تو تم مشرک ہو گئے کیونکہ اُس نے اس کو اللہ اور اُس کے رسولؐ پر مقدم سمجھا اللہ اور رسولؐ نے تو اُس کام سے منع فرمایا تھا لیکن اُس نے اُن کی ممانعت کا خیال نہ کیا اور اپنے گرو یا پیر یا مُرشد کی بات مانی گویا اُس نے شرک کیا)۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِطَوَاعِیَتِیْ اِیَّاكَ وَطَوَاعِیَتِیْ رَسُوْلَكَ. یا اللہ مجھ پر اپنا اور اپنے پیغمبر کا تابعدار بنا کر رحم فرما۔

(**طَوْفٌ**) پاخانے کے لئے جانا، اردگرد پھرنا (جیسے **طَوَافٌ** اور **طَوَفَانٌ** ہے)۔ ملکوں کی سیر کرنا۔

تَطْوِیْفٌ. طواف کرانا (جیسے **تَطَوُّفٌ** اور **اِسْتِطَافَةٌ** طواف کرنا ہے)۔

اِطَافَةٌ- نزدیک ہونا۔

اِطِّیَافٌ. پاخانے کے لئے جانا۔

طَائِفٌ. ایک مقام ہے، مکہ کے قریب تین منزل پر جنوب مشرق میں یہ نہایت سرسبز و شاداب مقام ہے۔ مکّہ کو پھل یہیں سے جاتے ہیں۔ یہاں کے انگور اور منقّے ضرب المثل ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ شام کے ملک کا ایک ٹکڑا تھا جس کو حضرت جبرئیلؑ نے اُکھیڑ کر کعبہ کے گرد پھرا کر اس کو مکّہ کے قریب رکھ دیا (اس لئے اس کا نام طائف پڑا) اور اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی دعا قبول ہوئی۔ اُنھوں نے دعا کی تھی کہ **وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ** یعنی کعبہ والوں کو میوے کھلا حالانکہ وہاں کچھ پیدا نہیں ہوتا۔ تمام عمدہ میوے طائف سے آتے ہیں۔

اِنَّمَا هِیَ مِنَ الطَّوَّافِیْنَ عَلَیْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ بلّا، بلّی تو تمھارے خدمتگاروں میں سے ہے جو رات اور دن تم پر پھرتے رہتے ہیں (اس لئے اُن کا جھوٹا پاک ہے کیونکہ اگر اس کا جھوٹا حرام ہو جائے تو مشکل پڑ جائے)۔

لَقَدْ طَوَّفْتُمَا بِیَ اللَّیْلَةَ. تم نے مجھ کو آج رات خوب پھرایا۔

مَنْ یُّعِیْرُنِیْ تِطْوَافًا تَجْعَلُهٗ عَلٰی فَرْجِهَا. (جاہلیت کے زمانہ میں عورت ننگی ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتی اور کہتی) کون مجھ کو طواف کی چندی دیتا ہے (یعنے چیتھڑا جس کو وہ اپنی شرمگاہ پر ڈال لیتی۔ مجمع البحار میں ہے کہ جاہلیت کے زمانہ میں مرد بھی ننگے ہو کر طواف کرتے اور اپنے کپڑے زمین پر پھینک دیتے لوگ اُن کو کھندلتے رہتے یہاں تک کہ گل سڑ جاتے)۔

طَافَ بِالْبَیْتِ. خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ یعنے اُس کے گرد گھوما (یہ طواف کیا ہے گویا اپنی مالک پر تصدق ہونا ہے)۔

مَا یَبْسُطُ اَحَدُكُمْ یَدَهٗ اِلَّا وَقَعَ عَلَیْهَا قَدَحٌ مُّطَهَّرَةٌ مِّنَ الطَّوْفِ وَالْاَذٰی. کوئی تم میں سے جب اپنا ہاتھ پھیلائے گا تو اُس پر ایک پیالہ ایسا رکھ دیا جائیگا جو پاخانہ اور پیشاب اور تمام نجاستوں سے پاک کیا گیا ہو (یعنے جو کوئی وہ پانی پیئے گا نہ اُس کو پیشاب کی حاجت ہوگی نہ پاخانہ کی نہ اور کوئی حدث اُس کو ہوگا)۔

نَهٰی عَنْ مُتَحَدِّثَیْنِ عَلٰی طَوْفِهِمَا- پاخانے کے وقت دو آدمی باتیں کرتے رہیں اور پاخانہ پھرتے جائیں اس سے منع فرمایا۔

لَا یُصَلِّیْ اَحَدُكُمْ وَهُوَ یُدَافِعُ الطَّوْفَ. کوئی

تم میں سے ایسی حالت میں نماز نہ پڑھے جب پاخانہ زور کر رہا ہو (وہ اُس کو داب رہا ہو) اسی طرح جب پیشاب کا زور ہو کیونکہ ایسی حالت میں نماز میں خشوع نہ ہوگا جو نماز کا اصلی مقصود ہے)۔

اِطَّافَ یَطَّافُ۔ حاجتِ ضروری ادا کی اور ادا کرتا ہے۔

لَا اَرَاہُ اِلَّا رِجْزًا اَوْ طُوْفَانًا۔ عمرو بن عاص رضؓ نے کہا میں تو طاعون کو ایک عذاب یا ایک طوفان سمجھتا ہوں (طوفان ہر چیز کا ہوتا ہے جو پے در پے بکثرت آتے جیسے پانی اور ہوا کا طوفان یا عام موت کا۔ محیط میں ہے کہ طوفان یعنے زور کا مینہہ، زور کا پانی، رات کی تاریکی، عام موت، عام قتل، (سیلاب جو ڈبو دے)۔

یَطُوْفُ عَلٰی نِسَائِہٖ فِیْ لَیْلَۃٍ وَّھُنَّ تِسْعٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سب بیویوں کے پاس ایک ہی رات میں ہو آتے حالانکہ وہ نو بیویاں تھیں۔ (شاید یہ واقعہ اُس وقت کا ہوگا جب ہر ایک عورت کی باری آپ نے مقرر نہیں فرمائی تھی یا اُن کی رضامندی سے ایسا کرتے ہوں گے یا باری آپ واجب نہ ہوگی۔ مجمع البحار میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آدمی تھے اور آدمیوں کی طرح یعنے کھانے پینے نکاح وغیرہ میں اور چونکہ آپ کی خلقت نہایت صحیح اور سالم تھی تو آپ میں ایسی قوت طبیعت کا مقتضا تھی اور عرب لوگوں میں قوتِ مجامعت اور کثرتِ نسوان اور اولاد بڑی فضیلت سمجھی جاتی تھی اسی طرح کم خوراکی بھی، تو اللہ تعالے نے آپ کو دونوں فضیلتیں عنایت فرمائی تھیں، کم خوراکی کا تو یہ حال تھا کہ ایک مٹھی کھجور، یا جو کی ایک روٹی پر قناعت فرماتے۔ دو دو تین تین دن وصال کے روزے رکھتے اور قوّت مجامعت تو اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ ایک ہی رات میں نو عورتوں کے پاس ہو آتے)۔ نووی رحؒ نے کہا یہ سب عورتوں کا دورہ یا تو باری والی عورت کی رضامندی سے ہوتا ہوگا یا دورہ پورا ہو جانے کے بعد یا جس دن سفر سے واپس تشریف لاتے ہوں گے۔

یَطُوْفُ عَلَیْھِمُ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ مومن لوگ اپنی بیویوں سے صحبت کریں گے۔

لَا یَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ مُتَظَاھِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ۔ ایک گروہ میری امّت کا ہمیشہ حق کا مددگار حق کو زور دینے والا اور اس کا معاون رہے گا (وہ دین کی ہر بات میں جو امر حق ہے اس کو ظاہر کرتا رہے گا اُس پر قائم رہے گا)۔

مَنْ لَّمْ یَکُنْ مَّعَہٗ ھَدْیٌ اِذَا طَافَ ثُمَّ یَحِلَّ۔ جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو وہ طواف کر کے احرام کھول ڈالے (یعنے حج کا احرام فسخ کر دے پھر آٹھویں تاریخ حج کا احرام باندھے اور حج کرے یہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آسانی کے لئے صحابہ کو دیا تھا)۔

یُطِیْفُ بِبِئْرٍ۔ کنوئیں کے گرد پھرے۔

لَاَطُوْفَنَّ عَلَیْھِنَّ یا لَاُطِیْفَنَّ۔ میں ان سب عورتوں کے پاس ہو آؤں گا (اُن سب سے صحبت کروں گا)۔

طَائِفَۃٌ مِّنَ النَّھَارِ۔ دن کا ایک ٹکڑا۔

لَمْ یَطُفْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا اَصْحَابُہٗ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے (قران میں) ایک ہی طواف کیا اور ایک ہی سعی (اس سے رد ہوا اُن لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ قران میں دو طواف اور دو سعی کرنا چاہیئے)۔

لِحِلِّہٖ قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ۔ طواف الافاضہ سے پہلے حلال ہونے کے لئے۔

اِنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَیْتِ فَقَدْ حَلَّ۔ جس نے بیت اللہ کا طواف کر لیا وہ حلال ہو گیا۔ (یہ ابن عباس رضؓ کا قول ہے اور جمہور علماء اس کے خلاف ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب تک وقوف عرفات اور رمی اور حلق یا قصر اور طواف الزیارت

نہ کرتے اُس وقت تک حلال نہیں ہوسکتا)۔

یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ۔ میں نے دجال کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کا طواف کررہا ہے (حالانکہ دجال سخت کافر اور ملحد ہوگا لیکن طواف کرتا ہوا آپ کو دکھلایا گیا۔ یہ بھی اُس کا ایک مکر اور فریب ہوگا)۔

فَطَافَ بِیْ رَجُلٌ۔ مجھ کو خواب میں ایک شخص دِکھلائی دیا (وہ میرے پاس آیا)۔

فَاخْتَارُوْا اِحْدَی الطَّایِفَتَیْنِ اِمَّا السَّبْیَ وَاِمَّا الْمَالَ۔ تم دو باتوں میں سے ایک بات اختیار کرلو یا تو اپنے قیدی واپس لے لو یا جو مال تمھارا لُوٹا گیا ہے وہ لے لو (یہ آپ نے قوم ہوازن سے فرمایا یعنے دونوں چیزیں تم کو واپس نہیں مل سکتیں ایک چیز مل سکتی ہے جو تم اختیار کرو پھر اُنھوں نے قیدیوں کا واپس مِلنا اختیار کیا وہ قیدی اُن کو پھیر دیئے گئے)۔

حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ فِیْ طَائِفَۃِ النَّخْلِ۔ یہانتک کہ ہم نے گمان کیا وہ (یعنے دجال) کھجور کے باغ کے ایک کونے میں ہے (یعنے آن ہی پہنچا آپ کے بیان سے دل پر ایسا اثر ہوا)۔

وَلَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الطَّوَافِ وَاحِدٌ۔ اُس کے اور مطاف کے درمیان کوئی نہ ہو (طواف سے مراد یہاں وہ جگہ ہے جہاں طواف کیا کرتے ہیں یعنی مطاف)۔

طَافَ عَلٰی نِسَایِہٖ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ۔ اپنی عورتوں کے پاس ہو آتے اور ایک ہی غسل (اخیر میں) کرلیا۔

یَطُوْفُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ۔ صفا اور مروہ کے درمیان پھیرا کرتے تھے۔

وَلَوْ کَانَ کَمَا تَقُوْلُ لَکَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ لَّا یَطَّوَّفَ بِہِمَا۔ اگر تم جیسا سمجھتے ہو وہ مراد ہوتا تو قرآن میں یوں ہوتا جو کوئی صفا اور مروہ کا پھیرا نہ کرے اُس پر کوئی گناہ نہیں ہو (حالانکہ قرآن میں یہ ہے کہ جو کوئی صفا اور مروہ کا پھیرا کرے اُس پر کوئی گناہ نہیں ہے اس سے یہ نہیں نکلتا کہ صفا اور مروہ کی سعی واجب نہیں ہے)۔

لَاُطِیْفَنَّ عَلٰی سَبْعِیْنَ۔ میں ستّر عورتوں کے پاس ہو آؤں گا۔

اِطَّافَ۔ رفع حاجت کی، پاخانہ پھرا، حاجت پوری کی۔

فَبَعَثَ اللّٰہُ عَلَیْہِمُ الطُّوْفَانَ۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے دشمنوں یعنے قبطیوں پر طوفان بھیجا (اُن کے گھروں اور کھیتوں میں پانی بھر گیا۔ بعضوں نے کہا طوفان سے چیچک کی بیماری مراد ہے یا عام موت)۔

اَطَافَ بِالشَّیْءِ۔ اُس کے قریب گیا، اُس کے گرد لگا۔

اِنَّ الزَّیْدِیَّۃَ وَالْمُعْتَزِلَۃَ اَطَافُوْا بِمُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ۔ زیدیہ اور معتزلہ محمد بن عبد اللہ بن حسن کے گرد ہوگئے (اُن کے پاس جمع ہوگئے یہ محمد بن عبد اللہ، امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے اُن کو نفس زکیہ بھی کہتے ہیں ان کا مزار مدینہ طیبہ میں ہے)۔

لَا تَبُلْ فِیْ مُسْتَنْقَعٍ وَّلَا تَطُفْ بِقَبْرٍ۔ کسی تھمے ہوئے پانی میں پیشاب مت کر اور نہ کسی قبر کا طواف

اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ لَمَّا دَعَا رَبَّہٗ اَنْ یَّرْزُقَ اَھْلَہٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ قَطَعَ لَہُمْ قِطْعَۃً مِّنَ الْاُرْدُنِّ فَاَقْبَلَتْ حَتّٰی طَافَتْ بِالْبَیْتِ سَبْعًا ثُمَّ اَقَرَّھَا اللّٰہُ فِیْ مَوْضِعِہَا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب یہ دعا کی کہ یا اللہ! مکہ والوں کو میوے اور پھل کھلا (اور مکہ کی زمین شور تھی اُس میں کچھ پیدا نہیں ہوتا تھا) تو اللہ تعالےٰ نے اردن میں سے (جو ملک شام کا ایک سرسبز قطعہ ہے) ایک زمین کا ٹکڑا کاٹا وہ آیا اور اُس نے سات بار کعبہ کا چکّر لگایا پھر اللہ تعالےٰ نے اُس کو اپنے مقام پر جما دیا (اِس واسطے اُس کا نام طائف ہوا)۔

(طَوْقٌ) طاقت رکھنا، قادر ہونا۔

تَطْوِیْقٌ۔ تکلیف دینا، طوق پہنانا، طاقت بخشنا، رخصت دینا، سہل کرنا۔

اِطَاقَۃٌ۔ قادر ہونا، یا طاقت نہ رکھنا۔

طَاق۔ محراب، کمان۔

طَوْق۔ گلے کا زیور اور جو گردا گرد ہو۔

مَنْ ظَلَمَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ طَوَّقَہُ اللّٰہُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِیْنَ۔ جو شخص ایک بالشت بھر زمین کسی کی ظلم سے دبالے گا اللہ تعالیٰ اُس کو ساتوں زمینوں کا طوق پہنائے گا (ساتوں زمینوں تک اُتنا ٹکڑا جو ظلم سے اُس نے دبا لیا ہے دھنس کر اُس کے گلے کا طوق ہو جائیگا)۔ کرمانیؒ نے کہا مطلب یہ ہے کہ ساتوں زمینوں تک اُس ٹکڑے کا بوجھ اُس کو قیامت کے دن اُٹھانا ہوگا (اس حدیث سے یہ نکلا کہ زمین کے ساتوں طبقے ہیں)۔

یُطَوَّقُ مَالُہٗ شُجَاعًا اَقْرَعَ۔ اُس کا مال ایک گنجے سانپ کی شکل بن کر اُس کے گلے کا طوق ہوگا۔

وَالنَّخْلُ مُطَوَّقَۃٌ بِثَمَرِھَا۔ کھجور کے درخت میں اُس کے پھلوں کا طوق ہو رہا ہے (یعنے میوے نے اُس کی شاخوں کو گھیر لیا ہے)۔

وَدِدْتُ اَنِّیْ طُوِّقْتُ ذٰلِکَ۔ میں چاہتا ہوں کہ مجھ کو اتنی طاقت ہوتی (یعنے ہمیشہ روزہ رکھنے کی اگرچہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس کی طاقت دی تھی مگر آپ کو یہ ڈر ہوا کہ مبادا ایسا کرنے سے بیویوں کا حق ادا نہ ہو سکے اُن کے حظوظ میں خلل واقع ہو) طیبی نے کہا آپ کو اس سے زیادہ کی طاقت تھی کیونکہ آپ طے کے روزے رکھا کرتے۔

کُلُّ امْرِئٍ مُجَاھِدٌ بِطَوْقِہٖ۔ ہر آدمی اپنی طاقت کے انتہائی درجہ تک کوشش کر سکتا ہے۔

وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ۔ جو لوگ روزے کی طاقت رکھتے ہیں (لیکن روزہ رکھنا نہیں چاہتے وہ فدیہ دیں ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر اس آیت سے منسوخ ہوگیا فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ۔ بعضوں نے کہا یُطِیْقُوْنَہٗ کے معنے یہ ہیں کہ جو لوگ روزے کی طاقت نہیں رکھتے، مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ بعضوں نے کہا یہاں لَا محذوف ہے۔ محیط میں ہے کہ ایک قراءت میں یُطَوَّقُوْنَہٗ ہے ایک میں یَطَّوَّقُوْنَہٗ ایک میں یُطَیِّقُوْنَہٗ ہے۔ ایک میں یَطَّیَّقُوْنَہٗ ہے)۔

اَمَرَھُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ بِمَا یُطِیْقُوْنَہٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اُتنے ہی نیک کام کرنیکا حکم دیا جتنے کی وہ طاقت رکھتے ہوں (اچھی طرح آرام اور راحت کے ساتھ اُن کو روزانہ بجا لاسکتے ہوں کیونکہ طاقت سے زیادہ جو کام کیا جاتا ہے وہ نبہ نہیں سکتا چند ہی روز میں کرنے والا تھک کر اُس کو چھوڑ دیتا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو وہ کام پسند ہے جس کو بندہ ہمیشہ بجالائے گو وہ تھوڑا ہو)۔

یَتَطَوَّقُ فِیْ حَلْقِہٖ وَیَقُوْلُ اَنَا الزَّکٰوۃُ الَّتِیْ مَنَعْتَنِیْ ثُمَّ یَنْھَشُہٗ۔ وہ سانپ اُس کے گلے کا طوق بن جائے گا اور کہے گا میں تیرے مال کی زکوٰۃ ہوں جس کو تو نے دنیا میں روک رکھا تھا پھر اُس کو نوچے گا کاٹے گا۔

نَسْئَلُکَ الثَّبَاتَ عَلٰی مَا طَوَّقْتَنَا۔ ہم تجھ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ جن کاموں کی تو نے ہم کو طاقت دی ہے اُن پر قائم اور ثابت رکھ (تاکہ اُن کو ہمیشہ بجالاسکیں)۔

اِنَّ اُمَّتَکَ لَا تُطِیْقُ ذٰلِکَ۔ تمھاری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی (یعنے اتنی نمازیں پڑھنے کی)۔

مُرُوْا صِبْیَانَکُمْ بِکَذَا اِذَا اَطَاقُوْہُ۔ اپنے بچوں کو یہ حکم دو جب تک وہ اُس کی طاقت رکھیں۔

ھُوَ فِیْ طَوْقِیْ۔ وہ میرے اختیار اور قدرت میں ہے۔

طَوَّقَنِیَ اللّٰہُ اَدَاءَ حَقِّکَ۔ اللہ تعالےٰ نے مجھ کو

تیرا حق ادا کرنے کی طاقت بخشی۔

لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الطَّاقَ وَالسَّاجَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طاق اور ساج پہنا (دونوں ایک قسم کے کپڑے ہیں)۔

مُؤْمِنُ الطَّاقِ۔ لقب ہے محمد بن علی بن نعمان کا جو امام موسیٰ کاظم کے اصحاب میں سے تھا یہ شخص پکا شیعہ تھا اسی لئے اُس کو اہل سنّت شیطان الطاق کہتے ہیں یہ کوفہ کی ایک محراب میں رہا کرتا تھا۔ بعضوں نے کہا طاق ایک قلعہ تھا طبرستان میں جہاں یہ شخص رہا کرتا تھا۔

اِنَّ فُلَانًا نَتَفَ طَاقَۃً مِّنَ الْعُشْبِ۔ ایک شخص نے ہری گھاس کا ایک مُٹھا اُکھیڑ لیا۔

اَلْاِقَامَۃُ طَاقٌ طَاقٌ۔ تکبیر کے الفاظ ایک ایک بار کہنے چاہئیں۔

(طُوْلٌ) لمبا ہونا، احسان کرنا، ایک مدّت دراز گزرنا۔

مُطَاوَلَۃٌ۔ ایک دوسرے سے لمبا ہونا، قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا۔

تَطْوِیْلٌ۔ لمبا کرنا، مہلت دینا، جانور کی رسّی چراگاہ میں ڈھیلی کرنا۔

اِطَالَۃٌ۔ لمبا کرنا، لمبی اولاجننا۔

تَطَوُّلٌ۔ احسان کرنا۔

تَطَاوُلٌ۔ تکبر، اور غرور کرنا، زیادتی کرنا۔

اِسْتِطَالَۃٌ۔ لمبا ہونا۔

طَائِلٌ۔ فائدہ۔

طَائِلَۃٌ۔ غنا، قدرت، گنجائش، عداوت۔

طَاوِلَۃٌ۔ کھانے کی میز۔

طَوْلٌ۔ فضیلت، عطا، قدرت، طاقت، غنا، گنجائش۔

طُوْلَ الدَّھْرِ۔ ہمیشہ ہمیشہ۔

طَالَ طِوَلُکَ یا طِیَلُکَ یا طُوَلُکَ یا طِیَالُکَ یا طُوَالُکَ۔ تیری عمر دراز ہو۔

مِطْوَلٌ۔ ذکر اور رسّی۔

اُوْتِیْتُ السَّبْعَ الطُّوَلَ۔ مجھے سات لمبی سورتیں دی گئی ہیں۔ (یعنے سورۂ بقرہ، آل عمرانؔ، نساء، مائدہ، انعامؔ، اعرافؔ، اور توبہ)۔

فَقَرَءَ بِسُوْرَۃٍ مِّنَ الطُّوَلِ۔ لمبی سورتوں میں سے ایک سورت پڑھی۔

اَلسَّبْعُ الطِّوَالُ۔ سات لمبی سورتیں۔

کَانَ یَقْرَءُ فِی الْمَغْرِبِ بِطُوْلَی الطُّوْلَیَیْنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں دو لمبی سورتوں (انعام اور اعراف) میں سے جو زیادہ لمبی ہے وہ پڑھتے تھے۔

فَطَالَ الْعَبَّاسُ عُمَرَ۔ حضرت عباسؓ حضرت عمرؓ سے بھی لمبے نکلے (حالانکہ حضرت عمرؓ بھی لمبے تھے مگر حضرت عباسؓ اُن سے بھی زیادہ لمبے تھے)۔

اَللّٰھُمَّ بِکَ اُحَاوِلُ وَبِکَ اُطَاوِلُ۔ یا اللہ! میں تیری ہی مدد سے حرکت کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے دشمنوں پر غالب ہو سکتا ہوں (اُن سے برتر اور بالا رہ سکتا ہوں)۔

تَطَاوَلَ عَلَیْھِمُ الرَّبُّ بِفَضْلِہٖ۔ پروردگار نے اپنے فضل و کرم سے اُن پر احسان کیا۔

اَوَّلُکُنَّ لُحُوْقًا بِیْ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا۔ تم سب بیویوں میں پہلے مجھ سے وہ ملے گی جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں (یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سب بیویاں اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں تو حضرت سودہؓ کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا نکلا۔ لیکن بیویوں میں سب سے پہلے حضرت زینبؓ کی وفات ہوئی تب معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد لمبے ہاتھ ہونے سے یہ تھی کہ جو تم میں زیادہ سخی ہے۔ تمام ازواج مطہرات میں حضرت زینبؓ بہت سخی تھیں یہاں تک کہ اپنے ہاتھ سے محنت کرتیں اور

جو کچھ کماتیں وہ خیرات کر دیتیں)۔
اِنَّ الْاَوْسَ وَالْخَزْرَجَ کَانَا یَتَطَاوَلَانِ تَطَاوُلَ الْفَحْلَیْنِ۔ اوس اور خزرج کے قبیلے دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک دوسرے پر فوقیت چاہتے تھے (یعنے اُن میں ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ آپ کی مدد اور اعانت اور خدمت میں دوسرے سے بڑھ چڑھ کر رہے) جیسے دو نر اونٹ دوسرے اونٹوں کو ہٹاتے ہیں اور ہر ایک اُن میں سے دوسرے پر فوقیت کا طالب ہوتا ہے کہ کس نے زیادہ ہٹایا۔
فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِرَقًا ثَلٰثًا فَصَامِتٌ صَمْتُہٗ اَنْفَذُ مِنْ طُوْلِ غَیْرِہٖ۔ اب لوگ تین فرقے ہو گئے ایک فرقہ خاموش تھا جس کی خاموشی دوسروں کی دست درازی سے زیادہ اثر ڈالنے والی تھی۔
اَرْبَی الرِّبَا الْاِسْتِطَالَۃُ فِیْ عِرْضِ النَّاسِ سب سے بڑھ کر سود خواری یہ ہے کہ لوگوں کی عزت آبرو پر دست درازی کرنا (اُن کی غیبت اور بُرائی کرنا یہ سود خواری سے بڑھ کر گناہ ہے کیونکہ سود خوار تو مال پر دست درازی کرتا ہے اور عزت و آبرو مال سے بھی زیادہ عزیز ہے بلکہ شریف لوگ جان کو بھی عزت پر سے تصدق کرتے ہیں)۔
وَرَجُلٌ طَوَّلَ لَھَا فِیْ مَرْجٍ فَقَطَعَتْ طِوَلَھَا۔ ایک وہ شخص جس نے ایک سبزہ زار ہرے بھرے مقام میں اپنے گھوڑے کی رسّی لمبی کر دی پھر اُس نے اپنی رسّی تڑالی طِوَلٌ اور طِیَلٌ۔ وہ رسّی جس کا ایک سرا میخ وغیرہ میں باندھ دیا جاتا ہے اور دوسرا گھوڑے کے پاؤں میں تاکہ وہ گھاس چرتا رہے اور بھاگ نہ سکے۔
وَیَسْتَنُّ فِیْ طِوَلِھَا۔ وہ اپنی رسّی میں پھلانگ مارے۔
وَلَا یَقْطَعُ طِوَلَھَا۔ اپنی رسّی نہ توڑے۔
لِطِوَلِ الْفَرَسِ حَمًی۔ گھوڑا جو رسّی میں چرنے کے لئے باندھا جائے اُس کے لئے وہ مقام محفوظ ہو گا جہاں تک وہ اپنی رسّی میں گھیرا کر سکے (اُتنے مقام میں دوسرا کوئی اپنے جانور چرانے کا مجاز نہ ہو گا یہ جب ہے کہ وہ مقام کسی کی مِلک نہ ہو)۔
فَکُفِّنَ فِیْ کَفَنٍ غَیْرِ طَائِلٍ۔ پھر اُس کو ایک ایسا کفن دیا گیا جو اعلیٰ درجہ کا نہ تھا (بلکہ غریبانہ کفن تھا)۔
ضَرَبْتُہٗ بِسَیْفٍ غَیْرِ طَائِلٍ۔ میں نے اُس کو تلوار کی ایک مار لگائی جو کارگر نہ ہوئی (کیونکہ وہ تلوار نکمّی تھی عمدہ نہ تھی، یعنے ابوجہل ملعون کو)۔
طَوَّلَہُ ابْنُ نُمَیْرٍ۔ اس حدیث کو ابن نمیر نے لمبا بیان کیا (جو امام بخاریؒ کے شیخ تھے، باب حکّ البزاق من المسجد میں)۔
دَخَلَ الْبَیْتَ فَاَطَالَ۔ آپ خانہ کعبہ کے اندر گئے اور دیر تک وہاں رہے۔
لَا اَکَادُ اُدْرِکُ الصَّلٰوۃَ مِمَّا یُطِیْلُ۔ یہ نماز میں اتنی لمبی قرات کرتے ہیں کہ میں جماعت میں شریک نہیں ہو سکتا (میرا جماعت سے نماز پڑھنا مشکل ہو گیا)۔
یُطِیْلُ غُرَّتَہٗ۔ اپنی سپیدی اور بڑھائے (یعنے وضو میں مقدار فرض سے زیادہ دھوئے۔ مثلاً مُنہ میں سر کا کچھ حصہ بھی دھوئے یا ہاتھوں کو بازوؤں تک دھوئے یہ نہیں کہ تین بار سے زیادہ دھوئے۔ مگر عبداللہ بن عمرؓ اپنے پاؤں کو سات بار دھوتے کیونکہ عرب لوگ اکثر ننگے پاؤں پھرتے تو پاؤں پر بہت میل کچیل ہوتا۔ دوسری حدیث میں جو تین بار سے زیادہ دھونا اسراف میں داخل کیا گیا ہے تو عبداللہؓ کا یہ فعل اس پر محمول ہے کہ وہ وضو پر دوسرا وضو کرتے جو باعث اجر اور ثواب ہے)۔
کَرَاھِیَۃَ التَّطَاوُلِ۔ حد سے زیادہ بڑھ جانا مکروہ سمجھا۔
اٰدَمُ طُوَالًا۔ گندم گوں دراز قد (ایک روایت

ہیں طُوَّلًا ہے یعنی بہت لمبے)۔

اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَيْهِمْ مَا يُوعَدُونَ۔ جس بات کا لوگوں سے وعدہ کیا گیا تھا اُس کی مدت ان پر دراز ہوگئی (یعنے لوگ یہ سمجھنے لگے کہ وعدے کے پورا ہونے میں دیر ہوئی)۔

مِنْ طَوْلِكَ۔ تیرے فضل و کرم سے۔

مَنْ كَانَ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ۔ جو شخص مقدور رکھتا ہو (عورت کا نان نفقہ دے سکتا ہو) وہ نکاح کرلے۔

يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ۔ بڑی بڑی عمارتیں بنائیں گے (ہر ایک اپنی عمارت پر فخر کرے گا)۔

رَجُلًا يُطِيلُ السَّفَرَ۔ اُس شخص کا ذکر کیا (جو اللہ کی راہ میں جیسے جہاد یا حج وغیرہ) لمبا سفر کرے۔

مِمَّا يُطَوِّلُهَا۔ اس وجہ سے کہ آپ نماز کو لمبا کرتے۔

اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا۔ (قیامت کے دن تم سب) لوگوں میں زیادہ لمبی گردن والے مؤذن ہوں گے تو وہ اپنی گردنیں پسینے سے باہر نکالے رہیں گے دوسرے لوگ بالکل پسینے میں ڈوب جائیں گے) بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ بہ نسبت اور لوگوں کے ثواب اور اجر کے زیادہ منتظر ہوں گے اور جو کوئی کسی بات کا منتظر ہوتا ہے تو بار بار گردن اُس کی طرف دراز کرتا ہے۔ بعضوں نے کہا لمبی گردن سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگوں کے سردار ہوں گے۔ چونکہ عرب لوگ سرداروں کا وصف لمبی گردن سے کرتے ہیں۔ ایک روایت میں اِعْنَاقًا ہے بکسرۂ ہمزہ یعنی وہ بہشت میں بہت جلد جائیں گے۔ بعضوں نے کہا اَطْوَلُ اَعْنَاقًا سے یہ مراد ہے کہ اُن کے اعمال خیر زیادہ ہوں گے۔

اَلَا لَا يَطُولَنَّ عَلَيْكُمُ الْاَمَدُ فَتَقْسُوَا قُلُوبُكُمْ۔ دیکھو کہیں بہت مدت گزرنے سے (تمھاری عمریں زیادہ ہونے سے) تمھارے دل سخت نہ ہو جائیں۔ (جیسے بنی اسرائیل کے لوگوں کا حال ہوا اُن کی عمریں دراز ہوئیں

آخر دنیا کی محبت میں ڈوب گئے اللہ تعالےٰ کو بھول گئے)۔

طَالُوتُ۔ ایک شخص تھا بنی اسرائیل میں سے جو سقّا تھا اللہ تعالےٰ نے اُس کو بادشاہت دی چونکہ اسکا قد بہت لمبا تھا اس وجہ سے اُس کو طالوت کہنے لگے۔ یہ بنی اسرائیل کا پہلا بادشاہ تھا۔ (سلسہ ق م) صموئیل نبی نے خدا کے حکم و الہام کے مطابق انھیں بادشاہ مقرر کیا۔

يَتَصَدَّقُ بِقَدْرِ طَوْلِهِ۔ اپنی طاقت اور گنجائش کے موافق خیرات کرے۔

كَانَ طُولُ اٰدَمَ حِيْنَ اُهْبِطَ اِلَى الْاَرْضِ كَانَتْ رِجْلَاهُ بِثَنِيَّةِ الصَّفَا وَرَاْسُهُ دُوْنَ اُفُقِ السَّمَاءِ الحدیث۔ حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر اُتارے گئے تو اُن کے پاؤں صفا پہاڑ کی گھاٹی پر تھے اور سر آسمان کے کنارے تک پہنچا (جب انھوں نے اللہ تعالیٰ سے گرمی کا شکوہ کیا تو حضرت جبرئیلؑ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُن کو دبایا اور ستّر ہاتھ کا قد اُن کے ہاتھ سے کردیا پھر حضرت حواؑ کو دبایا اُن کا قد پینتیس ہاتھ کا قد اُن کے ہاتھ سے کردیا۔

تَطَاوَلَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِيَرَاهُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو دیکھنے کے لئے بلند ہوئے۔

كُنْتُ فِيْ مَجْلِسِ الرِّضَاءِ اِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ طُوَالٌ اٰدَمُ۔ میں امام رضا علیہ السلام کی مجلس میں بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص دراز قامت گندم رنگ آیا۔

تَطَاوَلَ عَلَيْهِمِ الرَّبُّ بِفَضْلِهِ۔ اللہ تعالیٰ نے اُن پر احسان کیا۔

لَا اُكَلِّمُهُ طَوَالَ الدَّهْرِ۔ میں جب تک زمانہ قائم ہے اُس سے بات نہیں کروں گا۔

(طَیٌّ) لپیٹنا (اصل میں طَوْیٌ تھا) چھپانا، اعراض کرنا، موڑ لینا، پاس بیٹھنا، آنا، آگے بڑھ جانا، صبر کرنا، مسافت

طے کرنا، نزدیک کر دینا، قصداً بھوکا رہنا، برابر دو دو تین تین روز کچھ نہ کھانا۔

طَوًی۔ بھوکا رہنا، کچھ نہ کھانا (جیسے اِطْوَاءٌ)۔

تَطَوِّی۔ سمٹ جانا۔

اِنْطِوَاءٌ۔ لپٹ جانا۔

طَاوِی الْکَشْحِ۔ دُبلی کھوکھ والا۔

طُوًی۔ ایک میدان ہے شام کے ملک میں۔

طَوِیٌّ۔ بندش کیا ہوا کنواں، گیہوں کا ایک ڈھیر، رات کی ایک ساعت۔

فَقُذِفُوْا فِیْ طَوِیٍّ مِّنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ۔ بدر کے ایک کنوئیں میں اُن کی لاشیں ڈال دی گئیں۔

مَطْوِیَّۃٌ کَطَیِّ الْبِئْرِ۔ کنوئیں کی طرح بندش کیا ہوا۔

لَا اُخْدِمُكِ وَاَتْرُكُ اَهْلَ الصُّفَّةِ تَطْوِیْ بُطُوْنُهُمْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمۃ الزہراؓ (اپنی چہیتی صاحبزادی) سے فرمایا (جب وہ ایک لونڈی یا غلام آپ سے مانگنے آئیں اس لئے کہ اُن کے پاس گھر کے کام کاج کو کوئی خادم نہ تھا آپ ہی پانی بھرتیں، آپ ہی چکی پیستیں، آپ ہی کھانا پکاتیں، آپ ہی کپڑے دھوتیں، ہاتھ میں کام کرتے کرتے گھٹے پڑ گئے تھے) میں تجھ کو ایک خادم نہیں دے سکتا حالانکہ صفّہ والے بھوک سے مر رہے ہیں (بلکہ میں ان غلام لونڈیوں کو بیچ کر اُن کی قیمت اصحابِ صفّہ کی خوراک میں صرف کروں گا۔ یہ اصحابِ صفّہ چند متوکل اور بے خانماں لوگ تھے جو رات دن مسجد کے منڈوے میں پڑے رہتے محض بے معاش تھے کوئی کھلا دیتا تو کھا لیتے ورنہ بھوکے پڑے رہتے)۔

یَبِیْتُ شَبْعَانَ وَجَارُهٗ طَاوٍ۔ آپ تو پیٹ بھر کر رات گزارے اور ہمسایہ بھوکا پیٹ خالی رہے۔

یَطْوِیْ بَطْنَهٗ عَنْ جَارِهٖ۔ اپنے پڑوسی کو کھلا دے اور آپ بھوکا رہے۔

اِنَّهٗ كَانَ يَطْوِیْ يَوْمَيْنِ۔ آپؐ دو دو دن کچھ نہ کھاتے نہ پیتے (طے کے روزے رکھتے)۔

فَتَطَوَّتْ مَوْضِعُ الْبَيْتِ كَالْحَجَفَةِ۔ خانہ کعبہ کا مقام ڈھال کی طرح گول ہو گیا۔

اَطْوِ لَنَا الْاَرْضَ۔ زمین کو ہمارے لئے سمیٹ دے (یعنے اُس کا طے کرنا ہم پر آسان کر دے کہ تکان نہ ہو)۔

وَاطْوِ لَنَا بُعْدَهٗ۔ زمین کی دوری ہم پر نزدیک کر دے (کہ ہمارے جانور اُس کو طے کرنے سے تھکیں نہیں)۔

اِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰی بِاللَّيْلِ مَا لَا تُطْوٰی بِالنَّهَارِ۔ رات کو زمین کی مسافت بہ نسبت دن کے زیادہ طے ہوتی ہے (کیونکہ عرب کا ملک گرم ہے دن کو آدمی اور جانور گرمی کی وجہ سے اُتنا نہیں چل سکتا جیسے رات کو چلتا ہے اب تک عرب میں اونٹوں کا سفر رات کو کیا جاتا ہے شام سے چلتے ہیں اور دوسرے روز ذرا دن چڑھے اُتر پڑتے ہیں۔ دن بھر مقام کر کے پھر رات کو چلتے ہیں)۔

فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ۔ دونوں رات بھر بھوکے رہے۔

طُوًی۔ ایک مقام ہے بابِ مکہ کے پاس لوگ وہاں غسل کر کے مکہ میں داخل ہوتے ہیں۔

مَضٰی لِطِيَّتِهٖ۔ اپنے نیّت اور ارادہ پر چلدیا۔

طِيَّةٌ منزل کو بھی کہتے ہیں۔

طَوِيَّةٌ۔ نیت، اور ضمیر، بندش کیا ہوا کنواں۔

اَوْ طَوَاهُ۔ یا اُس کو ضعیف کیا۔

طَیٌّ یا طَائِیٌّ۔ ایک عرب قبیلہ ہے۔ سدِّ مآرب کے برباد ہونے کے بعد یہ یمن سے شمال کی جانب ہجرت کر آیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُنھوں نے ایک وفد بھیجا اور سنہ ۶۳۰ء میں اسلام لے آئے۔ اُسی میں سے حاتم طائی تھا جو بڑا سخی تھا (متوفی سنہ ۶۰۵ء)۔

وَطَوٰی فِرَاشَهٗ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔ آپؐ نے رمضان کے اخیر میں اپنا بچھونا لپیٹ

ڈالا (یعنے عورتوں سے صحبت اور مخالطت چھوڑ دی)۔

سَاَلْتُمُوْنِیْ عَنْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَلَمْ اَطْوِهَا عَنْكُمْ۔ تم نے مجھ سے شب قدر کو پوچھا میں نے اُس کو چھپایا نہیں (بلکہ تم سے بیان کر دیا)۔

رُدَّهَا عَلٰی مَطَاوِیْهَا۔ اس کپڑے کو اپنی تہوں پر تہ کر دو (یعنے جیسے پہلے تہ تھا اُسی طرح تہ کر دو)۔

حِیْنَ حَفَرَهَا وَبَلَغَ الطَّوٰی۔ جب زمزم کو کھودا اور پانی کی تہ تک پہنچے۔

وَصَبَرُوْا عَلَی الطَّوٰی۔ بھوک پر صبر کیا۔

طَیْطُوَی۔ مشہور پرندہ ہے مرغابی کی طرح۔

باب الطاء مع الهاء

(طُهْرٌ) یا طُهُوْرٌ یا طَهَارَةٌ۔ پاک ہونا، حیض بند ہونا، حیض کا غسل کرنا۔

تَطْهِیْرٌ۔ پاک کرنا، ختنہ کرنا، دھونا۔

تَطَهُّرٌ۔ پاک ہونا۔

طَهُوْرٌ۔ پاک کرنے والا پانی ہو یا اور کوئی چیز۔

لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةً بِغَیْرِ طُهُوْرٍ یا طَهُوْرٍ۔ اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں کرتا (یعنے جس کو حدث یا جنابت ہو اور وہ بغیر وضو یا تیمم یا غسل کے نماز پڑھے تو اُس کی نماز قبول نہ ہو گی۔ اگر طَهُوْر بہ فتحہ طا پڑھو تو ترجمہ یوں ہو گا بغیر طہارت کے یا بغیر پاک کرنے والے کے یعنے پانی یا مٹی کے)۔

طُهُوْرٌ۔ طہارت۔ اور طَهُوْرٌ جس سے طہارت کی جائے (جیسے سُحُوْرٌ سحری کرنا، اور سَحُوْرٌ سحر کا کھانا اور وُضُوْءٌ وضو کرنا اور وَضُوْءٌ وضو کا پانی)۔

مَاءٌ طَهُوْرٌ۔ پاک کرنے والا پانی (وہ ہر پانی ہے جو نجس نہ ہو اگرچہ مستعمل ہو، اگرچہ قلیل ہو مگر اُس کا کوئی وصف نہ بدلا ہو اور بعضوں نے کہا کہ مستعمل پانی طاہر ہے لیکن طہور یعنے پاک کرنے والا نہیں ہے)۔

هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهٗ اَلْحِلُّ مَیْتَتُهٗ۔ سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے (اُس سے وضو یا غسل کر سکتے ہیں، نجاست دھو سکتے ہیں) اُس کا مردار حلال ہے (یعنے دریائی جانور جو خشکی میں زندہ نہ رہ سکے خواہ مچھلی کی قسم ہو یا اور کوئی جانور)۔

كَانَ یَدُهُ الْیُمْنٰی لِطَعَامِهٖ وَطُهُوْرِهٖ۔ آپ کا داہنا ہاتھ کھانا کھانے اور طہارت کے لئے تھا۔

یَعْتَدُوْنَ فِی الطُّهُوْرِ وَالدُّعَاءِ۔ کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو طہارت کرنے اور دعا مانگنے میں حد سے بڑھ جائیں گے (مثلاً وسواس کے طور پر تین بار سے زیادہ دھونا اور دعا میں طول تطویل کرنا، خواہ مخواہ مقفیٰ اور مسجع دعائیں مانگنا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ماثور نہیں ہیں) ایک روایت میں بہ فتحہ طا منقول ہے یعنے طہارت کے پانی میں حد سے بڑھ جائیں گے (یعنی وضو اور غسل میں بے کار پانی بہائیں گے اسراف کریں گے)۔

اَلَیْسَ فِیْكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَیْنِ وَالطَّهُوْرِ وَالْوِسَادَةِ۔ کیا تم لوگوں میں (یعنی ملکِ عراق میں) وہ صحابی نہیں ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیاں اور وضو کا پانی اور تکیہ یا گدا ساتھ رکھتا تھا (مراد عبداللہ بن مسعودؓ ہیں جن کو آپ کی یہ خدمت سپرد تھی۔ یہ ابوالدرداءؓ صحابی نے جو ملکِ شام میں رہتے تھے ایک عراق والے شخص سے کہا۔ مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کے تم میں موجود ہوتے ہوئے تم کو میری کیا احتیاج ہے)۔

جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا۔ ساری زمین میرے لئے نماز کی جگہ اور پاک کرنے والی بنائی گئی (برخلاف اگلی اُمتوں کے، اُن کے مذہب میں سوائے عبادت خانہ کے اور جگہ نماز نہ ہو سکتی تھی، نہ سوائے پانی کے اور کسی چیز سے طہارت ہو سکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے

مسلمانوں پر ایسی آسانی فرمائی کہ ہر جگہ نماز کو درست کر دیا اور پانی نہ ملے تو تیمم کو وضو اور غسل کا قائم مقام بنا دیا)۔

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ۔ طہارت کرنے کا ثواب ایمان کا آدھا ثواب ہے (بعضوں نے کہا ایمان سے نماز مراد ہے تو وضو میں نماز کا آدھا ثواب ملے گا۔ بعضوں نے کہا نماز سے جتنے گناہ معاف ہوتے ہیں وضو سے اس کے آدھے معاف ہوتے ہیں)۔

يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ۔ آپ جمعہ کے دن غسل کرتے اور جہاں تک ہو سکتا پاکیزگی کرتے (جیسے مونچھ کترنا، ناخون کترنا، زیر ناف کے بال لینا، سر دھونا، کپڑے دھونا)۔

اُطِيْلُ ذَيْلِيْ وَاَمْشِيْ فِيْ مَكَانٍ قَذِرٍ فَقَالَ يُطَهِّرُهٗ مَا بَعْدَهٗ۔ میں اپنا آنچل یا دامن لمبا رکھتی ہوں (وہ زمین پر گھسٹتا جاتا ہے) اور گندی ناپاک زمین پر چلتی ہوں (وہ دامن یا آنچل نجاست سے لگتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوسرا پاکیزہ مقام جو اس کے بعد آتا ہے اس کو پاک کر دیتا ہے (جب وہ دامن یا آنچل پاکیزہ مقام سے لگا تو ناپاک جگہ کا اثر دور ہو گیا)۔ اہلحدیث کے علماء نے اس حدیث کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ آنچل یا دامن اگر ناپاک جگہ سے لگتا ہوا جائے پھر پاک جگہ سے تو اب وہ پاک ہو گیا۔ گو نجاست کسی قسم کی ہو تر یا خشک۔ نہایہ میں ہے کہ مراد وہ نجاست ہے جو خشک ہو اور کپڑے میں کچھ نہ لگے لیکن اگر تر ہو تو وہ بغیر دھوئے پاک نہ ہو گی۔ امام مالکؒ نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پہلے کوئی ناپاک زمین پر چلے پھر پاک زمین پر تو اس کا پاؤں پاک ہی سمجھا جائے گا۔ لیکن اگر کوئی نجاست مثلاً پیشاب وغیرہ کپڑے یا بدن کو لگ جائے تو وہ بغیر پانی کے پاک نہ ہو گی اس پر علماء کا اتفاق ہے اور اس حدیث کی سند میں بھی گفتگو ہے، انتھٰی۔

فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ۔ یہ پاک زمین اس ناپاک زمین کا بدلہ ہے (اس کی ناپاکی کو دور کر دے گی)۔

يَتَوَضَّاءُوْنَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ۔ لوٹے سے وضو کرتے (مِطْهَرَةٌ بہ فتحہ اور کسرۂ میم طہارت کا برتن)۔

اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ وَمَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ۔ مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اور پروردگار کو راضی اور خوش کرتی ہے۔

يَرْجُوْ بَرَكَةَ الْيَوْمِ وَطُهْرَتَهٗ۔ اس دن کی برکت اور گناہوں سے پاکی کی امید رکھتا ہے۔

طُهْرَةٌ لِلصَّائِمِ۔ روزہ دار کے لئے پاکی ہے۔

مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ۔ جہاں تک پاکی کر سکے۔ (یعنے جمعہ کے دن مراد مونچھیں کتروانا، ناخون کٹوانا، زیر ناف کے بال لینا، بغل کے بال لینا، کپڑوں کو دھونا ہے)۔

سُئِلَ عَنْ حِيَاضٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ عَنِ الطُّهْرِ مِنْهَا۔ مکہ اور مدینہ کے درمیان جو حوض ہیں ان کے پانی سے طہارت کرنا کیسا ہے یہ پوچھا۔

لَا يَمَسُّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ۔ قرآن کو وہی چھوئے جو پاک ہو (یعنی جنب اور حیض والی عورت کو قرآن چھونا درست نہیں ہے اور بے وضو چھونے میں اختلاف ہے)۔

اِلْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيْضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ۔ سفید کپڑے پہنا کرو وہ زیادہ پاکیزہ اور بہت عمدہ ہیں۔ (کیونکہ وہ جلد جلد دھوئے جاتے ہیں اور اپنی اصلی حالت پر رہیں)۔

رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا اَیْ يَسْتَنْجُوْنَ بِالْمَاءِ۔ اس مسجد میں (یعنے مسجد قبا میں) ایسے لوگ ہیں جو پاکیزگی اور طہارت کو پسند کرتے ہیں (پانی سے استنجا کرتے ہیں عہ۔ بعضوں نے کہا طہارت سے یہاں مراد گناہوں سے

عہ اہل قبا سے آنحضرتؐ نے پوچھا تم کیا کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے تمہاری تعریف کی انھوں نے کہا ہم نماز کے لئے وضو کرتے ہیں جنابت سے غسل کرتے ہیں پانی سے آبدست کرتے ہیں۔ اب جو بعضوں نے کہا کہ قبا والے ڈھیلوں کے بعد پانی سے استنجا کرتے تھے تو اس کی اصل حدیث کی کتابوں سے کچھ نہیں ہے اگرچہ افضل یہ ہے کہ دونوں کرے پھر یہ کہ صرف پانی سے کرے پھر یہ کہ صرف ڈھیلوں سے اور ہر طرح درست ہے ۱۲ منہ

پاک ہونا ہے یا دونوں مراد ہیں)۔

صَدَقَةُ الْفِطْرِ تَطْهُرٌ۔ صدقہ فطر گناہوں سے پاک ہونا ہے (یعنے روزوں میں جو گناہ ہوئے تھے مثلاً لغو بکنا، غیبت، جھوٹ، یہ سب صدقہ فطر کی وجہ سے معاف ہو جاتے ہیں اور روزے پاک صاف ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوتے ہیں)۔

اَلتَّيَمُّمُ اَحَدُ الطَّهُوْرَيْنِ۔ تیمم دو پاک کرنے والوں میں ایک ہے (دوسرا پانی ہے)۔

اَلْمَاءُ يُطَهِّرُ وَلَا يُطَهَّرُ۔ پانی دوسری نجاستوں کو پاک کرتا ہے لیکن اگر خود ناپاک ہو جائے تو پھر اس کو پاک نہیں کر سکتے۔

وَلَدُ الزِّنَا لَا يَطْهُرُ اِلٰى سَبْعَةِ اٰبَاءٍ۔ زنا کا بچہ سات پشت تک پاک نہیں ہوتا۔

طَابَ مَا طَهُرَ مِنْكَ وَطَهُرَ مَا طَابَ۔ جو جسم تیرا غسل کی وجہ سے پاک ہوتا ہے وہ بیماریوں اور امراض سے صاف ہو جاتا ہے اور جو صاف ہوتا ہے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

نِسَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَسْتَنْجِيْنَ بِالْمَاءِ وَيُبَالِغْنَ فَاِنَّهٗ مُطَهِّرٌ لِلْحَوَاشِيْ۔ مسلمانوں کی عورتیں پانی سے استنجا کرتی ہیں اور خوب دھوتی ہیں اس سے شرمگاہ کے کنارے صاف ہو جاتے ہیں (جو ڈھیلوں سے صاف نہیں ہوتے)۔

طِهْرَان۔ ایک شہر ہے اصفہان کے متعلقات میں سے اب وہ ایران کا پایۂ تخت ہے۔

(طَهْمٌ) رگ۔

تَطَهُّمٌ۔ موٹا ہونا، پھولا ہوا ہونا، بھاگ جانا۔

تَطَهُّمٌ۔ برا جاننا، ناپسند کرنا، متوحش ہونا۔

لَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ پھولا ہوا نہ تھا (بلکہ سائل الخدین یعنے رخسار صاف اور برابر تھے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ آپ بہت موٹے نہ تھے۔ بعضوں نے یوں کیا ہے کہ آپ بہت دبلے نہ تھے۔ بعضوں نے یوں کیا ہے کہ آپ کا منہ مبارک گول نہ تھا۔ بعضوں نے یوں کیا ہے کہ آپ بہت گندم گوں نہ تھے)۔

(طَهْمَلٌ) موٹا، بدصورت، یا دبلا۔

طَهْمَلِيٌّ۔ کالا، ٹھنگنا۔

وَقَفَتْ اِمْرَءَةٌ عَلٰى عُمَرَ فَقَالَتْ اِنِّيْ اِمْرَاَةٌ طَهْمَلَةٌ۔ ایک عورت حضرت عمرؓ کے پاس کھڑی ہوتی کہنے لگی میں ایک موٹی بھدی عورت ہوں یا دبلی پتلی۔

(طَهْوٌ) یا طُهُوٌّ یا طُهِيٌّ یا طَهَايَةٌ۔ پکانا، بھوننا۔

طَاهِيْ۔ باورچی، نان بائی (اس کی جمع طُهَاةٌ ہے)۔

وَمَا طُهَاةُ اَبِيْ زَرْعٍ۔ ابوزرع کے باورچیوں کا کیا پوچھنا۔

اِلَّا مَا طَهْوِيْ۔ (کسی نے ابوہریرہؓ سے پوچھا کیا تم نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے انھوں نے کہا) پھر سنی نہیں تو اور میرا کیا کام تھا یعنے میرا شغل بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھنے اور آپ کی حدیثوں کو سننے کے اور کچھ نہ تھا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر میں نے سنی نہیں تو پھر میرا حافظہ کس کام کا)۔

باب الطاء مع الیاء

(طِيْبٌ) یا طَابٌ یا طِيْبَةٌ یا تَطْيَابٌ۔ لذت دار ہونا، لذیذ اور بامزہ ہونا، پاک صاف ہونا، خوبصورت ہونا، شیریں ہونا، کھرا ہونا، بزرگ ہونا۔

طَابَتِ الْاَرْضُ۔ زمین سبزہ زار ہو گئی۔

طِبْتُ بِهٖ نَفْسًا۔ میرا دل اس سے خوش ہوا، کھل گیا۔

طَابَ الْعَيْشُ۔ زندگی آرام سے گزری۔

طَابَ عَنِ الشَّيْءِ نَفْسًا۔ اس سے دل بھر گیا یعنے

چھوڑ دیا۔
تَطْيِيبٌ۔ خوش کرنا، بامزہ کرنا، عمدہ کرنا، خوشبو لگانا، معطر کرنا، کسی کا دل مطمئن کرنا۔
مُطَايَبَةٌ۔ مزاح کرنا، دل لگی کرنا۔
اِطَابَةٌ۔ استنجا کرنا، زیر ناف کے بال مونڈنا۔
طُوبٰی۔ رشک، سعادت، خیر، خوشی، مبارکبادی۔
اِطْيَابٌ۔ اُس کو اچھا پانا۔
تَطَيُّبٌ۔ معطر ہونا، خوشبودار ہونا۔
اِسْتِطَابَةٌ۔ استنجا کرنا، زیر ناف کے بال مونڈنا۔
طَيِّبَاتٌ۔ حلال چیزیں (جیسے خَبِيثَاتٌ حرام چیزیں)۔
اَلطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ۔ پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے یا پاک باتیں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد پاک باتوں کے لئے۔
مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ۔ آؤ پاک شخص پاک کیا گیا، یا پاک اور پاکیزہ شخص کو خوش آمدید۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار بن یاسرؓ کے لئے فرمایا جو بڑے عالی شان صحابی تھے)۔
بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا۔ (حضرت علیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کے بعد دیکھا تو کہا) میرے ماں باپ آپ پر صدقے آپ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں پاکیزہ اور صاف ہیں۔
وَقَبَّلَهٗ ثُمَّ قَالَ طِبْتَ حَيًّا وَّمَيِّتًا۔ (ابوبکر صدیقؓ نے وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سے چادر اُٹھائی) اور آپ کو بوسہ دیا۔ فرمایا آپ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں پاکیزہ ہیں اور صاف ہیں۔
اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّيِّبٰتُ۔ ساری کورنشیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور سب نمازیں اور دعائیں اور پاک باتیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اُسی کی طرف

پھرتی ہیں (اُسی کو حمد اور ثنا سجتی ہے کیونکہ وہ سب عیبوں سے پاک اور سارے عمدہ اوصاف سے موصوف ہے بےعیب اُسی کی ذات ہے اِس لئے جتنی تعریف اُس کی کیجائے وہ کم ہے)۔
اَمَرَ اَنْ تُسَمَّى الْمَدِيْنَةُ طَيْبَةَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مدینہ کو طیبہ اور طابہ کہا کریں۔ (جاہلیت کے زمانہ میں مدینہ کا نام یثرب تھا۔ ثرب عربی زبان میں فساد کو کہتے ہیں۔ اِس لئے آپ نے اس نام کو مکروہ سمجھا اور مدینہ کو طابہ طیبہ کہنے کا حکم دیا۔ طابہ اور طیبہ کے معنے پاک، اور صاف، معطر اور خوشبودار)۔
جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَيِّبَةً۔ ساری زمین میرے لئے پاک کی گئی۔
مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ۔ تم میں سے جو کوئی اس بات کو پسند کرے (اُس کو جائز سمجھے خوشی سے قبول کرے)۔
شَهِدْتُ غُلَامًا مَّعَ عُمُوْمَتِیْ حِلْفَ الْمُطَيَّبِيْنَ۔ میں لڑکپن میں اپنے چچاؤں کے ساتھ خوشبو لگا کر عہد و پیمان کرنے والوں میں شریک تھا (اس کا قصہ کتاب الحاء میں گزر چکا ہے۔ بنی ہاشم اور بنی زہرہ اور تیم ان قبیلوں کے لوگ ابن جدعان کے گھر میں جاہلیت کے زمانہ میں جمع ہوئے اور ایک کونڈے میں خوشبو بنا کر اُس میں اپنے ہاتھ ڈبوئے اور آپس میں قسم کے ساتھ یہ عہد کیا کہ ایک دوسرے کی مدد کریں گے اور ظالم سے مظلوم کا حق دلائیں گے اس لئے ان لوگوں کا نام مطیبین ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ بھی انہی لوگوں میں تھے اور حضرت عمرؓ دوسرے گروہ میں تھے جس کا نام احلاف تھا وہ بنی عبدالدار کے ساتھ والوں میں تھے)۔
نَهٰی اَنْ يَّسْتَطِيْبَ الرَّجُلُ بِيَمِيْنِهٖ۔ آپ نے داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا (کیونکہ داہنا

ہاتھ کھانے پینے اور اچھے اور پاکیزہ کاموں کے لئے ہے)۔
اِسْتِطَابَۃٌ۔ استنجا کرنا (ڈھیلوں سے ہو یا پانی سے
بعضوں نے کہا استطابت ڈھیلوں سے پونچھنے کو کہتے ہیں۔
اکثر عرب لوگ پائخانہ کے بعد صرف ڈھیلوں سے استنجا کرتے
پانی سے آبدست نہ کرتے۔ حذیفہؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ نے بھی
پانی سے استنجا کرنے کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ عورتوں
کا استنجا ہے کیونکہ اُن کو ڈھیلوں سے استنجا کرنا دشوار ہوتا
ہے۔ بعضوں نے پانی سے استنجا کو بدعت کہا ہے خصوصاً
میٹھے پانی سے کیونکہ وہ پینے کی چیز ہے اور زمزم کے پانی
سے تو بالاتفاق مکروہ ہے۔
مترجم کہتا ہے کہ جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ پانی اور
ڈھیلوں دونوں سے استنجا درست ہے اسی طرح ایک پر
اکتفا کرنا اور اگر ڈھیلوں سے پونچھ کر پھر پانی سے آبدست
کرے تو یہ افضل ہے)۔
اَبْغِنِیْ حَدِیْدَۃً اَسْتَطِیْبُ بِھَا۔ ایک اُسترہ
میرے لئے ڈھونڈھو میں اُس سے پاکی کروں (یعنے زیر ناف
کے بال مونڈھوں)۔
وَھُوَ سَبْیُ طِیْبَۃٍ۔ وہ اچھے صحیح طور سے قیدی
ہیں (یعنے جو باضابطہ جنگ میں گرفتار ہوتے اور پکڑے گئے
نہ یہ کہ فریب اور مکر سے یا دغا سے اُن کو پکڑ لیا)۔
وَاُتِیْنَا بِرُطَبِ ابْنِ طَابٍ۔ اور ہمارے پاس
ابن طاب کھجور لائی گئی (ابن طاب مدینہ میں ایک عمدہ
قسم کی کھجور ہے اُس کو عذق ابن طاب اور تمر ابن
طاب بھی کہتے ہیں)۔
اِنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی عُثْمَانَ وَھُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ
اَلْاٰنَ طَابَ امْضَرْبُ۔ ابو ہریرہؓ حضرت عثمانؓ کے
پاس گئے اُن کو باغیوں نے گھیر رکھا تھا تو کہنے لگے اب
لڑائی درست ہو گئی (طَابَ الضَّرْبُ کی جگہ طَابَ
امْضَرْبُ کہا یہ ایک لغت ہے کہ بجائے الف لام تعریف کے
الف میم کہتے ہیں جیسے لیس من امبر امصیام فی
امسفر)۔
سُئِلَ عَنِ الطَّابَۃِ تُطْبَخُ عَلَی النِّصْفِ۔ انگور
کا شیرہ جب پکا کر آدھا رہ جائے تو اُس کا کیا حکم ہو (یعنے
جس کو منصف کہتے ہیں)۔
طَیِّبَۃً نَفْسُہٗ یَا نَفْسُھَا۔ اُس کا دل خوش اور
خورسند ہو (یعنے برضا و رغبت کرے)۔
لَا یَرُدُّ الطِّیْبَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو
کو واپس نہیں کرتے تھے (جو کوئی تحفہ کے طور پر لاتا آپ
قبول فرماتے)۔
قَضٰی اَکْثَرَھُمَا وَاَطْیَبَھُمَا۔ حضرت موسیٰؑ
نے دونوں میعادوں میں سے جو زیادہ اور حضرت شعیبؑ
کو بہت پسند تھی وہ پوری کی (یعنے دس برس کی میعاد)۔
فَمَنْ اَخَذَہٗ بِطِیْبِ نَفْسِہٖ۔ جس نے دل کی
خوشی کے ساتھ اُس کو لیا (یعنے لینے والا خوش ہو مثلاً
بلا سوال اور بلا انتظار ہاتھ آئے یا دینے والا خوشی سے
دے نہ یہ کہ جبراً قہراً)۔
طِبْتَ وَطَابَتْ مَمْشَاکَ۔ آپ دنیا میں بھی اچھے
رہے اور دنیا سے روانگی بھی آپ کی اچھی ہوئی۔
مَا فُرِضَ الزَّکٰوۃُ اِلَّا لِیُطِیْبَ۔ زکوٰۃ جو فرض
ہوئی تو اسی لئے کہ مال پاکیزہ ہو جائے (معلوم ہوا کہ مال
جمع کرنا منع نہیں ہے جب اُس کی زکوٰۃ دیتا رہے)۔
طُوْبٰی لِمَنْ طَابَ عُمْرُہٗ۔ مبارک ہے وہ شخص
جس کی عمر اچھی گزری (نیک کاموں میں مصروف رہا بے
فکری کے ساتھ زندگی بسر کی)۔
اَوْ یَمَسُّ مِنْ طِیْبِ بَیْتِہٖ۔ یا اپنے گھر کی خوشبو
لگا لے۔
فَالْمَاءُ لَہٗ طِیْبٌ۔ اگر خوشبو نہ ملے تو پانی سے نہا
ڈالنا بھی خوشبو ہے (یعنے جمعہ کے دن)۔

فَإِنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ. ہمارا دین تو پورا اور مکمل ہوگیا۔

طِيْبُ الرِّجَالِ لَا لَوْنَ لَهٗ۔ مردوں کی خوشبو بے رنگ ہوتی ہے (جیسے مشک، عود، عنبر، عطر، وغیرہ۔ اور عورتوں کی رنگ دار جیسے زعفران، کسم، ورس، مہندی وغیرہ)۔

طَابَ لِيْ هٰذَا۔ یہ مجھ کو راس آیا۔

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ۔ تم سلامت رہو اور خوش رہو

أَلَيْسَ بَعْدَ لَا طَرِيْقٌ أَطْيَبُ۔ کیا اس ناپاک رستے کے بعد پھر پاک رستہ نہیں ہے (تو پاک رستہ ناپاک کا بدل ہوجاتے گا اور آدمی ناپاک نہ ہوگا)۔

وَأَمَّا الطِّيْبُ فَلَا أَدْرِيْ۔ خوشبو مجھ کو یاد نہیں ہے (کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ذکر کیا یا نہیں)۔

وَيَنْصَعُ طِيْبُهَا۔ اچھی اچھی رکھ لیتا ہے (ایک روایت میں يَنْصَعُ طَيِّبُهَا ہے یعنے پاکیزہ اور اچھے آدمیوں کو رکھ لیتا ہے اور بروں کو نکال باہر کرتا ہے (یعنے مدینہ طیبہ برے آدمی کو اپنے یہاں رہنے نہیں دیتا، مراد ہر وقت ہے یا قریب قیامت کے جب دجال نکلے گا)۔

اَللّٰهُ طَيِّبٌ۔ اللہ جل جلالہ ہر عیب سے پاک ہے۔

اَلْعَبْدُ طَيِّبٌ۔ بندہ بری باتوں سے پاک ہر اچھی صفات سے موصوف ہے۔

اَلْمَالُ طَيِّبٌ۔ مال پاکیزہ یعنی حلال ہے۔

فَإِنْ تَعَذَّرَ الطِّيْبُ۔ اگر (جمعہ کے دن) خوشبو نہ مل سکے (تو صرف پانی سے نہانا کافی ہے)۔

طُوْبٰى شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَصْلُهَا فِيْ دَارِيْ وَفَرْعُهَا فِيْ دَارِ عَلِيٍّ فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ دَارِيْ وَدَارُ عَلِيٍّ فِي الْجَنَّةِ بِمَكَانٍ وَّاحِدٍ۔ طوبیٰ بہشت میں ایک درخت ہے جس کی جڑ میرے گھر میں ہے اور اس کی شاخ علیؓ کے گھر میں ہے۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ میرا اور علیؓ کا گھر بہشت میں ایک ہی مقام پر ہے (جیسے دنیا میں بھی حضرت علیؓ کا گھر آپؐ کے گھر سے ملا ہوا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لائے حضرت علیؓ سو رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا فاطمہؓ! میں اور تو اور یہ سونے والا بہشت میں ایک ہی مکان میں ہوں گے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ ہر ایک مومن کے گھر میں طوبیٰ کی ایک شاخ ہوگی اور یہ درخت اتنا بڑا ہے کہ عمدہ گھوڑے کا سوار سو برس تک اس کے سایہ میں چلتا رہے تو بھی پار نہ ہو اور اگر ایک کوا اس کے نیچے سے اڑے تو اس کی چوٹی تک نہ پہنچے بلکہ بوڑھا ہوکر گر پڑے حالانکہ کوے کی عمر بہت دراز ہوتی ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ ہزار برس تک زندہ رہتا ہے)۔

إِلَّا أَنْ يُّقَوَّمَ الطُّوْبُ وَالْخَشَبَةُ۔ مگر یہ کہ اینٹ اور لکڑی کی قیمت لگائی جائے۔

لَا تَمَسُّوْا مَوْتَاكُمْ بِالطِّيْبِ۔ اپنے مردوں کو خوشبو مت لگاؤ۔

وَلِلّٰهِ مَا طَابَ وَطَهُرَ۔ جو پاکیزہ اور طاہر ہے وہ اللہ کے لئے ہے (یعنی مال حلال، اور خبیث یعنے سود کی آمدنی اور لوگوں کے لئے ہے)۔

نِعْمَ الْمَنْزِلُ طَيْبَةُ وَمَا بِثَلَاثِيْنَ مِنْ أَوْلِيَاءَ مِنْ وَحْشَةٍ۔ طیبہ کیا اچھا مقام ہے اور وہاں کے تیس اولیاء کو کوئی وحشت نہیں ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ شاید یہ غیبت صغرا ای سے متعلق ہے)۔

طَابَةُ۔ شراب کو بھی کہتے ہیں۔

ذَهَبَ الْأَطْيَبَانِ وَبَقِيَ الْأَخْبَثَانِ۔ یہ ایک بوڑھے گنوار کا قول ہے یعنے) اچھی دو لذیذ چیزیں (سماعت اور بصارت یا کھانے پینے اور جماع کی خواہش

یا چربی اور جوانی تو چلدیں (رخصت ہوئیں) اور خراب اور بے کار چیزیں دونوں رہ گئیں (کھانسی اور گوز) ایک روایت میں بَقِیَ الْاَطْبَانِ ہے یعنے دو مرطوب چیزیں رہ گئیں کھانسی اور پاد (گوز)۔

اَبُوْ طَیْبَۃَ - ایک صحابی کی کنیت ہے۔ ان کا اصل نام نافعؓ تھا، پچھنے لگانے کا کام کرتے تھے۔ محیصہ بن مسعود انصاری کے آزاد کردہ ہیں۔

(طَیْحٌ) ہلاک ہونا چلد بنا (جیسے طَوْحٌ ہے)۔

تَطْیِیْحٌ - اور اِطَاحَۃٌ - ہلاک کرنا، ضائع کرنا۔

تَطَایُحٌ - اُڑجانا۔

(طَیْخٌ) بُری چیز سے آلودہ ہونا، آلودہ کرنا، تکبر اور غرور کرنا۔

تَطْیِیْخٌ - چربی اور گوشت سے بھر دینا، بُری بات سے آلودہ کرنا۔

تَطَیُّخٌ - بُری بات سے آلودہ ہونا۔

(طَیْرٌ) یا طَیَرَانٌ یا طَیْرُوْرَۃٌ - اُڑنا، لمبا ہونا، آگے بڑھ جانا۔

طَارَ طَائِرُہٗ - اُس کا غصہ بھڑک اُٹھا۔

تَطْیِیْرٌ - اور اِطَارَۃٌ - اُڑانا۔

تَطَیُّرٌ - بدفالی لینا۔

تَطَایُرٌ - پریشان ہونا، متفرق ہونا، لمبا ہونا۔

اِنْطِیَارٌ - پھٹ جانا۔

اِسْتِطَارَۃٌ - متفرق ہونا، پھیل جانا، بلند ہونا، پھٹ جانا، جلدی سے سونت لینا۔

طَائِرٌ - پرندہ، اور ایک ستارے کا نام ہے اور دماغ جس سے نیک یا بدفال لیں اور نصیب اور حصہ اور روزی اور عمل۔

مَیْمُوْنُ الطَّائِرِ - خوش نصیب، مبارک قسمت۔

طَیْرٌ - جمع ہے طَائِرٌ کی، اور کبھی ایک پرندے کو بھی کہتے ہیں۔

اَلرُّؤْیَا لِاَوَّلِ عَابِرٍ وَّھِیَ عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ -
خواب کی تعبیر وہی ہوتی ہے جو پہلے دی جائے اور خواب پرندے کے پاؤں پر رہتا ہے (یعنے تعبیر پر معلق رہتا ہے جہاں تعبیر دی بس واقع ہو گیا جیسے پرندے کے پاؤں پر کوئی چیز ہو تو اُس کے حرکت کرتے ہی گر پڑتی ہے)۔

اَلرُّؤْیَا عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَّا لَمْ تُعْبَرْ - خواب پرندے کے پاؤں پر لٹکا رہتا ہے (اُس کی تعبیر کا ظہور نہیں ہوتا) جب تک اُس کی تعبیر نہ دی جائے (جہاں تعبیر دی بس ویسا ہی ظہور ہوتا ہے اسی لئے ضروری ہے کہ خواب ایسے شخص سے بیان کرے جو تعبیر کا علم جانتا ہو اور نیک اور متقی اور اپنا خیر خواہ اور دوست ہو اگر ایسا شخص نہ ملے تو خواب دل میں رکھے کسی سے بیان نہ کرے)۔

تَرَکْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا طَائِرٌ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْہِ اِلَّا عِنْدَنَا مِنْہُ عِلْمٌ
ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس وقت چھوڑا (یعنے اُس وقت آپ کی وفات ہوئی) کہ ہر ایک پرندے کا جو اپنے پنکھوں سے اُڑتا ہے ہم کو علم ہو گیا تھا (یعنے شریعت کے کل احکام اور مسائل معلوم ہو گئے تھے یا ہر پرندے کی حلت و حرمت کا حال اور اُس کے ذبح کا طریقہ اور اُس کا فدیہ جب کوئی احرام میں اُس کو مارے ہم کو معلوم ہو گیا تھا۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم کو پرندوں سے فال لینا معلوم ہو گیا تھا جو جاہلیت کی ایک رسم تھی)۔

فَمِنْکُمْ شَیْبَۃُ الْحَمْدِ مُطْعِمُ طَیْرِ السَّمَآءِ
قَالَ لَا - شیبۃ الحمد (یعنے بوڑھا تعریف کے قابل یہ عبد المطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کا لقب تھا) تم میں سے تھا جو آسمان کے پرندوں کو کھلانے والا تھا۔ اُنھوں نے کہا نہیں (عبد المطلب نے جب اپنے صاحبزادے یعنی حضرت عبد اللہ کا فدیہ سو اونٹ نحر (ذبح) کر کے دیا تو

اُن کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر ڈلوادیا پرندے اُن کو کھاتے رہے)۔

كَاَنَّمَا عَلٰى رُءُوْسِهِمُ الطَّيْرُ۔ گویا اُن کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں (یہ اصحاب کے ادب اور سکون اور وقار کا حال بیان کیا یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح ادب اور سکون کے ساتھ بیٹھتے کہ مطلق حرکت نہ کرتے اگر پرندے آئیں تو اُن کے سروں پر بیٹھ جائیں کیونکہ پرندہ حرکت کرنے سے بھاگ جاتا ہے)۔

مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ۔ پرندوں کے دل کی طرح (یعنے ضعیف القلب ناتوان)۔

رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهٖ۔ ایک وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوتے اُس کی پیٹھ پر اُڑا جا رہا ہے (یعنے اُس کو تیز چلا رہا ہے)۔

فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ طَارَ قَلْبِيْ مَطَارَهٗ۔ جب حضرت عثمانؓ مارے گئے تو میرا دل جہاں اُڑنا چاہتا تھا وہاں اُڑ گیا۔

اِنَّمَا سَمِعْتَ مَنْ يَقُوْلُ اِنَّ الشُّؤْمَ فِي الدَّارِ وَالْمَرْءَةِ فَطَارَتْ شِقَّةٌ مِّنْهَا فِي السَّمَاءِ وَشِقَّةٌ فِي الْاَرْضِ۔ حضرت عائشہؓ نے ایک شخص کو یہ کہتے سُنا کہ گھر اور عورت میں نحوست ہوتی ہے یہ سُنتے ہی اُن کا آدھا ٹکڑا تو آسمان میں اُڑ گیا اور آدھا زمین میں رہ گیا (یعنے اُن کو سخت غصہ آیا گویا غصہ کے مارے اُن کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ غصہ کی وجہ یہ تھی کہ اُس شخص نے حدیث کا صحیح مطلب نہیں سمجھا)۔

حَتّٰى تَطَايَرَتْ شُؤُوْنُ رَأْسِهٖ۔ یہاں تک کہ اُن کے سر کی مانگیں جدا جدا ہو گئیں۔

خُذْ مَا تَطَايَرَ مِنْ شَعْرِ رَأْسِكَ۔ تیرے سر کے بال جو لمبے اور متفرق ہو گئے ہوں اُن کو کترا ڈال۔

اِقْتَسَمْنَا الْمُهَاجِرِيْنَ فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ۔ ہم نے مہاجرین کو بانٹا تو عثمان بن مظعون ہمارے حصہ میں آئے۔

اِنْ كَانَ اَحَدُنَا فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَطِيْرُ لَهُ النَّصْلُ وَلِلْاٰخَرِ الْقِدْحُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تیر کی بھی تقسیم ہوتی تو ایک کے حصے میں تیر کی پیکان آتی اور دوسرے کے حصے میں اُس کی لکڑی۔

فَطَارَتْ لِيْ وَلِاَصْحَابِيْ قِلَادَةٌ۔ میرے اور میرے ساتھیوں کے حصّے میں ایک ہار نکلا۔

طَائِرُ الْاِنْسَانِ۔ اللہ کے علم میں جو آدمی تقدیر میں مقرر ہوا ہے (بعضوں نے کہا آدمی کا عمل)۔

عَلٰى خَيْرِ طَائِرٍ۔ مبارکبادی اور نیک فالی کے ساتھ (یعنے خوش نصیبی کے ساتھ)۔

طَارَتِ الْقُرْعَةُ عَلٰى عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ۔ پانسہ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کے نام پر نکلا (یعنے قرعہ میں اُن کا نام نکلا)۔ بِالْمَيْمُوْنِ طَائِرُهٗ۔ اچھے اور مبارک نصیبہ کے ساتھ (طائر اصل میں طَیْر سے نکلا ہے عرب لوگ پرندوں اور جانوروں سے فال لیتے اگر بائیں طرف سے داہنے طرف جاتے تو اُس کو سانح کہتے اور اُس سے نیک فال لیتے اور جو داہنے طرف سے بائیں طرف جاتے اُس کو بارح کہتے اور اُس سے بدشگون لیتے)۔

اَلْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْرُ۔ صبح کی وہ روشنی جو آسمان کے کنارے میں پھیلی ہوئی ہو یعنے صبح صادق نہ کہ صبح کاذب جو ایک لمبی دھاری ہوتی ہے۔

وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرٌ۔ بنی لوی یعنی قریش کے سرداروں پر بویرہ میں ایک پھیلی ہوئی آگ لگا دینا سہل ہو گیا (یہ حسّان بن ثابتؓ کا ایک شعر ہے)۔

فَقَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً فَقُلْنَا اُغْتِیْلَ اُسْتُطِیْرَ۔ ایک رات ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گم ہو گئے ہم کہنے لگے شاید کسی نے غفلت میں آپ کو مار ڈالا یا اُڑا کر لے گیا یا جن آپ کو اُڑا لے گئے۔

فَاَطَرْتُ[1] الْحُلَّۃَ بَیْنَ نِسَائِیْ۔ میں نے اُس کپڑے کے جوڑے کو اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا (اُس کو پھاڑ کر تھوڑا تھوڑا سب کو بانٹ دیا)۔

لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ۔ نہ تو بیماری کی چھوت لگتی ہے اور نہ بدشگونی کوئی چیز ہے (جیسے عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں پرندوں سے بد فالی لیتے تھے۔ اور اب تک جاہل عورتیں بلی کے سامنے آنے سے یا کانے کے ساتھ مڈبھیڑ ہونے سے یا چلتے وقت چھینک کی آواز سننے سے بد شگون لیتی ہیں)۔

ثَلَاثٌ لَا یَسْلَمُ اَحَدٌ مِنْھُنَّ اَلطِّیَرَۃُ وَالْحَسَدُ وَالظَّنُّ قِیْلَ فَمَا نَصْنَعُ قَالَ اِذَا تَطَیَّرْتَ فَامْضِ وَاِذَا حَسَدْتَ فَلَا تَبْغِ وَاِذَا ظَنَنْتَ فَلَا تُحَقِّقْ۔ تین باتوں سے کوئی نہیں بچتا (مگر شاذ و نادر کوئی مقبول بندہ اللہ کا) ایک تو بدشگون لینا، دوسرے حسد کرنا، تیسرے بدگمانی۔ لوگوں نے عرض کیا کہ پھر ہم کیا کریں (اگر ان باتوں میں مبتلا ہوں) فرمایا کہ جب بدشگونی لے تو (اللہ پر بھروسہ کر کے) اُس کام کو کر ڈال (بدشگون کا کچھ خیال نہ کر) اور جب حسد پیدا ہو تو (دل ہی دل میں رہنے دے) اُس کی وجہ سے کسی کو مت ستا (اُس پر ظلم اور زیادتی نہ کر) اور جب بدگمانی پیدا ہو تو اُس پر یقین مت کر (بلکہ یوں خیال کرتا رہ کہ شاید میرا گمان غلط ہو)۔

اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یُذْھِبُہٗ بِالتَّوَکُّلِ۔ بدشگون لینا شرک ہے (کیونکہ بُرا بھلا سب اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ شگون کو اُس کی علت قرار دینا اس میں شرک کی بُو آتی ہے) مگر ہم میں کوئی ایسا نہیں جس کو ایسا خیال نہ پیدا ہو (خواہ مخواہ دل میں وہم آ ہی جاتا ہے) پر اللہ پر بھروسہ کرنے سے یہ خیال جاتا رہتا ہے (جتنا اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسا بڑھتا جائے گا اُتنا ہی بدشگونی کا خیال کمزور ہو جائے گا)۔

لَا طِیَرَۃَ فَاِنْ یَّکُ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْاَۃِ۔ بدشگونی اور نامبارکی اور نحوست کوئی چیز نہیں ہے (فقط ایک وہم ہی وہم ہے جس کی کوئی اصل نہیں) اگر بدشگونی کوئی چیز ہو تو تین چیزوں میں ہوگی گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں (گھر کی نحوست یہ ہے کہ تنگ اور تاریک اور تیرہ اور غلیظ اور نجس بد آب و ہوا مقام میں واقع ہو گا تازی ہوا کا اُس میں گزر نہ ہوتا ہو، چار طرف سے بند، گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ شریر اور سرکش خندہ اور مُنہ زور ہو، جہاد کے کام پر نہ آئے، عورت کی نحوست یہ ہے کہ بدزبان، بدکار، مُسرف اور فضول خرچ ہو)۔

لَا طِیَرَۃَ وَخَیْرُھَا الْفَالُ۔ بدشگونی کوئی چیز نہیں اور نیک فال لینا اچھی بات ہے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی نیک فال لیا کرتے مثلاً کوئی جھگڑا درپیش ہے اُس میں ایک شخص سامنے سے آیا جس کا نام سہل ہے تو یہ فال لے لی کہ اللہ تعالیٰ اس کام کو آسان کرے گا یا جنگ کے لئے جا رہے ہیں پہلے ایک شخص ملا جس کا نام ظفر خان یا فتح خان ہے اُس سے یہ فال لی کہ ہماری فتح ہوگی۔

فائدہ: فال سے وہ فال کھولنا مراد نہیں ہے جو ہندوستان کے جاہل لوگ کیا کرتے ہیں کہ ایک کاغذ پر کتنی خانے کر کے اُس پر اُنگلی رکھاتے ہیں اور اُس سے قسمت کا حال معلوم کرتے ہیں یہ ممنوع اور حرام ہے۔

[1] ایک روایت میں فَاَطَّرْتُ ہے بتشدید طا باب افتعال سے ترجمہ وہی ہے ۱۲ منہ

إِيَّاكَ وَطَيْرَاتِ الشَّبَابِ۔ تو جوانی کے پاجوانوں کے چونچلوں سے بچا رہ (آدمی جوانی کے جوش میں ایسی باتیں کر بیٹھتا ہے جن کا انجام اس کے حق میں برا ہوتا ہے)۔

نَهَى أَنْ يُّصْبَرَ هٰذَا الطَّيْرُ۔ پرندے کو باندھ کر اس کو نشانہ بنانے سے منع فرمایا (جیسے بعضے لوگ کیا کرتے ہیں کہ جانور کو کھڑا کر کے اس کو تیروں یا گولیوں کا نشانہ بناتے ہیں)۔

فَيُطَيِّرُوا كُلَّ مَطِيرٍ۔ خوب بے پر کی اڑائیں (بن سوچے سمجھے آپ کا کلام نقل کریں اس پر حاشیے چڑھائیں)۔

لَا أَهْوِي بِهَا الْأَقْطَارَ۔ میں جس جگہ جانے کا قصد کرتا ہوں وہ مجھ کو لے کر وہاں اڑ جاتا ہے۔

فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ۔ ایسے بدکار لوگ باقی رہ جائیں گے جو ہلکے پنے میں پرندوں کی طرح ہوں گے (ان میں وقار اور تمکین کا نام نہ ہوگا یا فسق و فجور میں پرندوں کی طرح ہوں گے)۔

طَارَتْ فِي الرَّحِمِ۔ پھر وہ نطفہ ماں باپ کے بدن میں اڑ کر آ جاتا ہے (خون بن جاتا ہے)۔

رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيرُ فِي الْجَنَّةِ۔ میں نے جعفر ابن ابی طالبؓ کو دیکھا وہ بہشت میں (فرشتوں کے ساتھ) اڑ رہے تھے (جنگ موتہ میں وہ شہید ہوئے تھے ان کے دونوں ہاتھ جس سے جھنڈا سنبھالے ہوئے تھے کافروں نے کاٹ ڈالے تھے اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے ان کو پرندے کی طرح دو پنکھ دیئے وہ بہشت میں اڑتے پھرتے ہیں)۔

إِنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ۔ شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے بھیس میں بہشت کے درخت سے لٹکی رہتی ہیں (ایک روایت میں تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ ہے۔ یعنے بہشت کے میوے کھاتی رہتی ہیں ایک روایت میں ہے کہ شہیدوں کی روحیں عرش کے تلے جو قندیلیں ہیں ان میں رہتی ہیں)۔

رُفِعَ عَنْ أُمَّتِي تِسْعَةُ أَشْيَاءَ وَعَدَّ مِنْهَا الطِّيَرَةَ۔ میری امت سے نو باتوں کا مواخذہ نہ ہوگا ان میں سے ایک بدشگونی بھی ہے۔

ثَلَاثَةٌ لَمْ يَنْجُ مِنْهَا نَبِيٌّ فَمَا دُونَهُ التَّفَكُّرُ فِي الْوَسْوَسَةِ فِي الْخَلْقِ وَالطِّيَرَةُ وَالْحَسَدُ۔ تین باتوں سے تو پیغمبر تک نہیں بچے اُن سے کم درجہ لوگ کیا بچیں گے۔ ایک تو وسوسہ جو دل میں آتا ہے (شیطان کی طرف سے) دوسرے بدشگونی۔ تیسرے حسد (یعنی دل میں جو رشک پیدا ہوتی ہے مگر مومن اپنے حسد کو کام میں نہیں لاتا یعنے محسود کے ساتھ برائی نہیں کرتا نہ اس کی نعمت کا زوال چاہتا ہے اور کافر اور فاسق اپنے حسد کو کام میں لاتے ہیں محسود کو ضرر پہنچاتے ہیں۔ یہ آفت ہے اس سے ساری نیکیاں محو ہو جاتی ہیں)۔

إِذَا تَكَلَّمَ أَطْرَقَ جُلَسَاءُهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کلام کرتے تو آپ کے ساتھ بیٹھنے والے سر جھکا لیتے (خاموش اور بے حرکت ہو کر غور سے سنتے) گویا ان کے سروں پر پرندے ہیں (اگر سر پر پرندہ بیٹھا ہو تو آدمی سر نہیں ہلاتا اس ڈر سے کہ کہیں پرندہ اڑ نہ جائے۔ جوہریؒ نے کہا کوا اونٹ کے سر پر آن کر بیٹھتا ہے اور اس کی جوئیں چن چن کر کھاتا ہے، اونٹ کیا کرتا ہے بالکل تصویر کی طرح حرکت نہیں کرتا اس ڈر سے کہ کہیں کوا اڑ نہ جائے)۔

طَيْشٌ۔ اوچھا ہونا، ہلکا ہونا، کم عقل ہونا، تیر کا نشانہ سے پار ہو جانا، نشانہ پر نہ لگنا۔

طَاشَ عَقْلُهُ۔ اس کی عقل جاتی رہی۔

طَيَشَانٌ۔ ہلکا پنا، متحرک ہونا، مضطرب ہونا۔

فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ۔ وہ سارے دفتر برائیوں کے ہلکے ہو جائیں گے اور وہ پرچہ (جس میں لا الٰہ الا اللہ ہوگا بھاری نکلے گا)۔

كَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ - میرا ہاتھ رکابی میں ادھر اُدھر پڑ رہا تھا (چاروں طرف سے کھا رہا تھا)۔

اَلنَّصْلُ الطَّائِشُ۔ ٹیڑھا تیر جو ادھر اُدھر جائے۔ (نشانہ پر نہ لگے ہلکے پنے کی وجہ سے چونکہ اُس میں پر کم ہوتا ہے)۔

اِذَا طَاشَتْ رِجْلَاهُ وَاخْتَلَطَ كَلَامُهُ۔ جب اُس کے پاؤں لرزنے لگیں (کہیں کے کہیں پڑیں) اور اُس کی باتیں بے موقع ہوں (واہی تباہی بکنے لگے تو یہی نشہ ہے)۔

طَيْفٌ يا مَطَافٌ۔ سوتے میں آنا۔

تَطْيِيْفٌ۔ بہت طواف کرنا۔

طَيْفٌ۔ غضب، جنون اور حالتِ خواب میں جو خیال آئے اُس کو بھی کہتے ہیں۔

اَصَابَ هٰذَا الْغُلَامَ لَمَمٌ اَوْ طَيْفٌ مِّنَ الْجِنِّ۔ اس لڑکے کو جنون ہو گیا ہے یا کچھ آسیب کا خلل ہے۔

اِذَا مَسَّهُمْ طَيْفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ۔ جب اُن کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آتا ہے (کوئی خیال پیدا ہوتا ہے بُرے کام کرنے کا)۔ مشہور قراءت طَائِفٌ ہے۔

فَطَافَ بِيْ رَجُلٌ وَّاَنَا نَائِمٌ۔ ایک شخص خواب میں میرے پاس آیا میں سو رہا تھا۔

لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ۔ میری اُمّت کا ایک طائفہ (گروہ) ہمیشہ (قیامت تک) حق پر رہے گا۔ (اسحٰق بن راہویہ نے کہا طائفہ ہزار سے کم جو جماعت ہو اور قیامت کے قریب ایسا ہی حال ہو جائے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے طریق پر چلنے والے لوگ ہزار تک رہ جائیں گے۔ اس حدیث کا مقصود یہ ہے کہ اہلِ باطل کی کثرت پر کوئی دھوکا نہ کھائے)۔

لَاَقْطَعَنَّ مِنْهُ طَائِفًا۔ میں اُس کے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ ڈالوں گا (یعنے کوئی عضو اُس کا)۔

فَجَعَلَ يَطِيْفُ بِالْجَمَلِ۔ لگا اونٹ کے پاس پھرنے

طِيَلٌ۔ رسّی۔ (اس کا ذکر باب الطاء مع الواو میں ہو چکا ہے)[1]

طَيْلَسَانٌ۔ سیاہ چادر جو یہودی لوگ اوڑھتے ہیں۔

فَرَاَى الطَّيَالِسَةَ فَقَالَ كَاَنَّهُمُ السَّاعَةَ يَهُوْدُ خَيْبَرَ۔ آپ نے چادروں کو دیکھا فرمایا یہ لوگ تو اس وقت خیبر کے یہودی معلوم ہوتے ہیں (بعضوں نے کہا یہ چادریں زرد رنگ کی تھیں اس وجہ سے آپ نے اُن پر انکار کیا)۔

جُبَّةُ طَيَالِسَةٍ۔ طیلسان کا جبہ۔

طَيْنٌ۔ مٹی کا کام اچھا کرنا، مٹی سے مہر لگانا۔

طِيْنٌ۔ گارا، کیچڑ۔

مَا مِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ تَمُوْتُ فِيْهَا مِثْقَالُ نَمْلَةٍ مِّنْ خَيْرٍ اِلَّا طِيْنَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ جو کوئی جان اس حال میں مرے کہ اُس میں ایک چیونٹی برابر بھلائی ہو تو قیامت کے دن اُسی بھلائی پر اُس کی پیدائش ہوگی۔

وَاٰدَمُ فِيْ طِيْنَتِهٖ۔ ابھی آدمؑ اپنے کیچڑ ہی میں تھے (اُن میں جان نہیں پڑی تھی)۔

فَاِذَا هِيَ طَيْبَةٌ اَوْ طِيْنَةٌ۔ یہ راوی کا شک ہے کہ طیبہ فرمایا یا طینہ۔ طِيْنَةُ الْخَبَالِ۔ دوزخیوں کے زخموں کی پیپ۔

طَانَهُ اللّٰهُ عَلَى الْخَيْرِ۔ اللہ تعالےٰ اُس کو بھلائی پر پیدا کرے۔

طِيَّةٌ۔ مقصد یا مطلب۔

يَا مُحَمَّدُ اِعْمَلْ لِطِيَّتِكَ۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم اپنا کام کرو (ہمارے سمجھانے سے باز آؤ)۔

[1] اس کا اصلی باب طوی ہے مناسبت لفظی سے یہاں بیان کیا ۱۲ منہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الظاء المعجمۃ

ظ۔ حروف تہجی کا سترھواں حرف ہے۔ اور حساب جمل میں اس کا عدد ۹۰۰ ہے۔

باب الظاء مع الالف

ظَأْبٌ۔ چھینک مارنا، دفع کرنا، نکاح کرنا، آواز کرنا۔
مُظَاءَبَۃٌ۔ بیوی کی بہن سے نکاح کرنا، سالی سے نکاح کرنا۔
ظَأْرٌ۔ مہربان کرنا، مہربان ہونا، بچہ کو دودھ پلانا۔
اِظْآرٌ۔ بچہ کے لئے انّا مقرر کرنا۔
ظِئْرٌ۔ جو غیر کے بچہ پر مہربان ہو، مرد ہو یا عورت (تو یہ مُرضعہ سے عام ہے)۔

سَیْفُ الْقَیْنِ ظِئْرُ اِبْرَاھِیْمَ ابْنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ سیف لوہار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی انّا کے شوہر تھے (تو انّا کے خاوند کو بھی ظِئْر کہتے ہیں)۔

اَلشَّھِیْدُ تَبْتَدِرُہٗ زَوْجَتَاہُ کَظِئْرَیْنِ اَضَلَّتَا فَصِیْلَیْھِمَا۔ شہید کی طرف اُس کی دونوں بیویاں (بہشت کی حوروں میں سے) اس طرح لپکتی ہیں جیسے وہ دو انّائیں جنھوں نے اپنے شیر خوار بچہ کو کھو دیا ہو (اور ایک بارگی وہ بچے دکھلائی دیں تو کیسی بے تاب ہو کر اُن کی طرف لپکتی ہیں)۔

اَعْطٰی رُبَعَۃً یَتْبَعُھَا ظِئْرَاھَا۔ اُس کو پہلونٹی کا بچہ دیا اور اُس کے ساتھ اُس کے ماں باپ بھی دیئے۔

کَتَبَ اِلٰی ھُنَیٍّ وَھُوَ فِیْ نَعَمِ الصَّدَقَۃِ اَنْ ظَاوِرْ قَالَ فَکُنَّا نَجْمَعُ النَّاقَتَیْنِ وَالثَّلَاثَ عَلَی الرُّبَعِ۔ حضرت عمرؓ نے ہنی کو لکھا جو زکوٰۃ کے جانوروں پر مقرر تھا کہ مُظَاءَرَت کیا کر (مظاءرت اور ظئار یہ ہے کہ اونٹنی کو دوسری اونٹنی کے بچہ پر مہربان کریں اُس کی تدبیر عرب یوں کرتے تھے کہ اونٹنی کے ناک اور دونوں آنکھوں پر پٹی باندھ دیتے تھے اور اُس کے فرج میں ایک چیتھڑا گھسیڑ دیتے تھے پھر اُس میں دو آڑی باریک لکڑیاں

ڈالتے اونٹنی یہ سمجھتی کہ اُس کو درد زِہ ہو رہا ہے جب اُس پر بہت سختی ہوتی تو وہ لکڑیاں نکال لیتے اور اُس چیتھڑے کو بھی نکال کر دوسری اونٹنی کے بچہ پر جو تیار ہوتا خوب رگڑتے پھر اُس بچہ کو اُس اونٹنی کے سامنے لاتے وہ اُس کو سونگھ کر اپنا بچہ سمجھتی اور مہربانی سے اُس کو پالتی)۔

مَنْ ظَأَرَهُ الْاِسْلَامُ۔ جس پر اسلام مہربانی کرے۔

اَظْأَرُكُمْ عَلَى الْحَقِّ وَاَنْتُمْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ۔ میں تو تم کو حق پر مہربان کرتا ہوں (یعنے چاہتا ہوں کہ تم حق کو اختیار کرو) اور تم اُس سے بھاگتے ہو۔

اِشْتَرٰى نَاقَةً فَرَاٰى بِهَا تَشْرِيْمَ الظِّئَارِ فَرَدَّهَا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے ایک اونٹنی خریدی دیکھا تو اُس میں ظئار کی پھٹن ہے (اُس کی فرج پھٹی ہوئی تھی) انھوں نے اُس کو واپس کر دیا۔

قَدْ اَصَبْنَا نَاقَتَيْكَ وَنَتَجْنَاهُمَا وَظَأَرْنَاهُمَا عَلٰى اَوْلَادِهِمَا۔ ہم نے تیری دونوں اونٹنیوں کو پکڑ پایا اُن سے بچے نکلوائے اُن کو اُن کی اولاد پر مہربان کیا۔

اَلطَّعْنُ ظِئَارُ الْقَوْمِ۔ برچھے مارنا مہربانی کا سبب ہے (یہ ایک مثل ہے یعنے دشمنوں کو جب ہتھیار سے مغلوب کرے گا تو وہ ڈر کر چار و ناچار دوست بنیں گے تجھ پر مہربان ہوں گے یہ بعینہٖ اُس مثل کے مطابق ہے جو انگریزی میں کہی جاتی ہے کہ فوج اور سامانِ جنگ عمدہ تیار رکھنا صلح اور امن کی ضمانت ہے)۔

ظَأْمٌ۔ جماع کرنا۔

مُظَاءَمَةٌ۔ ایک دوسرے کی سالی سے نکاح کرنا، ہم زلف ہونا، ساڑھو بننا، دو بہنوں کو دو شخصوں کے نکاح میں لانا۔

باب الظاء مع الباء

ظَبْظَبَةٌ۔ بخار آنا۔

تَظَبْظُبٌ۔ آہستہ گرنا۔

ظَبْظَابٌ۔ بیماری، درد اور عیب، پلک کا دانہ، جو ملاحوں کی آنکھ اور رخسار پر ہو جاتا ہے۔

ظُبَةٌ۔ تلوار یا برچھے کی دھار، یا انی (نوک)۔

وَضَعْتُ ظَبِيْبَ السَّيْفِ فِيْ بَطْنِهٖ۔ میں نے تلوار کی نوک اُس کے پیٹ پر رکھی (اس روایت میں یوں ہی ہے لیکن لغت کی رُو سے ظُبَةُ السَّيْفِ ہونا چاہیے اور ضَبِيْبٌ ضاد معجمہ سے خون کا منہ سے بہنا۔ ابو موسیٰؒ نے کہا صحیح صَبِيْبٌ ہے صاد مہملہ سے اس کا ذکر گزر چکا ہے)۔

نَاهِضُوْا بِالظُّبَاءِ۔ تلوار کی دھاروں سے مقابلہ کرو (یہ جمع ہے ظُبَةٌ کی)۔

ظَبْيٌ۔ ہرن یا ہرنی (بعضوں نے کہا مادہ کو ظَبْيَةٌ کہتے ہیں) اس کی جمع اَظْبٌ اور ظَبَيَاتٌ اور ظِبَاءٌ اور ظُبِيٌّ ہے۔

ظَبْيَةٌ۔ ہرنی، بکری، گائے، عورت، اور اونٹنی کی اندام نہانی، وادی کا موڑ، ہرن کے بال دار چمڑے کا چھوٹا تھیلا۔

اَرْضٌ مَظْبَاةٌ۔ وہ زمین جس میں ہرن بہت ہوں۔

اِذَا اَتَيْتَهُمْ فَارْبِضْ فِيْ دَارِهِمْ ظَبْيًا۔ جب تو اُن کے ملک میں پہنچے تو ہرن کی طرح وہاں رہ (یعنے ہوشیاری کے ساتھ جہاں کوئی آدمی دیکھے تو ہرن کی طرح بھاگ جا۔ کسی خطرہ کا اندیشہ ہو تو چلدے) یہ اہلِ عرب کا قول ہے۔

بِهٖ دَاءُ الظَّبْيِ۔ اس کو ہرن کی بیماری ہے۔ یعنے کوئی بیماری نہیں ہے۔ کیونکہ ہرن کو سوائے مرض الموت کے کوئی بیماری نہیں ہوتی (یہ اہلِ عرب کا قول ہے)۔

اُهْدِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَبْيَةٌ فِيْهَا خَرَزٌ فَاَعْطَى الْاَهْلَ مِنْهَا وَالْعَزَبَ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تھیلی بھیجی گئی

اُس میں نگینے تھے آپ نے اُس میں سے گھر بار والوں کو اور مجرد لوگوں کو دونوں کو دیا۔

اِلْتَقَطْتُ ظَبْيَةً فِيهَا أَلْفٌ وَمِائَتَا دِرْهَمٍ وَقُلْبَانِ مِنْ ذَهَبٍ۔ میں نے ایک تھیلی پائی اُس میں بارہ سو درم اور دو کنگن سونے کے تھے۔

اِحْفِرْ طَيْبَةَ قَالَ وَمَا طَيْبَةُ قَالَ زَمْزَمُ۔ طیبہ کھود۔ پوچھا طیبہ کیا اُنھوں نے کہا زمزم کا کنواں (اُس کو ایک تھیلی سے تشبیہ دی)۔

مِنْ ذِي الْمَرْوَةِ إِلَى الظَّبْيَةِ۔ ذی المروہ سے ظبیہ تک (ظبیہ ایک مقام کا نام ہے جُہینہ کے ملک میں آپ نے اُس کو مقطعہ کے طور پر عوسجہ جہنی کو دیا تھا)۔

عِرْقُ الظَّبْيَةِ۔ ایک مقام ہے روحا سے تین میل پر وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے۔

فَأَصَابَتْ ظُبَتُهُ طَائِفَةً مِنْ قُرُونِ رَأْسِهِ۔ اُن کی تلوار کی دھار سر کی بعضی چوٹیوں پر پڑی۔

لَمْ يُعَاقِبْ عُمَرُ صَاحِبَ الظَّبْيِ۔ حضرت عمرؓ نے اُس احرام والے کو سزا نہیں دی جس نے ہرن کا شکار کیا تھا (بلکہ اُس کو صرف بدلہ دینے کا حکم دیا)۔

أَبُو ظَبْيَانَ۔ ایک راوی کا نام ہے۔

باب الظاء مع الجیم

ظَجٌّ۔ لڑائی میں آواز بلند کرنا، فریاد کرنا اور لڑائی کے سوا دوسرے مقاموں میں فریاد کرنے کو ضَجٌّ کہتے ہیں۔

باب الظاء مع الراء

ظَرْبٌ۔ چپک جانا۔
تَظْرِيبٌ۔ سخت ہونا۔
ظَرِبٌ۔ نوک دار، دھار دار، پتھر، یا پھیلا ہوا پہاڑ یا چھوٹا ٹیلہ۔

ظَرِبَانُ۔ ایک جانور ہے بلی کے برابر جو بدبودار اور خاکستری رنگ کا ہوتا ہے (اس کی جمع ظَرَابِيُّ آئی ہے اور ظَرَابِينُ اور ظَرَابِي بھی)۔

اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ۔ یا اللہ ٹیلوں اور چھوٹے چھوٹے پہاڑوں پر اور نالوں کے شکم میں پانی برسا (اور مدینہ پر سے پانی اُٹھالے یہاں نہ برسے)۔

أَيْنَ أَهْلُكَ يَا مَسْعُودُ فَقَالَ بِهٰذِهِ الْأَظْرُبِ السَّوَاقِطِ۔ مسعود! تمہارے بیوی بچے کہاں ہیں؟ انھوں نے کہا ان چھوٹے چھوٹے جھکے ہوئے پہاڑوں میں۔

رَأَيْتُ كَأَنِّي عَلَى ظَرِبٍ۔ میں نے دیکھا جیسے میں ایک پہاڑی پر ہوں۔

حَتّٰى يَنْزِلَ عَلَى الظَّرِيبِ الْأَحْمَرِ۔ یہاں تک کہ دجال سرخ پہاڑی پر اُترے گا۔

إِذَا غَسَقَ اللَّيْلُ عَلَى الظِّرَابِ۔ جب رات کی تاریکی ٹیلوں پر چھا جاتے۔ كَانَ لَهُ فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ الظَّرِبُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا تھا جس کو ظرب کہتے تھے (یعنے پہاڑی کی طرح مضبوط اور سخت۔ عرب لوگ کہتے ہیں ظَرِبَتْ حَوَافِرُ الدَّابَّةِ۔ جانور کے سُم سخت ہو گئے)۔

حُوتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ۔ ایک مچھلی چھوٹے پہاڑ، یا ٹیلہ کی طرح۔

فَسَا بَيْنَهُمُ الظَّرِبَانُ۔ یعنے اُن میں نا اتفاقی ہو گئی۔ (یہ اہل عرب کا قول ہے)۔

ظُرَرٌ۔ یا ظِرٌّ یا ظُرَرَةٌ۔ دھار دار پتھر (اس کی جمع ظِرَارٌ اور أَظِرَّةٌ اور ظُرَّانٌ اور ظِرَّانٌ ہے۔

إِنَّا نَصِيدُ الصَّيْدَ فَلَا نَجِدُ مَا نُذَكِّي بِهِ إِلَّا الظِّرَارَ وَشِقَّةَ الْعَصَا۔ ہم شکار کرتے ہیں اور ذبح کرنے کے لئے کچھ نہیں پاتے مگر دھار دار پتھر یا لکڑی کی چپٹی (جو دھار دار ہوتی ہے یعنی کھپچی)۔

فَاَخَذْتُ ظِرَارًا مِّنَ الْاَظِرَّةِ فَذَبَحْتُهَا بِهٖ۔ میں نے دھاردار پتھروں میں سے ایک پتھر لیا اور اُس سے اُس کو ذبح کیا۔

لَا سِكِّيْنَ اِلَّا الظِّرَانُ۔ دھاردار پتھروں کے سوا اور کوئی چھری نہ تھی۔ ظِرَّان یا مِظَرَّةٌ۔ چقماق کو بھی کہتے ہیں۔

ظَرِبٌ۔ راستہ کے نشانات جو مسافروں کی رہنمائی کے لئے لگاتے جاتے ہیں۔

ظَرْفٌ۔ یا ظَرَافَةٌ۔ ظریف، خوش طبع ہونا۔

اِظْرَافٌ۔ ظریف بچے جننا، ظرف میں رکھنا۔

ظَرْفٌ۔ برتن کو بھی کہتے ہیں۔

ظَرِيْفٌ۔ خوش طبع، دل لگی باز (اس کی جمع ظُرَفَاءُ اور ظُرُفٌ اور ظِرَافٌ اور ظَرِيْفُوْنَ آتی ہے)۔

اِذَا كَانَ اللِّصُّ ظَرِيْفًا لَمْ يُقْطَعْ۔ جب چور ظریف ہو یعنی عمدہ، بلیغ، گفتگو کرنے والا جو حسن تقریر کی وجہ سے حد شرعی کو دفع کرے تو اُس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا (کیونکہ شرعی حدود ادنیٰ شبہ سے ساقط ہو جاتے ہیں اور اصول قانون بھی یہی ہے کہ شبہ کا فائدہ مجرم کو ملتا ہے)۔ میں کہتا ہوں اس حدیث کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ جب کوئی ظرافت اور دل لگی کی راہ سے چوری کرے نہ کہ بدنیتی سے تو اُس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ جیسے ہندوستان میں ایک رسم ہے کہ چوتھی کے دن دولہا والے دُلھن والوں کے اور دُلھن والے دولہا والوں کی اشیاء چُراتے ہیں اور پھر شیرینی لے کر واپس دیتے ہیں یا سالیاں دولہا کا جوتا چُرا لیتی ہیں۔

كَيْفَ ابْنُ زِيَادٍ قَالُوْا ظَرِيْفٌ عَلٰى اَنَّهٗ يَلْحَنُ قَالَ اَوَلَيْسَ ذٰلِكَ اَظْرَفَ لَهٗ۔ (معاویہ نے پوچھا) عبید اللہ بن زیاد کیسا آدمی ہے؟ لوگوں نے کہا ایک ظریف خوش مزاج آدمی ہے مگر گفتگو میں غلطیاں کرتا ہے۔ معاویہ نے کہا یہ تو اور اُس کی ظرافت کو بڑھانے والا ہے۔

اَلْكَلَامُ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يَّكْذِبَ ظَرِيْفٌ۔ ظریف آدمی کو جھوٹ نہ بولنے کی بڑی گنجائش ہے (وہ ایسی بات کہہ سکتا ہے کہ جھوٹ بھی نہ ہو اور کام نکل جائے جیسے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ہجرت کے سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہا رَجُلٌ يَّهْدِيْنِيْ السَّبِيْلَ۔ یعنے یہ صاحب مجھ کو راستہ بتاتے ہیں۔ کافر یہ سمجھے کہ مدینہ کا راستہ بتانے والا کوئی شخص ہے۔ اور حضرت ابوبکرؓ کی مراد یہ تھی کہ آپ دین کا راستہ مجھ کو بتاتے ہیں)۔

باب الظاء مع العین

ظَعْنٌ۔ کوچ کرنا، چلنا۔

اِظْعَانٌ۔ چلانا، کوچ کرانا۔

تَظَعُّنٌ۔ سوار ہونا۔

ظَعُوْنٌ۔ اونٹ جس پر سواری کی جائے۔

فَاِذَا بِهَوَازِنَ عَلٰى بَكْرَةِ اَبَائِهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَشَائِهِمْ وَنَعَمِهِمْ۔ ناگاہ کیا دیکھتے ہیں کہ ہوازن کے لوگ سب کے سب اکٹھا ہو کر آئے ہیں یہاں تک کہ اُن کی عورتیں اور بکریاں اور چوپائے وہ بھی ہمراہ ہیں (ظُعُنٌ جمع ہے ظَعِيْنَةٍ کی اصل میں ظَعِيْنَة وہ اونٹنی جس پر سواری کی جاتے اور عورت کو بھی ظَعِيْنَة کہتے ہیں کیونکہ وہ خاوند کے ساتھ سفر کرتی ہے یا اونٹنی پر لادی جاتی ہے۔ بعضوں نے کہا ظعینہ وہ عورت جو ہودے میں سوار ہو پھر خود ہودے کو بھی ظَعِيْنَة کہنے لگے اس کی جمع ظُعْنٌ اور ظُعُنٌ اور ظَعَائِنُ اور اَظْعَانٌ ہے۔

اَعْطٰى حَلِيْمَةَ السَّعْدِيَّةَ بَعِيْرًا مُّوَقَّعًا لِلظَّعِيْنَةِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انا حلیمہ سعدیہ کو ایک ایسا اونٹ دیا جس پر ہودہ لگایا جاتا تھا۔

لَيْسَ فِيْ جَمَلِ ظَعِيْنَةٍ صَدَقَةٌ۔ ہودہ کے اونٹ میں جو سواری کے لئے ہو زکوٰۃ نہیں ہے (جیسے سواری

کے گھوڑوں پر زکوٰۃ نہیں ہے)۔

اَذِنَ لِلظُّعُنِ۔ آپ نے عورتوں کو مُزدلفہ سے پہلے لے جانے کی اجازت دی (یعنے رات ہی سے طلوعِ فجر سے پہلے اُن کو منا چلے جانے کی)۔

مَرَّتْ بِهٖ ظُعُنٌ۔ عورتیں ہودوں پر سوار اُن پر سے گزریں۔

فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً۔ وہاں ایک عورت ہودے پر سوار ملے گی۔

فَلَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ۔ تو ہودے پر سوار ایک عورت کو دیکھے گا۔

وَلَا تَضْرِبْ ظَعِيْنَتَكَ ضَرْبَكَ اُمَيَّتَكَ۔ تو اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح مت مارو۔

وَلَا الظَّعْنَ۔ نہ سواری پر جاسکتا ہے (اتنا بوڑھا کم طاقت ہے)۔

عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ۔ مشہور صحابی ہیں بدری، قرشی۔

اَمْ يَوْمَ ظَعْنِهٖ۔ یا کوچ کے دن پر۔

باب الظاء مع الفاء

ظَفْرٌ۔ ناخون گھسیڑنا، دیکھنا۔

ظَفِرَتِ الْعَيْنُ۔ آنکھ میں ناخونہ ہوگیا۔

ظُفِرَ الرَّجُلُ۔ اُس کی آنکھ میں ناخونہ ہوگیا (اُس کا مصدر ظَفَرٌ ہے یعنی آنکھ ناخونہ ہونا اور فتح فیروزی، غلبہ مقصود حاصل ہونا)۔

تَظْفِيْرٌ۔ ناخن گھسیڑنا، فتح دلانا، اظفار (خوشبو) استعمال کرنا، فتح کی دعا کرنا۔ اِظْفَارٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

ظُفَارٌ۔ ایک شہر تھا یمن میں صنعا کے قریب۔ حمیری بادشاہوں کا پایۂ تخت تھا، اس کی بندرگاہ لوبان، اگر اور عود و عنبر وغیرہ کی تجارت کے لئے مشہور تھی، امتداد زمانہ کے باعث اب برباد ہوچکا ہے۔ عُوْدٌ ظُفَارِيٌّ اور جزع ظُفَارِيٌّ، اُسی کی طرف منسوب ہے۔

مَا بِالدَّارِ ظُفْرٌ۔ گھر میں کوئی نہیں ہے۔ ظُفْرٌ یا ظُفُرٌ یا ظِفْرٌ ناخن کو بھی کہتے ہیں (اس کی جمع اَظْفَار اور اَظَافِيْر آئی ہے)۔

ظَفِرٌ۔ کامیاب۔

اَظْفَارُ الثَّوْبِ۔ کپڑے کی شکنیں۔

وَعَلٰى عَيْنِهٖ ظَفَرَةٌ غَلِيْظَةٌ۔ دجال کی آنکھ پر ایک غلیظ پھلّی ہوگی (نہایہ میں ہے کہ ظَفَرَةٌ وہ گوشت جو آنکھ کے کوئے پر اُگتا ہے اور کبھی آنکھ کی سیاہی کو بھی ڈھانپ لیتا ہے)۔

لَا تَمَسُّ الْمُحِدُّ اِلَّا نُبْذَةً مِّنْ قُسْطِ اَظْفَارٍ یا مِنْ قُسْطٍ وَّ اَظْفَارٍ۔ سوگ والی عورت خوشبو نہ لگائے مگر حیض سے پاک ہونے پر، بدبو رفع کرنے کے لئے تھوڑا سا اظفار کا عود شرمگاہ پر لگالے یا عود اور اظفار (اظفار ایک قسم کی خوشبو ہے یعنے کالا عطر جو جم کر اُس کے ٹکڑے ناخن کی طرح ہوجاتے ہیں)۔

عِقْدٌ مِّنْ جَزْعِ اَظْفَارٍ۔ ایک ہار اظفار کے نگوں کا (اظفار خوشبو کے ٹکڑوں میں سوراخ کرکے اُس کا ہار عرب کی عورتیں گلے میں لٹکاتیں۔ صحیح روایت میں مِنْ جَزْعِ ظُفَارٍ ہے یعنی ظفار کے نگینوں کا ہار جو ایک شہر ہے ملک یمن میں) عرب میں ایک مثل ہے مَنْ دَخَلَ ظُفَارَ حَمَّرَ جو شخص ظفار میں گیا اُس نے اپنے آپ کو سرخ کیا (کیونکہ وہاں کی مٹی لال ہے)۔

كَانَ لِبَاسُ اٰدَمَ الظُّفُرَ۔ حضرت آدمؑ کا بہشتی لباس سفیدی اور چمک میں ناخون کی طرح تھا (جو کبھی میلا نہیں ہوتا تھا اب اُن کی اولاد میں ذرا سا نشان ناخن رہ گیا)۔

اُطْلُبْ لِنَفْسِكَ اَمَانًا قَبْلَ اَنْ تَاْخُذَكَ

اَلْاَظْفَارُ۔ اپنے لئے امان کی فکر کر اس سے پہلے کہ موت کے ناخن تجھ کو پکڑ لیں۔

كَانَ ثَوْبَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّذَانِ اَحْرَمَ فِيْهِمَا يَمَانِيَّيْنِ عِبْرِيٍّ وَاَظْفَارٍ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دو کپڑوں میں احرام باندھا تھا وہ دونوں یمن کے بنے ہوئے تھے ایک عبر کا اور ایک اظفار کا (صحیح ظفار ہے)۔

كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بُرْدَتَيْنِ ظَفِرِيَّتَيْنِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو ظفری چادروں میں کفن دیئے گئے۔

ظَفَارِ۔ (بکسرۂ فا) ایک قلعہ ہے یمن میں۔

تَظَفَّرْنَا بِهٖ بِكُلِّ خَيْرٍ۔ ہم نے اس کی وجہ سے ہر ایک بھلائی حاصل کی۔

مَسْجِدُ بَنِيْ ظَفَرَ۔ ایک مسجد ہے کوفہ کی مسجد کے قریب ہے۔

ظَفٌّ۔ اونٹ کے پاؤں جوڑ کر باندھ دینا۔

اِسْتِظْفَافٌ۔ پیچھے لگنا۔

باب الظاء مع اللام

ظَلْعٌ۔ لنگڑا ہونا، ناتوان ہونا۔

ظَلَعٌ۔ تنگ ہونا، جگہ کا (ہجوم کی وجہ سے) ، نر کی خواہش ہونا۔

ظَالِعٌ۔ لنگڑا، ضعیف۔

فَاِنَّهٗ لَا يَرْبَعُ عَلٰى ظَلْعِكَ مَنْ لَيْسَ يَحْزُنُهٗ اَمْرُكَ۔ تیری ناتوانی اور لنگڑے پنے پر وہ تیری خدمت نہیں کرے گا جس کو تیرے حال کی فکر نہیں اس کو تیری پروا نہیں (یعنے تمہارے کام وہ آئے گا جو تمہارا غمخوار ہوگا)۔

رَبَعَ فِي الْمَكَانِ[1]۔ اس جگہ اقامت کی۔

وَلَا الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا۔ قربانی میں وہ بکری درست نہیں جس کا لنگڑا پن نمایاں ہو (اگر ذرا سا لنگ ہو جو چلنے میں معلوم نہ ہوتا ہو تو قباحت نہیں)۔

عَلَوْتَ اِذْ ظَلَعُوْا (حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تعریف میں فرمایا) جب لوگ لنگڑے اور ناتوان ہو گئے تو تم زبردست اور غالب رہے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عرب کے کئی قبیلے جو اسلام لا چکے تھے مرتد ہو گئے ادھر ابوبکر صدیقؓ نے روم والوں پر فوج کشی کا ارادہ کیا دوسرے صحابہ متردد اور پریشان ہو گئے اور ابوبکرؓ کو یہ رائے دی کہ ابھی دوسرے بادشاہوں پر فوج کشی نہ کیجئے اپنے ملک کو تو مخالفوں سے صاف کر لیجیے لیکن حضرت صدیقؓ کا عزم ضعیف نہیں ہوا۔ آپ نے اُبْنَا والوں پر اسامہ بن زیدؓ کا لشکر روانہ کر دیا۔ ادھر مسیلمہ کذاب کا کام تمام کیا، ادھر مرتدوں کی بھی خوب خبر لی اسلام کو خوب جما دیا۔ حضرت علیؓ نے یہی حضرت ابوبکرؓ کی تعریف کی)۔

وَلْيَسْتَاْنِ بِذَاتِ النَّقَبِ وَالظَّالِعِ۔ خارشتی اور لنگڑے اونٹ کا انتظار کرے، ان کے ساتھ نرمی کرے۔

اُعْطِيْ قَوْمًا اَخَافُ ظَلَعَهُمْ۔ میں کچھ لوگوں کو اس لئے دیتا ہوں کہ ان پر ڈرتا ہوں ایسا نہ ہو کہ کجروی اختیار کریں (دینِ حق سے پھر جائیں یعنے ضعیف الایمان لوگوں کو دنیا کا مال و متاع دے کر ثابت قدم رکھتا ہوں۔ اصل میں ظَلَعٌ ایک بیماری ہے جانور کے پاؤں میں جس سے وہ پاؤں دبا کر چلتا ہے)۔

رَجُلٌ ظَالِعٌ۔ یعنی جھک جانے والا گنہ گار۔

اِرْبَعْ عَلٰى ظَلْعِكَ۔ اپنی ناتوانی پر رحم کر (طاقت سے زیادہ بوجھ نہ اٹھا)۔

ظَلْفٌ۔ کھر پر مارنا، روکنا، باز رکھنا، چھپانا، پیچھے لگنا۔

ظِلْفٌ۔ پھٹا ہوا کھر، بکری یا گائے یا ہرن کا ظُلُوْفٌ اور اَظْلَافٌ جمع ہے۔ گھوڑے کے سم کو حافر کہتے ہیں۔

[1] تو لا یربع کے معنی یہ ہوں گے کہ تیری خدمت کے لئے وہ نہیں ٹھہرے گا۔

اور اونٹ کے کھر کو خُفٌّ کہتے ہیں)۔
ظِلْفٌ۔ حاجت اور مراد اور مقصد کو بھی کہتے ہیں۔
اَرْضٌ ظَلِفَةٌ۔ سخت زمین جس پر نشان نہ پڑے۔
ظَلِيفٌ۔ بدحال، ذلیل، سخت مکان، سخت کام۔
فَتَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا۔ وہ اپنے کھروں سے اس کو روندے گی (اس لئے کہ اس کے مالک نے دنیا میں اس کی زکوٰۃ نہیں دی تھی)۔
تَتَابَعَتْ عَلٰى قُرَيْشٍ سِنُوْ جَدْبٍ اَقْحَلَتِ الظِّلْفَ۔ قریش پر قحط کے سال پے در پے آگئے یہاں تک کہ کھر والے جانوروں کو سکھا دیا۔
عَلَيْكَ الظَّلِفَ مِنَ الْاَرْضِ لَا تُرْمِضْهَا۔ (حضرت عمرؓ نے چرانے والے سے فرمایا) تو اپنے جانوروں کو سخت زمین میں چرا (یا نرم زمین میں جس میں ریت اور پتھر نہ ہو) ان کے پاؤں مت جلا (یعنے ریت کی گرمی اور پتھر کی سختی سے)۔
كَانَ يُصِيْبُنَا ظَلَفُ الْعَيْشِ بِمَكَّةَ۔ ہم مکہ میں سختی کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے (مفلسی اور تکلیف کے ساتھ)۔
لَمَّا هَاجَرَ اَصَابَهُ ظَلَفٌ شَدِيْدٌ۔ مصعب ابن عمیرؓ نے جب ہجرت کی تو ان کو سخت تکلیف پیش آئی (سارا مال متاع مکہ میں رہ گیا مدینہ میں خالی ہاتھ آئے شہید ہوئے تو کفن تک کو کپڑا نہ تھا)۔
ظَلَفَ الزُّهْدُ شَهَوَاتِهِ۔ دنیا کے زہد اور بے رغبتی نے نفسانی خواہشوں کی روک کی۔
كَانَ يُؤَذِّنُ عَلٰى ظَلِفَاتِ اَقْتَابٍ مُغَرَّزَةٍ فِى الْجِدَارِ۔ بلالؓ پالان کی لکڑیوں پر (وہ چار لکڑیاں جو پالان کے دونوں طرف اونٹ کے پہلو پر رہتی ہیں) جو دیوار میں گڑی ہوتیں چڑھ کر اذان دیتے۔
ظَلَّ۔ یا ظُلُوْلٌ۔ ہمیشہ رہنا، یا رات کو ہمیشہ رہنا۔

تَظْلِيْلٌ۔ ڈھانپ لینا، سایہ ڈالنا، ڈرانے کے لئے اشارہ کرنا۔
اِظْلَالٌ۔ سایہ دار ہونا، سایہ کرنا، ڈھانپ لینا۔
ظِلٌّ۔ سایہ۔ جیسے ظَلَالٌ یا ظِلَالٌ۔ جو چیز سایہ کرے، ابر ہو یا چھتری (بعضوں نے کہا ظِلٌّ وہ سایہ جو زوال تک ہو اور زوال کے بعد فَيْءٌ کہتے ہیں یعنی چھاؤں)۔
اَظَلَّكَ۔ تیرے نزدیک آپہنچا۔
اِسْتِظْلَالٌ۔ سایہ لینا (جیسے تَظَلُّلٌ ہے)۔
ظُلَّةٌ۔ سائبان، چھتر۔
ظِلٌّ ظَلِيْلٌ۔ بڑا سایہ، گھنا سایہ، ہمیشہ سایہ دار۔
مَظَلَّةٌ۔ چھتری، یا خیمہ۔
اَلْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ۔ بہشت تلواروں کے سایہ کے تلے ہے (یعنے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بہشت میں لے جاتا ہے)۔
سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِىْ ظِلِّهِ۔ سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے سایہ میں رکھے گا (یعنے عرش کے سایہ میں)۔
سَبْعَةٌ فِىْ ظِلِّ الْعَرْشِ۔ سات آدمی قیامت کے دن عرش کے سایہ میں رہیں گے (بعضوں نے کہا مراد اس کی رحمت کا سایہ ہے یعنی ان کو محشر کی گرمی میں تکلیف نہ ہوگی)۔
يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ۔ جس دن پروردگار کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔
اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِى الْاَرْضِ۔ بادشاہ دنیا میں پروردگار کا سایہ ہے (کیونکہ وہ غریبوں اور مظلوموں کی تکلیف رفع کرتا ہے۔ مراد وہ بادشاہ ہے جو عادل اور باایمان ہو)۔
اِنَّ فِى الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِىْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ۔ بہشت میں ایک درخت ہے طوبیٰ جس کے

سایہ میں سو برس تک سوار چلتا رہے (اور سایہ ختم نہ ہو)۔

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ وَفِي مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ (یہ حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں کہا) یعنے دنیا میں آنے سے پیشتر آپ بہشت میں تھے اُس کے سایوں میں مقیم تھے۔ ایسے مقام میں جہاں پتے بعوض لباس کے چپکائے جاتے ہیں۔ (یعنے آدمؑ کی پشت میں تھے اُنھوں نے جب بہشتی جوڑا چھن گیا تو بہشت کے پتے اپنے بدن پر جوڑلتے تھے)۔

قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ۔ تم پر ایک بڑا مہینہ آن پہنچا ہے (یعنے بزرگی والا مراد رمضان ہے)۔

فَلَمَّا أَظَلَّ قَادِمًا حَضَرَنِي بَثِّي۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جنگِ تبوک سے) لوٹ کر آنے تو میرا غم تازہ ہو گیا۔

إِنَّهُ ذَكَرَ فِتَنًا كَالظُّلَلِ۔ آپ نے فتنوں کا ذکر کیا جو پہاڑ یا ابر کی طرح لوگوں کو گھیر لیں گے (ظُلَلٌ جمع ہے ظُلَّةٌ کی مراد پہاڑ یا ابر ہے)۔

عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ۔ سائبان کے دن کا عذاب (جو حضرت شعیبؑ کی قوم پر آیا تھا ایک ابر بصورت سائبان نمودار ہوا وہ گرمی کی شدت سے اُس کے سایہ میں گئے جب اُس کے تلے آگئے تو اُس میں سے آگ برسی سب جل کر مر گئے)۔

رَأَيْتُ كَأَنَّ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ میں نے (خواب میں) دیکھا کہ ایک سائبان ہے اُس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے۔

الْبَقَرَةُ وَآلُ عِمْرَانَ كَأَنَّهُمَا ظُلَّتَانِ أَوْ غَمَامَتَانِ۔ سورہَ بقرہ اور سورہَ آلِ عمران قیامت کے دن اِس طرح آئیں گے گویا وہ دو چھتر ہیں یا دو ابر کے ٹکڑے ہیں، یا پرندوں کے دو جھلے (پرے جھنڈ) ہیں اپنے پڑھنے والوں کے طرف سے بحث کریں گے (تاکہ اُن کو عذاب سے نجات ہو)۔

الْكَافِرُ يَسْجُدُ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَظِلُّهُ يَسْجُدُ لِلّٰهِ۔ کافر تو خدا کے سوا (دوسرے ٹھاکروں اور اوتاروں کو) سجدہ کرتا ہے اور اُس کا سایہ (ہمزاد یا اُس کا جسم) اللہ کو سجدہ کرتا ہے (کیونکہ وہ سچے خدا کو پہچانتا ہے اور اُس کے سوا کسی کی عبادت جائز نہیں سمجھتا)۔

مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ۔ شہد کی مکھیوں یا بھڑوں کا ایک چھتہ جو سائبان کی طرح تھا۔

مِثْلَ الظُّلَّةِ۔ سائبان کی طرح (یعنے سکینہ جو قرآن شریف کی تلاوت کے وقت اُتر رہی تھی)۔

فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چیز سائبان کی طرح ہے اُس میں چراغوں کی طرح روشنیاں ہیں (وہ چراغ فرشتے تھے)۔

وَكَانَ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ۔ اُس کا ایمان اُس سے جدا ہو کر چھتر کی طرح اُس کے سر پر کھڑا رہتا ہے۔

حَتّٰى يَظَلَّ۔ یہاں تک کہ ہو جاتا ہے (ایک روایت میں حَتّٰى يَضِلَّ ہے یہاں تک کہ بھول جاتا ہے)۔

لَتَظَلَّنَّ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا۔ آپ شام کے وقت دولہا بنیں گے (یعنے جس دن صبح کو میں مروں گی آپ شام کو دوسرا نکاح کریں گے)۔

فَمَا زَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا۔ برابر فرشتے اپنے پروں کا سایہ اُس پر کیے رہے۔

رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَمَا أَظَلَّتْ۔ آسمانوں کا اور جن جن چیزوں پر آسمان کا سایہ ہے اُن کا مالک۔

أَوْ ظِلُّهُمْ۔ یا کوئی ٹھہرنے کا مقام۔

شَجَرَةٌ ظَلِيلَةٌ۔ سایہ دار درخت۔

أَظَلُّ يُطْعِمُنِي۔ دن کو برابر مجھ کو کھلاتا رہے۔

لَا أَزَالَ اللّٰهُ ظِلَّكَ۔ اللہ تیرا سایہ ہمیشہ قائم رکھے یعنے تو زندہ رہے، یا میں تیرے سایہَ عاطفت میں ہمیشہ ہوں۔

مُدَّ ظِلُّهُ۔ اُس کا سایہ دراز ہو، خوب پھیلے۔ (یعنے

ہر طرح کا فیض اُس سے ہو)۔

اَظَلَّ يَوْمُنَا تَغِيْمٌ۔ اُس روز سارا دن ابر رہا۔

وَالشَّمْسُ مُسْتَظِلَّةٌ۔ سورج ابر میں چھپا ہوا تھا۔

وَرَقَةٌ مِّنْهَا مُظِلَّةُ الْخَلْقِ۔ ایک پتہ اُس کا سارے مخلوق پر سایہ کر سکتا ہے۔

صَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَهُ۔ عصر کی نماز مجھ کو اُس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اُس کے برابر ہو گیا (یعنی سایۂ زوال کے سوا)۔

صَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَهُ۔ ظہر کی نماز مجھ کو اُس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اُس کے برابر ہو گیا (یعنی سایۂ زوال سمیت اب یہ اعتراض نہ ہو گا کہ ظہر اور عصر دونوں ایک وقت میں کیسی پڑھی)۔

وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ۔ کی تفسیر میں امام ابو عبداللہ نے فرمایا اس سے مراد عالم ہے اور جو اُس میں سے نکلتے ہیں۔ اور حضرات صوفیہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے کیونکہ عالم اُن کے نزدیک خدا کے وجود کا ایک سایہ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ آخَى بَيْنَ الْاَرْوَاحِ فِي الْاَظِلَّةِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْاَجْسَادَ بِاَلْفَيْ عَامٍ۔ اللہ تعالیٰ نے بدنوں کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پیشتر اظلہ میں روحوں میں بھائی چارہ کرایا (اظلہ سے مراد یہاں عالم مجردات اور عالم مثال ہے)۔

ثُمَّ بَعَثَهُمْ فِي الظِّلَالِ۔ پھر اُن کو ظلال یعنی عالم مثال میں ظاہر کیا۔

قُلْتُ وَمَا الظِّلَالُ قَالَ اَلَمْ تَرَ اِلٰى ظِلِّكَ فِي الشَّمْسِ شَيْءٌ وَّلَيْسَ بِشَيْءٍ۔ میں نے عرض کیا ظلال سے کیا مراد ہے؟ فرمایا تو دھوپ میں اپنا سایہ نہیں دیکھتا آخر وہ کوئی چیز ہے لیکن دنیا کی کثیف چیزوں کی طرح نہیں ہے (کہ اُس کو کوئی پکڑ سکے یا چھو سکے بس عالم مجردات کی یہی مثال ہے وہ سایہ کی طرح لطیف ہیں اور جسمانی کثافتوں سے پاک)۔

كَيْفَ كُنْتُمْ حَيْثُ كُنْتُمْ فِي الْاَظِلَّةِ۔ تم جب اظلہ یعنی عالم مجردات میں تھے تو کیسے تھے (فرمایا ایک سبز نور میں تھے)۔

كُنَّا تَحْتَ ظِلِّ غَمَامَةٍ اضْمَحَلَّ فِي الْجَوِّ مُتَلَفِّقُهَا وَمُجْتَمِعُهَا۔ ہم ایک ابر کے سایہ میں تھے پھر وہ ابر فضا میں مٹ گیا اور اُس کے جدا جدا ٹکڑے اور ایک جگہ جمع کیا ہوا ٹکڑا سب محو ہو گئے (جب آسمان پر ابر آتا ہے تو اُس کا سایہ زمین پر پڑتا ہے پھر جہاں وہ ابر مٹ گیا سایہ بھی مٹ جاتا ہے)۔

اِمْشِ فِي الظِّلِّ فَاِنَّ الظِّلَّ مُبَارَكٌ۔ سایہ میں چل سایہ مبارک ہے۔

اَزَلِيٌّ صَمَدِيٌّ لَا ظِلَّ يُمْسِكُهُ۔ پروردگار ہمیشہ سے ہے کسی چیز کی اُس کو احتیاج نہیں اور نہ کوئی سایہ اُس کو تھامے ہوئے ہے (یعنی کوئی جسم اُس کے وجود کو قائم رکھنے والا نہیں ہے جیسے ہم لوگوں کے وجود کو ہمارا جسم تھامے ہوئے ہے)۔

وَهُوَ يُمْسِكُ الْاَشْيَاءَ بِاَظِلَّتِهَا۔ بلکہ پروردگار سب چیزوں کو اُن کے سایوں کے ساتھ تھامے ہوئے ہے۔ (اور جب چاہتا ہے سایہ معدوم کر دیتا ہے وہ چیز بھی مٹ جاتی ہے)۔

اِقْشَعَرَّتْ لَهُ اَظِلَّةُ الْعَرْشِ۔ عرش کے سایے اُس کے لئے مضطرب ہو گئے (لرز گئے اُن کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو گئے)۔

اِسْتَظَلَّ بِفَيْئِهٖ۔ اُس کے سایہ میں سایہ لیا۔

ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ۔ دو کالے چھتر اُن کے بیچ میں روشنی۔

ظُلْمٌ یا ظُلُمٌ یا مَظْلِمَةٌ۔ کسی چیز کو بے موقع یا بے محل رکھنا (یعنی جہاں اُس کا مناسب محل اور موقع ہو وہاں نہ

رکھ کر دوسرے محل میں رکھنا) ستم کرنا، زبردستی کرنا، کسی کا حق مار لینا، گھٹ جانا، کم ہونا، اپنی معمولی حد سے بڑھ جانا، حاملہ سے جماع کرنا۔

ظَلِمٌ۔ تاریک ہونا۔

تَظْلِیْمٌ۔ کسی کو ظالم قرار دینا۔

اِظْلَامٌ۔ تاریک ہونا، تاریکی میں داخل ہونا۔

ظَلْمٌ۔ دانتوں کی صفائی اور چمک کو بھی کہتے ہیں۔

اَظْلَمَ الثَّغْرُ۔ دانت چمکنے لگا۔

تَظَلُّمٌ۔ ظلم کی شکایت کرنا۔

ظَلَامٌ۔ تاریکی شروع رات کی۔

ظُلَامَۃٌ۔ جو چیز ظلم سے لے لی جائے۔

ظَالِمٌ۔ ظلم کرنے والا۔ (اس کی جمع ظُلَّامٌ اور ظَلَمَۃٌ ہے)۔

ظَلِیْمٌ۔ بڑا ظلم کرنے والا۔

ظَلِیْمٌ۔ مظلوم، اور نر شتر مرغ۔

لَزِمُوا الطَّرِیْقَ فَلَمْ یَظْلِمُوْہُ۔ انھوں نے راستہ پر چلنا لازم کر لیا داہنے بائیں نہیں مڑے۔

اِنَّ اَبَا بَکْرٍ وَّ عُمَرَ ثَکَمَا الْاَمْرَ فَمَا ظَلَمَاہُ۔ ابوبکرؓ اور عمرؓ نے سیدھا راستہ اختیار کیا، اس کو بیان کر دیا اور سیدھے راستہ سے نہیں ہٹے، ظلم اور زیادتی نہیں کی (یہ حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا یعنے یہ دونوں صاحب تمھارے لئے سیدھا راستہ بنا گئے ہیں اسی پر تم بھی چلو)۔

فَمَنْ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَقَدْ اَسَاءَ وَظَلَمَ۔ جس نے زیادہ کیا یا کم کیا اس نے برا کیا اور ظلم کیا (کیونکہ سنت یہی ہے کہ وضو کے اعضا تین تین بار دھوئے اب اس کو زیادہ دھونا ظلم ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ عبادات میں مقدار سنت سے گھٹانا جیسے برا ہے ویسا ہی بڑھانا بھی برا ہے)۔

اِنَّہٗ دُعِیَ اِلٰی طَعَامٍ وَّاِذَا الْبَیْتُ مُظَلَّمٌ فَانْصَرَفَ وَلَمْ یَدْخُلْ۔ ایک گھر میں آپ کو کھانے کی دعوت دی گئی دیکھا تو اس گھر میں سونے کا پانی پھرا ہوا ہے (دیواروں یا چھت پر سونے کا ملمع ہے) یہ دیکھ کر آپ لوٹ آئے اس گھر کے اندر نہیں گئے۔

تَجْلُو غَوَارِبَ ذِیْ ظَلْمٍ اِذَا ابْتَسَمَتْ کَاَنَّہٗ مُنْہَلٌ بِالرَّاحِ مَعْلُوْلٌ۔ وہ چمکتے ہوئے دانت ہنسی کے وقت کھولتی ہے گویا ان میں شراب پلائی گئی ہے دوبارہ سہ بارہ پلائی گئی ہے۔

اِذَا سَافَرْتُمْ فَاَتَیْتُمْ عَلٰی مَظْلُوْمٍ فَاَغِذُّوا السَّیْرَ۔ جب سفر میں تم ایسی بستی پر پہنچو جہاں بارش نہ ہوئی ہو اور جانوروں کے لئے گھاس چارہ نہ ہو تو جلدی سے وہاں سے چلے جاؤ (اس لئے کہ وہاں ٹھہرنے میں جانوروں کو تکلیف ہوگی)۔

وَ ھَمَہٍ فِیْھَا ظِلْمَانٌ۔ ایک میدان جنگل جس میں نر شتر مرغ ہیں۔

اِقْضِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ ھٰذَا الظَّالِمِ (حضرت عباسؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا) میرا اور اس ظالم کا فیصلہ کر دیجئے (ظالم سے انھوں نے حضرت علیؓ کو مراد لیا۔ دوسری روایت میں کاذب اور غادر اور خائن کا بھی لفظ ہے ان الفاظ سے حقیقی معانی مراد نہیں ہیں بلکہ جیسے بزرگ لوگ اپنے چھوٹے لوگوں پر خفگی کے الفاظ کا استعمال کرتے ہیں اسی طرح حضرت عباسؓ نے جو بزرگ تھے اپنے بھتیجے یعنی حضرت علیؓ کی نسبت یہ الفاظ کہے یہ نہیں تھا کہ معاذ اللہ حضرت عباسؓ حضرت علیؓ کو ایسا سمجھتے تھے)۔

وَجَعَلْتُہٗ مُحَرَّمًا بَیْنَکُمْ فَلَا تَظَالَمُوْا۔ میں نے ظلم کو تم لوگوں پر حرام کر دیا اب آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

فَیَقْتَصُّ بَعْضُھُمْ مِّنْ بَعْضٍ مَّظَالِمَ۔ ایک

دوسرے سے اپنے ظلم کا جو اُس پر دنیا میں ہوا تھا بدلہ لے گا۔

مَظْلَمَہ یا مَظْلِمَہ یا مَظْلُمَہ۔ جو ناحق تجھ سے لے لیا جائے۔

اِنَّ الظَّالِمَ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ فَقَالَ بَلٰی وَاللّٰهِ حَتّٰی یَضُرُّ الْحُبَارٰی۔ ظالم صرف اپنے آپ کو ضرر پہنچاتا ہے (اپنی عاقبت خراب کرتا ہے دوسری لوگوں کو اُس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا)۔ فرمایا نہیں خدا کی قسم وہ سب لوگوں کو نقصان پہنچاتا ہے یہاں تک کہ چرز کو بھی جو ایک پرندہ ہے (کیونکہ اُس کی نحوست سے اللہ تعالیٰ بارش روک لیتا ہے اور خشک سالی کی وجہ سے سب جانداروں یہاں تک کہ پرندے کو بھی تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے)۔

وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ۔ مظلوم کی بددعا سے بچا رہ (کیونکہ مظلوم کی بددعا ظالم کے لئے جلدی قبول ہوتی ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً یُعْطٰی بِهَا۔ اللہ تعالیٰ کسی مومن کی نیکی تلف کر کے اُس پر ظلم نہیں کرتا بلکہ اُس کا بدلہ آخرت میں اُس کو دے گا (اللہ تعالیٰ ظلم پر قادر ہے مگر اُس نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے تو وہ ظلم نہیں کرے گا)۔

وَاِنْ ظَلَمَاهُ۔ اگرچہ ماں باپ نے اُس پر ستم کیا ہو (یعنے دنیاوی امور میں)۔

اَرْضُوْا مُصَدِّقِیْکُمْ وَاِنْ ظُلِمْتُمْ۔ زکوٰۃ کے تحصیلداروں کو راضی رکھو اگرچہ تم پر ظلم کیا جائے (واجب سے زیادہ لے لیں یا عمدہ مال لے لیں)۔

مَا ظَلَمَ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے ماں باپ فدا ہوں آپ نے (اس بات کے فرمانے یعنے انصار کی تعریف کرنے میں) ظلم نہیں کیا (بلکہ ٹھیک اور صحیح فرمایا)۔

یَوْمٌ مُظْلِمٌ۔ تاریک دن۔

فَهَلْ ظُلِمْتُمْ مِنْ حَقِّكُمْ۔ کیا تمہارا کچھ حق دبایا گیا (تم کو برابر مزدوری نہیں دی گئی)۔

خَلَقَ خَلْقَهٗ فِیْ ظُلْمَةٍ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا (نفس اور شیطان کو اُن کے پیچھے لگا دیا پھر اپنا نور اُس تاریکی پر ڈالا یعنے پیغمبروں کو بھیجا اور آسمانی کتابوں کو اور طرح طرح کی نشانیاں اپنی قدرت کی دکھلائیں)۔

قَالُوْا اَیُّنَا لَمْ یَظْلِمْ۔ صحابہ نے عرض کیا ہم میں کون ایسا ہے جس نے ظلم نہیں کیا (تو وہ ظلم کے معنے گناہ سمجھے حالانکہ ظلم سے مراد اس آیت میں ثم لم یلبسوا ایمانهم بظلم شرک ہے)۔

اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کا باعث ہوگا (ظالم کو آخرت میں روشنی نہ ملے گی اندھیروں میں بھٹکتا پھرے گا۔ بعضوں نے کہا ظلمات سے آخرت کی تکالیف اور مشکلات مراد ہیں)۔

اِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَیْهِمْ۔ اگر وہ ظلم کریں گے تو اُس کا وبال اُنہی پر پڑے گا۔

اِنَّ الظُّلْمَ ثَلٰثَةٌ ظُلْمٌ لَا یُغْفَرُ وَظُلْمٌ لَا یُتْرَكُ وَظُلْمٌ مَغْفُوْرٌ لَا یُطْلَبُ۔ الحدیث۔ ظلم تین طرح کے ہیں ایک وہ جو بخشا نہ جائے گا۔ دوسرے وہ ظلم جس کا بدلہ ضرور دینا ہوگا۔ تیسرے وہ ظلم جو بخشدیا جائے گا (تو پہلا ظلم شرک ہے اور دوسرا حقوق العباد اور تیسرا حقوق اللہ اور صغیرہ گناہ)۔

اَلنَّاسُ یَعِیْشُوْنَ فِیْ فَضْلِ مَظْلِمَتِنَا۔ لوگ جو ہم پر ظلم ہوا ہے اُس کی فضیلت میں زندہ ہیں (یعنی ہمارے صبر کی برکت سے چین کر رہے ہیں)۔

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَظْلِمَتِهٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ۔ جو شخص اپنے اوپر سے ظلم دفع کرنے میں مارا جائے وہ شہید ہے (مثلاً کوئی ظالم ناحق اُس کا مال چھیننا چاہے یا اُس کو بے عزت

کرنا، اُس کے اہل و عیال کی آبرو ریزی کرنا اور وہ اُن کے بچاؤ میں مارا جائے)۔

فَنَفَقَتْ رَاحِلَتُهُ كَالظَّلِيمِ۔ اُن کی اونٹنی شتر مرغ کی طرح بھاگی۔

باب الظاء مع المیم

ظَمَأٌ یا ظَمَاءٌ یا ظَمَاءَةٌ۔ پیاسا ہونا، یا پیاس کی شدت، مشتاق ہونا۔

تَظْمِئَةٌ اور اِظْمَاءٌ۔ پیاسا کرنا، گھوڑے کا اضمار کرنا۔

ظَمْئَةٌ۔ بدخلقی کو بھی کہتے ہیں۔

ظَمْآنُ۔ پیاسا۔

ظَمْأَى۔ پیاسی عورت۔

ظِمْءٌ۔ پیاس اور اونٹ کو ایک بار پانی پلانے سے دوسری بار پانی پلانے کے وقت تک کا زمانہ (اس کی جمع اَظْمَاءٌ ہے)۔

اَحَبُّ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ عَلَى الظَّمَاءِ۔ پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب۔

لَمْ يَبْقَ مِنْ عُمُرِي اِلَّا ظِمْءُ حِمَارٍ۔ میری عمر اتنی رہ گئی ہے جتنی دیر میں گدھے کو پیاس لگتی ہے (گدھا بہت جلدی جلدی پانی پیتا ہے تھوڑی ہی دیر میں پیاسا ہو جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ میری زندگی کا زمانہ بہت کم رہ گیا ہے)۔

ظِمْءُ الْحَيٰوةِ۔ پیدائش سے وفات تک کا زمانہ۔

وَاِنْ كَانَ نَشْرُ اَرْضٍ يُسْلِمُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا فَاِنَّهُ يُخْرِجُ مِنْهَا مَا اُعْطِيَ نَشْرُهَا رُبُعَ الْمَسْقَوِيِّ وَعُشْرَ الْمَظْمِيِّ۔ اگر اُس زمین کی پیداوار ہو جس کا مالک اُس پر برقرار رکھا گیا ہو تو پیداوار کا چوتھا حصہ لیا جائیگا۔ اگر اُس کی آبپاشی ندی، یا نالے یا نہر یعنے جاری پانی سے ہوتی ہے اور اگر بارش کے پانی سے ہوتی ہے تو دسواں حصہ لیا جائے گا۔

اَلْاُسُدُ الظِّمَاءُ۔ پیاسے شیر (یہ ظامی کی جمع ہے اور بضمہ ظاء بھی آئی ہے)۔ ظامی کے معنے پیاسا۔

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔ پیاس بجھ گئی اور رگیں تر ہو گئیں (جو روزے سے خشک ہو رہی تھیں) اور اللہ چاہے تو ثواب روزے کا قائم ہو گیا۔

مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا۔ جو شخص حوض کوثر میں سے پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا (کیونکہ حوض کوثر میں سے پینے والا بہشتی ہوگا اور ہمیشہ بہشت میں رہے گا وہ پیاس کی تکلیف کبھی نہیں اُٹھائے گا بہشت کی شراب اور شربت پیا رہے گا)۔

وَاسْتَظْمَأْنَا لِصَوَارِخِ الْقَوَدِ۔ ہم فریاد کرنیوالے گھوڑوں کے لئے پیاسے رہے۔

سَاقٌ ظَمْيَاءُ۔ دُبلی کم گوشت پنڈلی۔

باب الظاء مع النون

ظِنْبٌ۔ درخت کی جڑ۔

عَارِيَةُ الظُّنْبُوبِ۔ اُس کی پنڈلی کی ہڈی کھلی ہوئی ہے یعنی اُس پر گوشت نہیں ہے۔

ثُمَّ اَوْمَى بِيَدِهٖ اِلَى اَسْفَلِ الْعُرْقُوبِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا هُوَ الظُّنْبُوبُ۔ پھر کونچ کے نیچے کی طرف اشارہ کیا اور کہا یہی ظنبوب ہے۔ عرقوب یانی پاشنہ ہندی میں اُس کو کونچ کہتے ہیں۔

ظَنٌّ۔ تہمت لگانا، گمان کرنا، یقین کرنا۔

اِظِّنَانٌ۔ تہمت لگانا۔

اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ۔ تم بدگمانی سے بچے رہو۔ بدگمانی سخت جھوٹ ہے (یعنے بدون ثبوت کامل کے کسی پر بُری بات کی تہمت لگانا یا اُس کا

یقین کر لینا ایک سخت قسم کا جھوٹ ہے۔ البتہ اگر دل میں خیال پیدا ہو تو گنہگار نہ ہو گا)۔

اَلْحَزْمُ سُوْءُ الظَّنِّ۔ ہوشیاری کیا ہے بدگمانی رکھنا (اپنے نفس پر بھروسا نہ کرنا جس بات سے گناہ میں پڑنے کا ڈر ہو اس سے بھی بچے رہنا۔ بعضوں نے کہا دوسروں سے ہوشیار رہنا شاید بد معاش ہوں اور دھوکا دیں۔ کیونکہ دل میں ایسا خیال آنے سے آدمی گنہگار نہیں ہوتا جیسے اوپر گزر چکا)۔

إِذَا ظَنَنْتَ فَلَا تُحَقِّقْ۔ جب تجھ کو بدگمانی پیدا ہو تو اس کو یقین نہ کر (یعنے ثابت مت کر لوگوں سے مت بیان کر بلکہ اپنے دل میں رہنے دے اور ہوشیار رہ)۔

إِحْتَجِزُوْا مِنَ النَّاسِ بِسُوْءِ الظَّنِّ۔ لوگوں کے شر سے بدگمانی کر کے بچا رہ (ہر شخص کو ایماندار اور اپنا دوست مت سمجھ لے)۔

لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ ظَنِيْنٍ۔ جس شخص پر دینی تہمت لگی ہو (فسق و فجور میں گرفتار ہو) اس کی گواہی قبول نہ ہو گی۔

وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَاءٍ۔ اور اس شخص کی بھی گواہی قبول نہ ہو گی جو اپنے مالک کے سوا دوسرے شخص کو اپنا مالک ظاہر کرے۔

لَمْ يَكُنْ عَلِيٌّ يُظَنُّ فِيْ قَتْلِ عُثْمَانَ۔ حضرت عثمانؓ کے قتل میں حضرت علیؓ پر کسی کا گمان نہ تھا (کہ وہ ان کے قتل کی سازش میں شریک ہیں بلکہ برخلاف اس کے حضرت علیؓ سے جہاں تک ہو سکا آپ نے حضرت عثمانؓ کو بچانے کی کوشش کی)۔

هَلْ تَأْخُذُهُمْ بِالظِّنَّةِ۔ کیا تم تہمت کی وجہ سے ان کو سزا دینا چاہتے ہو (یہ درست نہیں جب تک کامل ثبوت نہ ہو سزا نہیں دی جا سکتی اسی لئے حضرت علیؓ نے محمد بن ابی بکر کو سزا نہیں دی کیونکہ وہ قتل کی شرکت سے انکار کرتے تھے اور باضابطہ ثبوت اُن کے خلاف نہ تھا)۔

وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَاءٍ وَّلَا قَرَابَةٍ۔ اور نہ اُس شخص کی گواہی قبول کرنا چاہیئے جو ولا یا قرابت میں متہم ہو (ولا میں متہم یہ ہے کہ اپنا مولیٰ کسی دوسرے کو ظاہر کرے، اور قرابت میں متہم یہ ہے کہ اپنا باپ یا دادا دوسرے شخص کو بتلائے)۔

فَظَنَنَّا اَنْ لَّمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا۔ ہم کو گمان ہوا کہ آپ اُن پر غصے نہیں ہوئے۔

سَئَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَظَنَنْتُ مَا قَالَ۔ میں نے اللہ تعالےٰ کے اس قول کو اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ پوچھا انھوں نے ہاتھ سے اشارہ کیا (کہ اس سے جماع مراد ہے) میں اُن کا کہنا سمجھ گیا۔

فَنَزَلَ عَلٰى ثَمَدٍ بِوَادِي الْحُدَيْبِيَةِ ظَنُوْنِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ۔ ایک اوتھل پانی پر اُترے حدیبیہ کے میدان میں جس میں پانی کم تھا لوگ تھوڑا تھوڑا اُس میں سے لیتے تھے۔

مَاءٌ ظَنُوْنٌ۔ وہ کنواں جہاں گمان ہو پانی کا لیکن یقین نہ ہو۔

مَرَّ بِمَاءٍ ظَنُوْنٍ۔ پھر ایک کنوئیں پر گزرے جس میں پانی کم تھا۔

إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يُمْسِيْ وَلَا يُصْبِحُ إِلَّا وَنَفْسُهٗ ظَنُوْنٌ عِنْدَهٗ۔ مومن صبح اور شام اپنے نفس کے ساتھ بدگمان رہتا ہے (ایسا نہ ہو کہ نفس اس کو کسی گناہ میں پھنسا دے)۔

اَلسَّوْدَاءُ بِنْتُ السَّيِّدِ اَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْحَسْنَاءِ بِنْتِ الظَّنُوْنِ۔ اگر بدصورت عورت شریف کی بیٹی ہو تو وہ میرے نزدیک اس خوبصورت عورت سے بہتر ہے جو ایسے شخص کی بیٹی ہو جس پر تہمت لگائی گئی ہو (یعنی اس کے

نسب میں فرق ہو مثلاً حرام زادے کی اولاد ہو)۔
لَا زَکٰوۃَ فِی الدَّیْنِ الظَّنُوْنِ۔ جس قرضہ کے وصول ہونے میں شک ہو (معلوم نہیں وصول ہوتا ہے یا نہیں) اُس میں زکوٰۃ نہیں ہے (البتہ جس قرضہ کا وصول ہو جانا یقینی ہو مثلاً مدیون مالدار ہو خوش معاملہ اور دَین کا انکار نہ کرتا ہو، یا انکار کرتا ہو لیکن کامل ثبوت موجود ہو تو اُس میں زکوٰۃ واجب ہوگی اگر مدیون مفلس اور نادار ہو یا قرضہ کا انکار کرتا ہے اور دائن کے پاس کامل دستاویز اور ثبوت نہیں ہے تو اُس میں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اب اگر ایسا قرض وصول ہو جائے تو تاریخ وصول سے ایک سال گزرنے پر زکوٰۃ دینا ہوگی لیکن پیشتر کے سالوں کی زکوٰۃ لازم نہ ہوگی۔ اور بعضوں کے نزدیک لازم ہوگی جیسے اگلی حدیث میں ہے)۔
فِی الدَّیْنِ الظَّنُوْنِ یُزَکِّیْهِ اِذَا قَبَضَهٗ لِمَا مَضٰی جب ایسا قرض وصول ہو جائے جس کے وصول ہونے میں شک تھا تو پیشتر کے سالوں کی بھی زکوٰۃ ادا کرے۔
طَلَبْتُ الدُّنْیَا مَظَانَّ حَلَالِهَا۔ میں نے دنیا کو حلال اور جائز ذریعوں سے طلب کیا۔
اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ۔ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں (اگر وہ مجھ سے نیک گمان کر کے مجھ کو رحیم و کریم جان کر میری رحمت اور بخشش کی توقع رکھے گا تو میں اسی طرح اُس سے پیش آؤں گا اگر میری رحمت سے مایوس ہو کر یہ سمجھے گا کہ پروردگار میرے گناہ نہیں بخشے گا مجھ کو ضرور سزا دے گا تو میں اُس کے ساتھ ایسا ہی کروں گا۔ مطلب یہ ہے کہ رجا خوف پر غالب رہنی چاہیئے مگر نہ اتنی رجا کہ بالکل اُس کے عذاب سے بے ڈر ہو جائے اور بے دھڑک گناہ کرتا رہے)۔
فَمَا ظَنُّکُمْ بِالَّذِیْ عَمِلَ۔ تم عمل کرنے والے کا حال کیا پہچانتے ہو۔

اَلْمُجَاهِدُ یَاْخُذُ مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَمَا ظَنُّکُمْ۔ جو شخص غازی کے اہل و عیال میں خیانت کرے (وہ تو جہاد پر گیا ہو اور یہ اُس کی بیوی سے بدفعلی کرے یا اُس پر بُری نظر ڈالے) تو غازی قیامت کے دن اُس کی نیکیاں لے لیگا اب تم کیا سمجھتے ہو (وہ سب نیکیاں اُس کی بٹور لے گا کچھ نہیں چھوڑے گا)۔
یَظُنُّ اَنَّ ذٰلِكَ سَیَخْفٰی لَهٗ۔ وہ گمان کرتا ہے کہ اُس کی یہ بات چھپی رہے گی۔
اَظُنُّنِیْ قَدْ سَمِعْتُهٗ عَنْ اَنَسٍ۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اُس کو انسؓ سے سُنا تھا (ایک روایت میں اَظُنُّنِیْ ہے باسقاط ایک نون کے معنے وہی ہیں)۔
هُوَ ظَنِّیْ۔ مجھ کو یہی گمان ہے (کہ گٹھلیاں پھینک دینا اس حدیث میں مذکور ہے یہ شعبہؒ راوی کا شک ہے لیکن دوسری روایت میں شعبہؒ نے یقین کے ساتھ اُس کا ذکر کیا)۔
لَقَدْ اَخْطَاَ ظَنِّیْ۔ میرے گمان میں غلطی ہوئی۔
طِیْنَةٌ خَیْرٌ مِّنْ ظِنَّةٍ۔ مُہر لگانا بدگمانی کرنے سے بہتر ہے۔
مَظِنَّةُ الْخَیْرِ۔ جس آدمی سے نیکی کی توقع ہو۔
مَظِنَّةُ اِعْتِرَاضٍ۔ اعتراض کا محل۔
ظُنُّوْا الْمُؤْمِنِیْنَ خَیْرًا۔ مسلمانوں کے ساتھ نیک گمان رکھو۔
اِتَّقُوْا ظُنُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی اَلْسِنَتِهِمْ۔ مومنوں کے گمان سے ڈرو اللہ نے اُن کی زبانوں پر سچ کو جاری کر دیا ہے (اُن کا گمان غلط نہیں ہوتا)۔
اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِهٖ۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہے (اس کی تفسیر اوپر گزر چکی)۔

باب الظاء مع الهاء

ظَهْرٌ یا ظُهُوْرٌ۔ مدد کرنا۔
ظَهَارَةٌ۔ قوی پشت ہونا۔
ظُهُوْرٌ۔ کھلنا، ظاہر ہونا، غالب ہونا، مطلع ہونا، بلند کرنا، اعلان کرنا، بلند ہونا، فخر کرنا، پیٹھ پیچھے ڈالنا۔
ظَهَرٌ۔ پشت میں بیماری ہونا۔
تَظْهِيْرٌ۔ دوپہر دن کو چلنا، پس پشت ڈالنا، ظہار کرنا۔
مُظَاهَرَةٌ۔ مدد کرنا، تہ بہ تہ کرنا، ظہار کرنا۔
اِظْهَارٌ۔ بیان کرنا، کھول دینا، پس پشت ڈال دینا، دوپہر کو چلنا، یاد سے پڑھنا، غالب کرنا، اطلاع دینا۔
تَظَهُّرٌ۔ ظہار کرنا۔
تَظَاهُرٌ۔ ایک دوسرے کی کمک کرنا تیسرے کے مقابلہ میں۔
اِظِّهَارٌ۔ پس پشت ڈالنا۔
اِسْتِظْهَارٌ۔ احتیاط کرنا، پس پشت ڈال دینا، یاد کر لینا۔
ظَاهِرٌ۔ اللہ تعالےٰ کا ایک نام ہے چونکہ وہ سب کے اوپر ہے، یا اپنے آثار اور افعال سے کھلا ہوا ہے ہر شخص ذرا سے غور کے بعد اُس کو دریافت کر لیتا ہے جیسے دوسری آیت میں فرمایا قُلْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ یعنے اللہ کے وجود میں بھی کسی کو شک ہو سکتا ہے جو آسمانوں اور زمین کا انوکھا پیدا کرنے والا ہے۔
اَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ۔ تو سب سے بلند ہے تجھ سے بلند کوئی چیز نہیں (کیونکہ مخلوقات میں سب سے بلند عرش ہے اور اللہ تعالےٰ اُس کے بھی اوپر ہے)۔
صَلٰوةُ الظُّهْرِ۔ دوپہر کی نماز جو سورج ڈھلتے ہی ادا کی جاتی ہے (یہ ظَهِيْرَةٌ سے ماخوذ ہے جو دوپہر کے معنے میں ہے یا ظُهُوْر سے ماخوذ ہے چونکہ اس نماز کا وقت دوسری نمازوں کے وقتوں سے زیادہ ظاہر اور کھلا ہوا ہے۔ بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ اُس کی گرمی خوب نمایاں ہے۔ بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ دوسری سب نمازوں سے پہلے اس کا ظہور ہوا یعنے جبرئیلؑ نے پہلے یہ نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھائی)۔
اَظْهَرْنَا۔ یعنے ہم ظہر کے وقت میں داخل ہوئے (جیسے اَصْبَحْنَا اور اَمْسَيْنَا ہے)۔
اَتَاهُ رَجُلٌ يَشْكُوْ النِّقْرِسَ فَقَالَ كَذَبَتْكَ الظَّهَائِرُ۔ ایک شخص عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آیا اُس کو نقرس کی شکایت تھی (پاؤں کے انگوٹھے میں درد تھا) انھوں نے کہا دوپہروں میں تو چلا کر (یعنی محنت اور ریاضت کیا کر جسمانی محنت اور مشقت کو ترک کر دینے سے اور عیش و عشرت کے ساتھ زندگی گزارنے سے بواسیر اور نقرس کی بیماری پیدا ہوتی ہے)۔
حِيْنَ تَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ۔ جب ٹھیک دوپہر ہوتی ہے آفتاب نصف النہار پر آتا ہے سایہ کسی طرف نہیں پڑتا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آفتاب سر پر ٹھہر گیا ہے۔
صَلَّيْنَا بِالظَّهَائِرِ۔ ہم نے دوپہر میں نماز پڑھی۔
نَحْرُ الظَّهِيْرَةِ۔ دوپہر کا شروع حصہ۔
ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ۔ اپنی بیوی سے ظہار کیا (یعنے اُس سے یوں کہا تو مجھ پر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ اسی کو شرع میں ظہار کہتے ہیں جاہلیت کے زمانہ میں یہ طلاق گنا جاتا تھا۔ بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ تھا کہ تیرا پیٹ گویا میری ماں کا پیٹ ہے اگر میں تجھ سے جماع کروں تو گویا اپنی ماں سے جماع کیا۔ بعضوں نے کہا مدینہ والے خیال کرتے تھے کہ جماع کے وقت عورت کی پیٹھ آسمان کی طرف ہونا حرام ہے اور اس سے بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے تو اپنی عورت کو پیٹھ سے تشبیہ دی پھر ماں کی پیٹھ سے گویا اُس کو اپنے اوپر حرام کر لیا)۔
قُرَيْشُ الظَّوَاهِرِ۔ قریش کے وہ لوگ جو مکہ کے پہاڑوں کے پرے رہتے تھے۔

قُرَیْشُ الْبِطَاحِ۔ وہ قریش جو مکہ کی وادی میں رہتے تھے۔

فَاظْهَرْ بِمَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلَیْهَا۔ جو مسلمان تیرے ساتھ ہیں اُن کو لے کر فلاں ملک پر نمودار ہو (یعنے وہاں پہنچ جا)۔

کَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْعَصْرَ وَلَمْ تَظْهَرِ الشَّمْسُ بَعْدُ مِنْ حُجْرَتِهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اُس وقت پڑھتے تھے کہ دھوپ اُن کے حجرے میں رہتی اوپر نہیں چڑھتی (یعنے اوّل وقت) ایک روایت میں وَلَمْ یَظْهَرِ الْفَیْءُ بَعْدُ مِنْ حُجْرَتِهَا۔ ہے اُس کا بھی یہی مطلب ہے یعنی ابھی سایہ اوپر نہیں چڑھا چھت یا دیواروں پر۔

وَتِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا۔ یہ تو ایسا شکوہ ہے جس میں کوئی عیب نہیں بلکہ یہ شکوہ تو اور تیری شان بڑھاتا ہے (یہ عبداللہ بن زبیرؓ نے اس وقت کہا جب کسی نے اُن کو یا ابن ذات النطاقین کہہ کر طعنہ دیا یعنے دو کمر بند والی کے بیٹے۔ اُن کی والدہ اسماء بنت ابی بکرؓ نے ہجرت کے سفر کے وقت اپنا کمر بند پھاڑ کر اُس کے آدھے حصہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توشہ باندھ دیا تھا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی)۔

خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا کَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی۔ بہتر خیرات وہ ہے جس کے بعد آدمی غنی اور مالدار رہے (مطلب یہ ہے کہ اپنے اور اپنے اہل وعیال کے خرچ سے جو فاضل رہے اُس کو خیرات کردے نہ یہ کہ کل مال خیرات کر دے اور خود ککھ (محتاج) بن کر بیٹھ رہے)۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ۔ جس نے قرآن پڑھا اور اُس کو حفظ کر لیا۔

اَتَقْرَءُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ۔ کیا تم اس کو اپنی یاد سے پڑھتے ہو (بن کتاب دیکھے)۔

مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اٰیَةٌ اِلَّا لَهَا ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ۔ قرآن میں جو کوئی آیت اُتری ہے اُس کا ایک ظاہر ہے (یعنے الفاظ) اور ایک باطن ہے (یعنے معنے) بعضوں نے کہا ظاہر سے یہ مراد ہے کہ اُس کے لفظی معنے صاف اور سہل ہیں لیکن اُس کے دقائق اور باریکیاں پوشیدہ ہیں۔ بعضوں نے کہا ظاہر میں تو قصے اور کہانیاں اور باطن میں نصیحت اور تنبیہ ہے سمجھنے والوں کے لئے۔

لَمْ یَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِیْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا۔ اور جانوروں کے گردن اور پشت میں جو اللہ کا حق ہے اُس کو نہیں بھولا (گردن کا حق یہ ہے کہ اُن کی زکوٰۃ دے اور پشت کا حق یہ ہے کہ تھکے ماندے اشخاص کو اُن پر سوار کرے یا اُن پر سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرے۔

وَمِنْ حَقِّهَا اِفْقَارُ ظَهْرِهَا۔ جانور کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اُس کی پشت پر چڑھنے کے لئے کسی کو مانگے پر دے۔

فَتَنَاوَلَ السَّیْفَ مِنَ الظَّهْرِ فَحَذَفَهٗ بِهٖ۔ اونٹ پر سے تلوار لی اور اُس سے اُس کو مارا۔

ظَهْرٌ۔ سواری کا اونٹ اور بوجھ لادنے کا۔

اَتَاْذَنُ لَنَا فِیْ نَحْرِ ظَهْرِنَا۔ کیا آپ سواری کے اونٹوں کو کاٹنے کی اجازت دیتے ہیں (اُن کو نحر کر کے کھائیں)

ظُهْرَانٌ جمع ہے ظَهْرٌ کی یعنے سواری کے اونٹ۔

فَجَعَلَ رِجَالٌ یَسْتَاْذِنُوْنَهٗ فِیْ ظُهْرَانِهِمْ فِیْ عُلُوِ الْمَدِیْنَةِ۔ کچھ لوگ آپ سے مدینہ کی بالائی جانب میں اپنی سواری کے اونٹوں میں اجازت چاہنے لگے (یعنی اُن کو نحر کرنے کی)۔

دَخَلَ ابْنُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَظَهْرُهٗ فِی الدَّارِ۔ اُن کا بیٹا عبداللہ آیا اور اُن کا سواری کا اونٹ گھر میں تھا (وہ حج کے لئے جانے کا ارادہ رکھتے تھے)۔

یَسِمُ الظَّهْرَ۔ اونٹوں کو داغ دے رہے تھے۔

قَلَّ الظَّهْرُ سواری کی کمی ہے۔

فَمَنْ کَانَ ظَهْرُہٗ حَاضِرًا۔ جس کی سواری حاضر ہو۔

اَلظَّهْرُ یُرْکَبُ بِنَفَقَتِهَا۔ جو جانور گروی ہو تو مرتہن دانے چارے کے بدلے اُس پر سواری کر سکتا ہے (جیسے دودھ والے جانور کا دودھ اُس کے دانے چارے کے بدلے استعمال کر سکتا ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ اور اہلِ حدیث کا یہی قول ہے اسی طرح اگر مکان گروی ہو تو اُس کی تعمیر اور صفائی اور روشنی کے بدلے مرتہن اُس میں سکونت کر سکتا ہے مگر حنفیہ نے اُس کو جائز نہیں رکھا)۔

فَاَقَامُوْا بَیْنَ ظَهْرَانَیْهِمْ۔ وہ اُن کے بیچ میں رہے (یعنے اُن پر اعتماد کر کے)۔

اِنِّیْ صَاحِبُ ظَهْرٍ۔ میں اونٹ والا ہوں (یعنے اونٹ کرایہ پر چلاتا ہوں)۔

اِنَّ فِی الظَّهْرِ لَنَاقَةً۔ ان اونٹوں میں ایک سانڈنی ہے (یعنے زور آور، سواری کے قابل، تیز رو)۔

اِتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا۔ تم نے اُس کو پس پشت ڈال دیا (اُس کی طرف التفات کرنا چھوڑ دیا، یا اُس کو اپنا پشت پناہ بنایا)۔

فَعَمِدَ اِلٰی بَعِیْرٍ ظَهِیْرٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُحِلَ۔ پھر ایک طاقتور اونٹ کی طرف متوجہ ہوتے حکم دیا، اُس پر کاٹھی کسی گئی۔

اِنْصَرَفَ اِلٰی بَعِیْرٍ ظَهِیْرٍ۔ ایک طاقتور اونٹ کی طرف آئے۔

ظَهِیْرٌ عَلَیْهِمْ۔ اُن پر مدد گار۔

ظَاهَرَ بَیْنَ دِرْعَیْنِ یَوْمَ اُحُدٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ اُحد کے دن دو زرہیں تلے اوپر پہنیں۔

اِنَّهٗ بَارَزَ یَوْمَ بَدْرٍ وَظَاهَرَ۔ حضرت علیؓ بدر کے دن لڑائی کے لئے نکلے (اپنے حریف کو قتل کیا) اور دوسروں کی مدد بھی کی (عبیدہؓ کے حریف کو بھی جا کر مار دیا)۔

فَظَهَرَ الَّذِیْنَ کَانَ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا فَقَنَتَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ شَهْرًا یَدْعُوْ عَلَیْهِمْ۔ جن کافروں سے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد اور پیمان تھا انھوں نے زور کیا (زبردستی کی، مسلمانوں کو دغا اور فریب سے مار ڈالا آخر آپ نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی آپ اُن پر بد دعا کرتے تھے (صحیح روایت میں فَغَدَرُوْا بِهِمْ ہے یعنے اُنھوں نے دغا کی، عہد شکنی کی)۔

اَمَرَ خُرَّاصَ النَّخْلِ اَنْ یَّسْتَظْهِرُوْا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے اٹکل (آنک) کرنے والوں کو یہ حکم دیا کہ احتیاط سے کام کریں (اٹکل اس طرح کریں کہ مالک کا نقصان نہ ہو۔ گرے پڑے پھلوں اور مہمان اور مسافروں میں جو خرچ ہوتا ہے اُس کی گنجائش رکھیں)۔

اِنَّهٗ کَسَا فِیْ کَفَّارَةِ الْیَمِیْنِ ثَوْبَیْنِ ظَهْرَانِیًّا وَمُعَقَّدًا۔ ابو موسیٰؓ نے قسم کے کفارے میں ہر فقیر کو دو دو کپڑے دیئے ایک تو مرالظہران[1] کا بنا ہوا (یا ظہران کا جو ایک موضع ہے بحرین میں) اور ایک معقد (یعنے ہجر کی بنی ہوئی چادر۔ ہجر ایک موضع ہے ملک شام میں)۔

بَلَغْنَا السَّمَاءَ مَجْدُنَا وَسَنَاءَنَا وَاِنَّا لَنَرْجُوْ فَوْقَ ذٰلِكَ۔ (یہ شعر نابغہ جعدی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنایا) یعنے ہماری بزرگی اور بلندی اور رونق آسمان تک پہنچ گئی ہے اور ہم اُس سے بھی زیادہ بلند مقام پر جانے کی امید رکھتے ہیں (یہ سُنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہوئے اور فرمایا اے ابو لیلیٰ! اب کونسے بلند مقام پر جانا چاہتا ہے؟ اُس نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! بہشت میں (جو آسمان سے بھی بلند ہے) آپ نے فرمایا بیشک

[1] مرالظہران ایک مقام کا نام ہے مکہ کے قریب اس کو آج کل وادی فاطمہ کہتے ہیں ۱۲ منہ

اگر خدا چاہے)۔

لَا یَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاہِرِیْنَ۔ ایک گروہ میری اُمّت کا ہمیشہ حق پر غالب رہے گا۔

دَاَیْتُمُوْنَا ظَہَرْنَا عَلَیْہِمْ۔ تم دیکھو ہم اُن پر غالب آئے (تب بھی اپنی جگہ سے نہ ہلو)۔

ظَہَرْتُ بِمُسْتَوٍ۔ میں ایک صاف ہموار میدان پر پہنچا۔

فَظَہَرْتُ ذَاتَ یَوْمٍ۔ ایک دن میں باہر نکلا۔

وَجَعَلْنَا بِظَہْرِنَا۔ ہم نے حج کو پیٹھ پیچھے ڈال دیا۔ (حالانکہ حج کا احرام باندھ کر آئے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے عمرہ کر کے وہ احرام کھول ڈالا)۔

ظَہَرْتَ حَاجَتِیْ۔ تو نے میرا کام پیٹھ پیچھے ڈال دیا۔ (اُس کا خیال نہ رکھا بھلا دیا)۔

فَیُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَیْنَ ظَہْرَانَیْ جَہَنَّمَ۔ پھر صراط کا پُل دوزخ کے بیچوں بیچ پر رکھا جائے گا (سب لوگوں کو اُس پر سے گزرنا ہوگا۔ زردشتی کیش اور آئین میں اس پُل کا نام چنود پُل ہے)۔

اَلْحُجَّۃُ عَلٰی مَنْ قَالَ اِنَّ اَحْکَامَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ ظَاہِرَۃً۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام وہی تھے جو کھلم کھلا اور متواتر ہوں اُس کا رد۔

تَظَاہَرَتَا عَلَیْہِ۔ ان دونوں نے مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر زور ڈالا (ایک نے دوسرے کی کمک کی)۔

دَعَا بِظَہْرِ الْغَیْبِ۔ پیٹھ پیچھے دعا کی۔

اَشَارَ بِظَہْرِ کَفِّہٖ اِلَی السَّمَآءِ۔ آپ نے اپنی ہتھیلی کی پشت آسمان کی طرف کی (بعضوں نے کہا کہ جب دفع بلا جیسے قحط، طاعون وغیرہ کے لئے دعا کی جائے تو اسی طرح سنّت ہے یعنے ہتھیلی کی پشت آسمان کی طرف رکھے اور اس کا پیٹ زمین کی طرف باقی ہر دعائیں اس کے برعکس کرنا چاہئیں)۔

مُتَحَلِّیْ ذَہَبًا تُظْہِرُہٗ۔ سونا پہن کر اُس کو دکھلاتی پھرے (یا چاندی پہن کر دکھلائے تو بھی یہی حکم ہے)۔

اَنْ لَّا یَظْہَرَ اَہْلُ الْبَاطِلِ۔ ناحق والا غالب نہ ہو (یعنے حق پر باطل کا غلبہ نہ ہو گو باطل والوں کی تعداد زیادہ ہو۔ یہ دعا آپ کی قبول ہوئی اللہ تعالٰے نے ہر زمانہ میں اہلِ حق کو قائم رکھا گو اُن کی تعداد کسی زمانہ میں کم ہو گئی اور اہلِ باطل کا شمار بڑھ گیا مگر اہلِ حق پر وہ غالب نہ آسکے)۔

اِنَّہٗ صَدَّقَکَ قَبْلَ اَنْ تَظْہَرَ۔ ورقہ بن نوفل نے اُس وقت آپ کی تصدیق کی تھی جب آپ کی نبوت لوگوں میں ظاہر نہیں ہوئی تھی (آپ نے دینِ حق کی دعوت شروع نہیں کی تھی)۔

ثُمَّ مَسَحَ ظَہْرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْہُ ذُرِّیَّۃً۔ پھر اللہ تعالٰے نے اپنا داہنا ہاتھ آدم علیہ السلام کی پیٹھ پر پھیرا۔ اور اُن کی اولاد اُن میں سے نکالی۔ (چیونٹیوں کی طرح اُن کے سامنے پھیلا دیا اُن سے عہد لیا اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کا)۔

قَطَعَہَا عَنْ ظَہْرِ الطَّرِیْقِ۔ عین راستے سے اُس کو کاٹ دیا۔

مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْہَرَہٗ۔ جس نے قرآن پڑھا پھر اُس کو حفظ کر لیا (اُس کی حرمت رکھی ادب سے اور احتیاط سے اُس کی تلاوت کی)۔

کَانَ عَلٰی ظَہْرِ سَیْرٍ۔ وہ چلنے والا ہے۔

یُقَلِّبُہَا الرِّیَاحُ ظَہْرًا لِّبَطْنٍ۔ (آدمی کے دل کی مثال ایسی ہے جیسے ایک پر کھلے میدان میں پڑا ہو) اور ہوائیں اُس کو اُلٹ پلٹ کر رہی ہوں۔

فَاَحْیَیْنَا لَیْلَتَنَا حَتّٰی اَظْہَرْنَا۔ ہم ساری

رات جاگے یہاں تک کہ دوپہر دن کا وقت آ گیا۔

فَأَظْهَرَ مِنْهَا ثَلٰثَةً۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ناموں میں سے تین ناموں کو خوب کھول دیا (یعنے اللہ اور رحمٰن اور رحیم کو)۔

ظَهْرُ الْكُوفَةِ۔ فرات کے پیچھے کا ملک نجف اشرف تک۔

ظَهَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَيْبَرَ فَخَادَجَهُمْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر پر غالب ہوئے آپ نے خیبر والوں سے مخارجہ کیا (یعنے وہ اپنے باغوں میں کام کریں اور جو پیداوار ہو اُس کا آدھا حصہ وہ لیں اور آدھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیں)۔

قَرَأْتُهُ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِيْ۔ میں نے اُس کو یاد سے پڑھا (یعنے مجھ کو حفظ ہے)۔

لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِي الظَّوَاهِرِ۔ بلند مقاموں پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں۔

سُئِلَ عَنِ الظُّهُوْرِ الَّتِيْ فِيهَا ذِكْرُ اللهِ قَالَ اغْسِلْهَا۔ اُن کاغذ کے پرچوں کو جو پس پشت ڈال دیئے جائیں اور اُن میں اللہ تعالیٰ کا نام ہو دھو ڈال۔

يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ۔ اے میرے خدا جس نے اچھی باتیں کھول دیں اور بری باتوں کو چھپا رکھا۔ (اپنے بندوں کی پردہ پوشی کی)۔

أَظْهَرَ بِزَّةَ النَّصْرَانِيَّةِ۔ اُس نے نصاریٰ کی وضع دکھلائی۔

وَلَا ظَهِيْرَ يُعَاضِدُهُ۔ پروردگار کا کوئی ایسا مددگار نہیں جو اُس کو زور دے (کیونکہ اُس کو پوری طاقت حاصل ہے کسی اور کا زور ملانے

کی ضرورت نہیں)۔

لَا مُظَاهَرَةَ أَوْثَقُ مِنَ الْمُشَاوَرَةِ۔ کوئی مدد مشورہ کرنے سے زیادہ مضبوط نہیں ہے۔ (مشورہ اور صلاح کرنا بھی بڑی امداد ہے)۔

ظَاهِرُهُ أَنِيْقٌ وَبَاطِنُهُ عَمِيْقٌ۔ قرآن کا ظاہر خوشنما ہے اور باطن بڑا گہرا ہے (بڑے بڑے دانشمند اُس کے اسرار مشکل سے دریافت کرتے ہیں)۔

قَرَأَهُ ظَاهِرًا۔ اُس کو یاد سے پڑھا۔ (بن کتاب دیکھے)۔

عِيْدُ الظُّهُوْرِ۔ نصاریٰ کی ایک عید ہے۔

الْأَئِمَّةُ تَتَقَلَّبُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ۔ امام زمین میں پلٹتے رہتے ہیں تمہارے متوسط لوگوں میں یا بڑے لوگوں میں)۔

مَا أَظْهَرَ اللهُ عَلٰى عَبْدٍ نِعْمَةً حَتّٰى ظَاهَرَ عَلَيْهِ مَؤُوْنَةَ النَّاسِ۔ اللہ تعالیٰ جس بندے پر لوگوں کی خبرگیری کا بوجھ رکھتا ہے اُسی پر دوہرا احسان کرتا ہے (تو خلق اللہ کا بار اُٹھانا، لوگوں کو کھلانا پلانا، سبب ہے مال دولت ملنے کا)۔

تَسْتَظْهِرُ الْحَائِضُ بِثَلٰثَةِ أَيَّامٍ۔ حائضہ عورت تین دن تک احتیاط کرے (کیونکہ اکثر کم مدت حیض کی تین دن ہوتے ہیں)۔

يَسْتَظْهِرُ بِحُجَجِ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ۔ اللہ تعالیٰ کی دلیلوں سے اُس کی مخلوق پر غالب ہو۔

ظَاهِرِيَّةٌ۔ وہ فرقہ ہے اہل حدیث کا جو ظاہر قرآن اور حدیث پر چلتا ہے اُس میں تاویل نہیں کرتا۔ بڑے امام اس فرقہ کے حضرت داؤدؒ ظاہری گزرے ہیں اور امام ابن حزم بھی ظاہری ہیں۔

ظَاهِرُ الرِّوَايَةِ۔ احناف کی اصطلاح میں چار

کتابوں کے مسائل کو کہتے ہیں جو امام محمدؒ کی تالیف ہیں۔ یعنے مبسوط اور جامع کبیر اور جامع صغیر اور سیر کبیر۔ اور غیر ظاہر الروایت دوسری کتابوں کے مسائل جیسے زیادات جرجانیات اور کیسانیات وغیرہ جو امام مذکور کی تالیف ہیں۔ بعضوں نے کہا زیادات کے مسائل بھی ظاہر الروایت ہیں۔

ثَقِیْلُ الظَّهْرِ۔ بہت بال بچے والے، کثیر العیال آدمی کو کہتے ہیں۔

اِظْهَار۔ قاریوں کی اصطلاح میں نون کو صاف پڑھنا اور اِخفا اُس میں غنہ کرنا۔

ظُهْرٌ۔ پرانا۔

فَدَعَا بِصَنْدُوْقٍ ظُهْرٍ۔ ایک پرانا صندوق منگوایا۔ (مترجم کہتا ہے لغت میں یہ لفظ مجھ کو نہیں ملا۔ ازہری نے کہا میں نے اسی حدیث میں یہ لفظ سنا ہے)۔

باب الظاء مع الیاء

ظَيٌّ یا ظَيَّانٌ۔ شہد اور ایک قسم کی بوٹی ہے جس سے چمڑا صاف کرتے ہیں۔

اَدِیْمٌ مُظَيَّنٌ۔ یا مُظَيٌّ یا مُظَيًّى۔ جو چمڑا ظیان سے صاف کیا جائے۔

ظَيْئَةٌ۔ احمق۔

اِظْوَاءٌ۔ احمق ہونا۔

ظِيَةٌ۔ مُردار۔

ظَوْأَةٌ۔ احمق۔

کتابوں کے مسائل کو کہتے ہیں جو امام محمدؒ کی تالیف ہیں۔ یعنے مبسوط اور جامع کبیر اور جامع صغیر اور سیر کبیر۔ اور یہ غیر ظاہر الروایت دوسری کتابوں کے مسائل جیسے زیادات جرجانیات اور کیسانیات وغیرہ جو امام مذکور کی تالیف ہیں۔ بعضوں نے کہا زیادات کے مسائل بھی ظاہر الروایت ہیں۔

ثَقِیْلُ الظَّھْرِ۔ بہت بال بچے والے، کثیر العیال آدمی کو کہتے ہیں۔

اِظْھَارٌ۔ قاریوں کی اصطلاح میں نون کو صاف پڑھنا اور اِخفا اُس میں غنہ کرنا۔

ظُھْرٌ۔ پُرانا۔

فَدَعَا بِصَنْدُوْقٍ ظُھْرٍ۔ ایک پُرانا صندوق منگوایا (مترجم کہتا ہے لغت میں یہ لفظ مجھ کو نہیں ملا۔ ازہری نے کہا میں نے اسی حدیث میں یہ لفظ سُنا ہے)۔

باب الظاء مع الیاء

ظَیٌّ یا ظَیَّانٌ۔ شہد اور ایک قسم کی بوٹی ہے جس سے چمڑا صاف کرتے ہیں۔

اَدِیْمٌ مَّظْیِنٌ یا مَظْیٌّ یا مَظْوِیٌّ۔ جو چمڑا ظیان سے صاف کیا جائے۔

ظَیْئَۃٌ۔ احمق۔

اِظْوَاءٌ۔ احمق ہونا۔

ظِیَۃٌ۔ مُردار۔

ظَوْ أَۃٌ۔ احمق۔

تمت